ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.108 , Sunday 26 October, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۰۸)، بروز اتوار، ۲۶/ اکتوبر، ۲۰۲۵ء، ۳/ رجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

غزہ: قابض اسرائیلیوں کا القدس اور وادی اردن اراضی پر قبضہ
ص:08

غزہ کا انتظام آزاد ٹیکنوکریٹ کمیٹی کے سپرد کرنے پر اتفاق

قاہرہ میں حماس سمیت تمام اہم فلسطینی جماعتوں کے اجلاس کے بعد اہم پیش رفت

قاہرہ،(ایجنسیاں): فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس سمیت اہم فلسطینی سیاسی جماعتوں نے جنگ کے بعد غزہ کے انتظامات ایک آزاد ٹیکنوکریٹ کمیٹی کے سپرد کرنے پر اتفاق کرلیا۔ عالمی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق قاہرہ میں ہونے والے ایک اجلاس کے بعد حماس کی ویب سائٹ پر جاری مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ تمام گروپوں نے فیصلہ کیا ہے کہ 'غزہ کی پٹی کا انتظام ایک عارضی فلسطینی کمیٹی کو سونپا جائے گا جو ٹیکنوکریٹس پر مشتمل ہوگی۔' بیان میں کہا گیا کہ یہ کمیٹی عرب برادر ممالک اور بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے روزمرہ زندگی اور بنیادی خدمات کے امور کی نگرانی کرے گی۔ مزید کہا گیا کہ تمام دھڑوں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ وہ ایک متحد موقف اختیار کریں گے تاکہ 'مسئلہ فلسطین کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ انہوں نے تمام فلسطینی قوتوں اور دھڑوں کے ایک اجلاس بلانے کی تجویز بھی دی تاکہ 'ایک

قومی حکمت عملی پر اتفاق کیا جائے اور تنظیم برائے آزادی فلسطین (پی ایل او) کو بحال کیا جائے جو فلسطینی عوام کی واحد جائز نمائندہ ہے۔' یاد رہے کہ حماس پی ایل او کا حصہ نہیں ہے، جو طویل عرصے سے اس کی حریف جماعت 'الفتح' کے زیر اثر ہے۔ ایک باخبر ذریعے نے جمعرات کو اے ایف پی کو بتایا کہ امریکی حمایت یافتہ جنگ بندی منصوبے کے دوسرے مرحلے پر بات چیت کے لیے حماس اور الفتح کے وفود نے قاہرہ میں ملاقات کی۔ ذرائع کے مطابق دونوں فریقین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آئندہ ملاقاتیں جاری رکھی جائیں گی اور اسرائیلی حکومت کی طرف سے درپیش چیلنجوں کے مقابلے میں فلسطینی داخلی اتحاد کو منظم کیا جائے گا۔ اسی دوران مصر کے انٹیلی جنس سربراہ حسن رشاد نے بھی اہم فلسطینی دھڑوں کے سینئر عہدیداروں سے ملاقات کی، جن میں اسلامی جہاد (جو حماس کا اتحادی ہے)، ڈیموکریٹک فرنٹ فار دی لبریشن آف فلسطین، اور پاپولر فرنٹ فار دی لبریشن آف فلسطین کے نمائندے شامل تھے، یہ دونوں تنظیمیں پی ایل او کا حصہ ہیں۔ حماس اور الفتح کے درمیان گہری سیاسی رقابت کی ایک طویل تاریخ ہے، جو 2006 کے انتخابات کے بعد خانہ جنگی کی صورت اختیار کرگئی تھی اور جس نے فلسطینی قومی اتحاد کی کوششوں میں بڑی رکاوٹ ڈالی تھی۔ دسمبر 2024 میں دونوں جماعتوں نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ جنگ کے بعد غزہ کے انتظام کیلئے ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے گی، تاہم الفتح کے بعض ارکان نے اس معاہدے پر تنقید کی تھی۔ حماس، جس نے 2007 میں غزہ کا کنٹرول سنبھالا تھا، پہلے ہی واضح کرچکی ہے کہ وہ جنگ کے بعد غزہ پر حکومت نہیں کرنا چاہتی، لیکن اس نے اپنے جانبازوں کو غیر مسلح کرنے کے مطالبے کو مسترد کیا ہے۔ اس دوران امریکی اعلیٰ سفارتکار مارکو روبیو نے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد غزہ میں ایک بین الاقوامی فورس کی تعیناتی کے خواہاں ہیں جو جنگ بندی کی نگرانی کرے۔ مارکو روبیو نے نائب صدر جے ڈی وینس کے بعد اسرائیل کا دورہ کیا تاکہ امریکا کی بھرپور کوششوں کے حصے کے طور پر حماس اور اسرائیل دونوں کو جنگ بندی پر عمل درآمد کے لیے قائل کیا جاسکے۔

اسرائیلی فوج جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کی مرتکب

لبنان پر ڈرون حملے میں حزب اللہ کمانڈر عباس حسن شہید

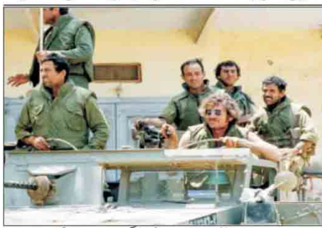

بیروت،(ایجنسیاں): اسرائیلی فوج نے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جنوبی لبنان پر ڈرون حملہ کیا ہے، جس کے نتیجے میں حزب اللہ کے لاجسٹکس کمانڈر عباس حسن کرکی شہید ہوگئے۔ 'اے ایف پی' نے لبنان کی سرکاری نیشنل نیوز ایجنسی (این این اے) کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ انہیں اس وقت نشانہ بنایا گیا، جب وہ نبطیہ کے قریب واقع گاؤں تول کی سڑک پر گاڑی چلا رہے تھے۔ ایجنسی نے بتایا کہ انہیں اسرائیلی ڈرون نے گائیڈڈ میزائل سے نشانہ بنایا۔ رپورٹ کے مطابق شہید ہونے والے کی شناخت عباس حسن کرکی کے نام سے ہوئی ہے۔ اسرائیلی فوج نے ایک بیان میں کہا کہ حزب اللہ کے سدرن فرنٹ ہیڈکوارٹرز کے لاجسٹکس کمانڈر عباس حسن کرکی کو نشانہ بنایا گیا۔ واضح رہے کہ اسرائیل نے نومبر 2024 کے جنگ بندی معاہدے کے باوجود بارہا لبنان پر بمباری کی ہے، حزب اللہ کے ساتھ ایک سال سے زائد عرصے سے جاری جھڑپوں کے خاتمے کے لیے یہ معاہدہ کیا گیا تھا۔ جنگ بندی معاہدے کے تحت اسرائیلی فوج کو جنوبی لبنان سے انخلا کرنا تھا جبکہ حزب اللہ کو دریائے لطانی کے شمال کی جانب ہٹ کر جنوبی علاقوں میں اپنی فوجی تنصیبات ختم کرنا تھیں۔ امریکی دباؤ اور اسرائیلی حملوں میں ممکنہ اضافے کے خدشے کے پیش نظر لبنانی حکومت نے حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کا عمل شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا، اس منصوبے کی حزب اللہ اور اس کے اتحادی سخت مخالفت کررہے ہیں۔ گزشتہ روز جنگ بندی کی نگرانی کمیٹی کے سربراہ امریکی جنرل جوزف کلیر فیلڈ سے ملاقات کے دوران لبنانی وزیر اعظم نواف سلام نے کہا تھا کہ لبنان سال کے اختتام سے قبل دریائے لطانی کے جنوب میں اسلحے کے انحصار کا عمل مکمل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ اس کے بدلے میں اسرائیل اپنے فرائض اور وعدوں کی پاسداری کرے، مقبوضہ لبنانی علاقوں سے انخلا کرے اور اپنے جاری حملے بند کرے۔

'امریکی پابندیوں سے روسی معیشت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا'

ٹرمپ کے اقدام کے نتیجے میں تیل کی سپلائی میں تیزی سے کمی کے باعث تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا اور یہ صورتحال خود امریکہ کے لیے بھی مشکلات پیدا کرے گی: پوتن

ماسکو،(ایجنسی): روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے امریکہ کی طرف سے دو بڑی روسی آئل کمپنیوں پر پابندیاں عائد کرنے کے اقدام کو غیر دوستانہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان سے روسی معیشت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ سرکاری خبر رساں ادارے اے پی پی نے رائٹرز کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ روسی صدر نے خبر دار کیا ہے کہ امریکی پابندیوں کے نتیجے میں تیل کی سپلائی میں تیزی سے کمی کے باعث تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا اور یہ صورتحال خود امریکہ کیلئے بھی مشکلات پیدا کرے گی۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے مزید کہا کہ روسی آئل کمپنیوں پر امریکی پابندیاں یقیناً روس پر یوکرین جنگ کو بند کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی کوشش ہے لیکن یہ بات یاد رہنی چاہیے کہ کوئی عزت دار ملک اور عزت دار قوم دباؤ میں دباؤ میں آکر فیصلے نہیں کرتے۔ واضح رہے روسی آئل کمپنیوں روز نیفٹ اور لک آئل پر امریکی پابندیوں کے نتیجے میں فوری طور پر چین کی سرکاری کمپنیاں مختصر مدت میں روسی تیل کی خریداری کو معطل کرنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں ریفائنرز، جو سمندری روسی تیل کا سب سے بڑا خریدار ہے، اپنی خام درآمدات میں تیزی سے کمی کرنے کیلئے تیار ہے۔ تازہ ترین امریکی پابندیوں کا نشانہ بننے والی دونوں روسی کمپنیوں کا تیل کی مجموعی عالمی پیداوار میں حصہ 5 فیصد سے زیادہ ہے۔ خیال رہے کہ 23 اکتوبر کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے روس کی دو سب سے بڑی آئل کمپنیوں پر پابندیاں عائد کردی تھیں اور ساتھ ہی شکوہ کیا تھا کہ ولادیمیر پوتن کے ساتھ یوکرین جنگ کے خاتمے سے متعلق مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہیں ہورہی۔ غیرملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق ساڑھے 3 سال سے جاری یوکرین جنگ ختم کرنے کے لیے یورپی یونین نے بھی روس پر دباؤ ڈالنے کے لیے نئی پابندیوں کا ایک تازہ مرحلہ متعارف کرایا ہے۔ ٹرمپ نے کئی ماہ تک روس پر پابندیاں لگانے سے گریز کیا، لیکن ان کا صبر اس وقت جواب دے گیا جب پوٹن کے ساتھ بوداپیسٹ میں ہونے والا نیا اجلاس منسوخ ہوگیا۔ ٹرمپ نے اوول آفس میں 'اے ایف پی' کے صحافی کی جانب سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ 'جب بھی میری ولادیمیر پوتن سے بات ہوتی ہے، بات چیت اچھی ہوتی ہے، لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا'۔

پوتن کے بیان پر ٹرمپ کا تبصرہ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے روسی ہم منصب ولادیمیر پوتن کے اس ردعمل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ پابندیوں کا روسی معیشت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا تو یہ اچھی بات ہے لیکن میں آپ کو ان پابندیوں کے اثرات 6 ماہ بعد بتاؤں گا۔

فلسطینی سرزمین پر بیرونی نگرانی یا استبدادی تسلط قبول نہیں کیا جائے گا: تحریک فتح

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مجوزہ منصوبے کے دوسرے مرحلے کے تحت فلسطینی دھڑوں کے درمیان اتفاقِ رائے کی کوششوں کے ایک روز بعد تحریک فتح نے ہفتے کے روز ایک اہم بیان جاری کیا ہے۔ تحریک نے کہا کہ بعض فلسطینی جماعتوں کی جانب سے سامنے آنے والے بیانات اس حقیقت کی تصدیق کرتے ہیں کہ کسی بھی مشترکہ فلسطینی وژن کی بنیاد صرف اور صرف قومی آئینی قیادت یعنی فلسطینی لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) اور ریاستِ فلسطین ہی ہوسکتی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ یک طرفہ فیصلے اور جائز قومی قیادت کو نظرانداز کرنے کی کوششیں ناکامی سے دوچار ہوں گی۔ فتح کے مطابق غزہ کی انتظامی امور چلانے کے لیے محدود مدت کی ایک پیشہ ور کمیٹی کا قیام ایک مثبت قدم ہے تاہم یہ ضروری ہے کہ یہ کمیٹی ریاستِ فلسطین کی حکومت کے ماتحت ہو۔ کسی بھی فریق کی جانب سے اس دائرہ اختیار کو نظرانداز کرنا دراصل تقسیم کو مضبوط کرنے کے مترادف ہوگا، جو اسرائیل کے اس منصوبے کی خدمت ہے، جس کا مقصد غزہ کو مغربی کنارے اور القدس سے الگ کرنا ہے۔ تحریک فتح نے واضح کیا کہ غزہ میں امن وامان کی ذمہ داری صرف فلسطینی سیکورٹی اداروں کی ہے۔ اگر کوئی بین الاقوامی فورس تعینات کی جاتی ہے تو وہ صرف سرحدی علاقوں تک محدود ہو اور اس کی موجودگی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے واضح مینڈیٹ کے تحت ہو، تاکہ فلسطینی خودمختاری اور ریاستی اداروں کے کردار پر کوئی اثر نہ پڑے۔ تحریک فتح نے کسی بھی شکل میں بیرونی وصایت یا سامراجی قبضے کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی امن کمیٹی کا کردار صرف نگرانی، جانچ اور تعمیر نو کے عمل کی نگران تک محدود رہنا چاہیے اور یہ سب ایک مقررہ مدت میں ہو تاکہ قومی خودمختاری پر کوئی حرف نہ آئے۔

اسرائیل نے غزہ میں چکن اور گوشت کی فراہمی کو قیدیوں کی لاشوں سے مشروط کردیا

تل ابیب،(ایجنسیاں): اگرچہ غزہ میں فائر بندی کا معاہدہ نافذ ہے، لیکن اسرائیل کی جانب سے محاصرے اور غذائی پابندیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ العربیہ اور الحدث کے مطابق ہفتے کے روز بھی

اسرائیلی فورسز نے معاہدے کے تحت روزانہ داخل ہونے والے 6 سو امدادی ٹرکوں کو غزہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یہ معاہدہ مصر، قطر اور امریکہ کی ثالثی سے 10 اکتوبر سے نافذ العمل ہے مگر اسرائیل اس معاہدے کی بار بار خلاف ورزیوں میں ملوث بتایا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل اب بھی مرغی، گوشت اور دیگر بنیادی غذائی اشیاء کے داخلے پر پابندی برقرار رکھے ہوئے ہے اور صرف محدود مقدار میں ڈبہ بند خوراک اور نوڈلز کی اجازت دی جا رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین 'انروا' نے کہا ہے کہ اسرائیل نے ان کے امدادی ٹرکوں کو بھی غزہ میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔ ان ٹرکوں میں خیمے اور موسمِ سرما کی ضروری اشیاء موجود تھیں جو بے گھر فلسطینی خاندانوں کے لیے بھجوائی گئی تھیں۔

ہم جنگ بندی معاہدے پر مکمل طور پر کاربند ہیں، فلسطینی قومی مکالمہ کھلے دل سے ہوگا: حازم قاسم

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) کے ترجمان حازم قاسم نے کہا ہے کہ حماس غزہ میں جنگ بندی معاہدے کی تمام شقوں پر مکمل طور پر کاربند ہے اور تحریک پوری سنجیدگی کے ساتھ اس معاہدے کے عملی نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے کوشاں ہے۔

حازم قاسم نے جمعہ کے روز اپنے بیان میں واضح کیا کہ حماس کو مصر، قطر اور ترکیہ کی جانب سے واضح ضمانتیں ملی ہیں جبکہ امریکہ کی طرف سے بھی براہِ راست یقین دہانیاں کرائی گئی ہیں کہ جنگ اب ختم ہو چکی ہے اور معاہدے پر مکمل عملدرآمد ہی اس کے اختتام کا حقیقی اعلان ہے۔ انہوں نے عالمی فریقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے، بالخصوص غزہ کی پٹی پر حملوں کو روکنے، محاصرہ ختم کرنے اور انسانی امداد فوری اور وافر مقدار میں داخل کرنے کے اقدامات کرے۔

انہوں نے خبردار کیا کہ قابض اسرائیل انسانی ہمدردی کے معاملات کو سیاسی دباؤ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرسکتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ بین الاقوامی برادری متحرک ہو اور قابض دشمن کو اُس قحط کی پالیسی دہرانے سے روکے جو اس نے برسوں کے محاصرے کے دوران غزہ کے عوام پر مسلط کی۔

حازم قاسم نے واضح کیا کہ حماس غزہ کے بعد از جنگ مرحلے میں فلسطینی قومی اتفاقِ رائے کے قیام کے لیے مخلصانہ کوششیں کر رہی ہے تاکہ تمام زیرِ التواء مسائل، بالخصوص غزہ کے انتظامی ڈھانچے سے متعلق معاملات، باہمی مشاورت سے طے کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی اتھارٹی ایک ایسا قومی عنوان ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

انہوں نے کہا کہ "ہم ایک ہمہ گیر فلسطینی قومی مکالمے کی جانب بڑھ رہے ہیں، دل کھلے ہیں اور ہاتھ سب کے لیے دراز ہیں"۔ انہوں نے تمام فلسطینی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ قومی وحدت کے تقاضوں کو سمجھیں اور غزہ میں موجود قومی اتفاقِ رائے کے ماحول میں ذمہ دارانہ جذبے کے ساتھ شریک ہوں۔

حماس کے ترجمان نے کہا کہ یہ وقت باہمی اتحاد اور قومی مفاد کو ذاتی یا جماعتی مفادات پر فوقیت دینے کا ہے۔ موجودہ مرحلہ نہ صرف حماس بلکہ پورے فلسطینی عوام کے لیے، چاہے وہ غزہ میں ہوں یا مغربی کنارے میں، ایک کٹھن آزمائش ہے جس کا مقابلہ صرف مشترکہ صف بندی سے کیا جاسکتا ہے۔

انہوں نے واضح کیا کہ جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کے حوالے سے حماس مکمل سنجیدگی سے کام کر رہی ہے اور اس کے لیے ثالث ممالک کے ساتھ مسلسل رابطے اور میدانی کوششیں جاری ہیں تاکہ معاہدے پر جامع اور حقیقی عملدرآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔

قاسم نے بتایا کہ حماس نے معاہدے کے پہلے مرحلے پر عملدرآمد کرتے ہوئے زندہ اسرائیلی قیدیوں اور بعض لاشوں کو حوالے کردیا ہے اور اب باقی رہ جانے والے معاملات کی تکمیل کے لیے سرگرم ہے۔

انہوں نے کہا کہ معاہدے کے دوسرے مرحلے پر مزید مشاورت اور ثالثوں کے ساتھ باریک بینی سے گفت وشنید جاری ہے کیونکہ اس حصے میں کئی پیچیدہ اور عمومی نوعیت کے معاملات شامل ہیں جن پر درست اور محتاط فیصلوں کی ضرورت ہے۔

حازم قاسم نے زور دیا کہ حماس کا بنیادی مقصد غزہ کے عوام کے خلاف اس خونریز جنگ کا مکمل اور پائیدار خاتمہ ہے تاکہ فلسطینی عوام کو امن، آزادی اور باوقار زندگی کا حق مل سکے۔

انہوں نے انکشاف کیا کہ جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے قابض اسرائیل نے متعدد خلاف ورزیاں کی ہیں، جن میں 90 فلسطینیوں کا قتل، رفح کراسنگ کی بندش اور امدادی سامان کی ترسیل میں رکاوٹ شامل ہے۔ ان کے بقول "قابض اسرائیل جو زبانی دعوے کرتا ہے وہ کچھ اور ہے، مگر زمینی حقیقت بالکل مختلف ہے"۔ حماس کے ترجمان نے اپنے بیان کے اختتام پر کہا کہ آنے والا مرحلہ مشترکہ قومی اور سفارتی کوششوں کا متقاضی ہے، جو ثالث ممالک کی ضمانتوں اور ان کی نگرانی میں انجام دی جائیں تاکہ جنگ بندی معاہدہ مکمل طور پر نافذ ہو اور فلسطینی عوام کی دیرینہ اذیت کا خاتمہ ممکن بنایا جاسکے۔

انروا نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے بیانات کو مسترد کردیا

غزہ: فلسطینی پناہ گزینوں کی امداد و بحالی کے لیے قائم اقوام متحدہ کی ایجنسی 'انروا' نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے اُن بیانات پر شدید تنقید کی ہے جن میں انہوں نے کہا تھا کہ "انروا کا غزہ میں امدادی سرگرمیوں میں کوئی کردار نہیں ہوگا"۔ ادارے نے واضح کیا کہ اس کا وجود بنیادی اور ناگزیر ہے اور کوئی دوسری تنظیم فلسطینی عوام کو انسانی امداد فراہم کرنے میں اس کی جگہ نہیں لے سکتی۔

'انروا' نے اپنے سرکاری پلیٹ فارم "ایکس" پر جاری بیان میں کہا کہ بین الاقوامی عدالتِ انصاف نے گذشتہ بدھ کو اپنے فیصلے میں واضح الفاظ میں کہا ہے کہ کوئی بھی ادارہ انروا کی جگہ نہیں لے سکتا۔ عدالت کے مطابق انروا کی موجودگی فلسطینی سرزمین میں فوری انسانی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے نہایت ضروری اور حیاتی حیثیت رکھتی ہے"۔

امریکی وزیرِ خارجہ مارکو روبیو کے یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب وہ قابض اسرائیل کے ساتھ قائم امریکی-اسرائیلی شہری وعسکری رابطہ مرکز "کریات گات" نامی صہیونی کالونی میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ روبیو نے دعویٰ کیا کہ "آٹھ سے دس امدادی تنظیمیں غزہ میں کام کریں گی، لیکن انروا ان میں شامل نہیں ہوگی"۔ اس موقع پر انہوں نے قابض اسرائیل کی اس پرانی الزام تراشی کو بھی دہرایا کہ "انروا دراصل حماس سے منسلک ہے"۔

تاہم یہ بیانات امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی اس امن منصوبہ بندی سے متصادم ہیں جسے انہوں نے غزہ میں جنگ کے خاتمے کے لیے پیش کیا تھا۔ اس منصوبے کی شق نمبر آٹھ میں صاف طور پر لکھا گیا ہے کہ "غزہ میں تمام امدادی سامان کی تقسیم صرف اقوامِ متحدہ، اس کی ذیلی ایجنسیوں، ریڈ کریسنٹ اور غیر جانب دار بین الاقوامی اداروں کے ذریعے کی جائے گی"۔

قابلِ ذکر ہے کہ قابض اسرائیل نے ماضی میں بھی اسی نوعیت کے جھوٹے الزامات لگائے تھے کہ انروا کے بعض اہلکاروں نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے حملوں میں حصہ لیا تھا، تاہم انروا نے ان تمام دعوؤں کی سختی سے تردید کی۔ بعد ازاں عالمی عدالتِ انصاف، ہیگ نے اپنے فیصلے میں واضح کیا کہ قابض اسرائیل ان الزامات کے حق میں کوئی بھی ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہا۔

مارکو روبیو کے تازہ بیانات قابض اسرائیل کے اُس مؤقف کے عین مطابق ہیں جو وہ انروا کی غزہ میں واپسی کے سخت خلاف ہونے کے ناطے بار بار دہراتا رہا ہے، حالانکہ عدالتِ انصاف نے واضح طور پر انروا کی بحالی کا حکم دیا تھا۔

اسرائیلی نشریاتی ادارے نے ایک سرکاری اہلکار کے حوالے سے بتایا کہ "اقوامِ متحدہ کی تمام ایجنسیاں جو پہلے غزہ میں کام کر رہی تھیں اپنی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں ادا کرنے میں ناکام رہیں"۔ اہلکار نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل نے یہ مؤقف واشنگٹن کو بھی پہنچادیا ہے تاکہ امریکہ بھی اسی پالیسی کو اختیار کرے۔ انروا نے اپنے بیان کے اختتام پر کہا کہ غزہ کے عوام کو درپیش المناک انسانی بحران کا واحد حل بین الاقوامی انصاف، انسانی ہمدردی، اور غیر جانب دار امدادی کارروائیوں کے تسلسل میں ہے، اور ادارہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

نیپال میں سڑک حادثے میں 7 افراد ہلاک، 10 زخمی

کاٹھمنڈو(یواین آئی) مغربی نیپال میں اسپورٹس یوٹیلیٹی گاڑی کے پہاڑ سے گرنے سے 7 افراد ہلاک اور 10 زخمی ہوگئے۔ ضلعی پولیس کے ترجمان ہری پرساد پُن نے بتایا کہ جمعہ کی شام کو 17 افراد کو لے جانے والی گاڑی رکم مغربی ضلع میں سڑک سے تقریباً 500 میٹر نیچے گرگئی جس کے نتیجے میں ان میں سے 7 کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ 10 دیگر زخمی ہوئے جن میں سے چار کی حالت نازک ہے۔ زخمیوں کو قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس واقعے کی تحقیقات کررہی ہے۔

کوئٹہ میں پولیس پارٹی پر فائرنگ

جوابی کارروائی میں تین ملزمان ہلاک

کوئٹہ(یواین آئی) کوئٹہ میں مبینہ پولیس مقابلے میں تین ملزمان ہلاک ہوگئے۔ پولیس کے مطابق کوئٹہ کے علاقے بروری روڈ پر نامعلوم مسلح افراد نے پولیس پارٹی پر فائرنگ کردی جس کے جواب میں اہلکاروں نے فوری جوابی کارروائی کی جس کے نتیجے میں تین ملزمان ہلاک ہوگئے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ فائرنگ کے تبادلے میں ایک پولیس اہلکار زخمی بھی ہوا۔

عاصم منیر کی مصری صدر سے ملاقات، خطے کی صورتحال اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال

قاہرہ(یواین آئی) پاکستانی آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر کی مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی سے ملاقات ہوئی، اس موقع پر مصری صدر نے عالمی اور امت مسلمہ کے اہم معاملات میں پاکستان کے مثبت اور فعال کردار کی تعریف کی۔ آئی ایس پی آر کے مطابق فیلڈ مارشل کی مصری صدر سے ملاقات قاہرہ کے اتحادیہ صدارتی محل میں ہوئی، ملاقات میں پاک مصر دوطرفہ تعلقات پر تبادلہ خیال ہوا، خطے کی صورتحال اور باہمی دلچسپی کے امور پر بھی تبادلہ خیال ہوا، پاک مصر طویل المدتی دوستی اور برادرانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق فیلڈ مارشل عاصم منیر نے خطے میں امن واستحکام کے لیے مصری قیادت کے کردار کو سراہا۔ مصری صدر نے عالمی اور امت مسلمہ کے اہم معاملات میں پاکستان کے مثبت اور فعال کردار کی تعریف کی۔ آئی ایس پی آر کا کہنا ہے کہ ملاقات میں فریقین نے باہمی اسٹریٹجک مفادات پر مبنی قریبی رابطوں اور عوامی سطح پر تعلقات کے فروغ کی اہمیت پر زور دیا۔ ملاقات میں پاکستان اور مصر کے درمیان تاریخی برادرانہ تعلقات کو مزید وسعت دینے پر اتفاق ہوا۔ سماجی ومعاشی تعاون، ٹیکنالوجی اور سکیورٹی کے شعبوں میں دوطرفہ اشتراک عمل کو بڑھانے پر اتفاق ہوا۔

یوکرین کے ریلوے اسٹیشن پر نوجوان نے خود کو دھماکے سے اُڑا لیا

حملہ آور، خاتون گارڈ سمیت 4 لوگوں کی موت، 12 زخمی

کیف، (ایجنسیاں): یوکرین کے شمالی شہر اووروچ کے ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ یوکرین کی بارڈر گارڈ سروس کے مطابق حملہ آور نے تلاشی کے دوران دستی بم یا بارودی مواد سے دھماکا کر دیا جسے جسم سے باندھ رکھا تھا۔ دھماکے میں حملہ آور خود بھی شدید زخمی ہو گیا اور اسپتال لے جاتے ہوئے ایمبولینس میں دم توڑ گیا۔ 23 سالہ حملہ آور خارکیف کا رہائشی تھا۔ حملہ آور کو حال ہی میں بیلاروس کی سرحد عبور کرنے کی کوشش میں حراست میں بھی لیا گیا تھا۔ جب وہ فوج میں لازمی بھرتی کی شرط سے بچنے کے لیے فرار ہونا چاہتا تھا۔ حملے میں 3 دیگر خواتین ہلاک اور 12 افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں سے 7 کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا ہے۔ تاحال حملے کے محرکات سامنے نہیں آ سکے ہیں۔ تحقیقات کے لیے انکوائری کمیٹی تشکیل دیدی گئی ہے۔ یوکرینی حکام نے واضح کیا ہے کہ فی الحال دھماکے کا روس-یوکرین جنگ سے براہِ راست تعلق ثابت نہیں ہوا۔ حملہ آور کے محرکات اور ارادے کے بارے میں تحقیقات جاری ہیں۔ یاد رہے کہ یوکرین میں روسی حملے کے بعد سے مارشل لا نافذ ہے جو فروری 2022 سے اب تک ساڑھے تین سال سے جاری ہے۔ قانون کے تحت 22 سے 60 سال کی عمر کے مردوں کو ملک چھوڑنے کی اجازت نہیں، اور انہیں فوجی خدمات کے لیے بھرتی کیا جا سکتا ہے۔ حکام کے مطابق، جنگ کے دوران یوکرینی افواج کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے، تاہم حکومت نے سرکاری اعداد و شمار ظاہر نہیں کیے۔ غیر سرکاری اندازوں کے مطابق، اب تک چار لاکھ سے زائد یوکرینی فوجی ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔

امریکی صدر کا شمالی کوریا کے حکمراں کم جونگ اُن سے ملاقات کی خواہش کا اظہار

ٹرمپ اور کم جونگ اُن کے درمیان آخری ملاقات 2019 میں غیر فوجی زون میں ہوئی تھی اور یوں صدر ٹرمپ شمالی کوریا کی سرزمین پر قدم رکھنے والے پہلے امریکی صدر بنے تھے

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے ایشیائی ممالک کے دورے کے دوران شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن سے ملاقات کا عندیہ دیا ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یہ عندیہ ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے دیا۔ صدر ٹرمپ نے میڈیا سے کہا کہ میں شمالی کوریا کے حکمراں سے ملاقات کے لیے تیار ہوں اگر آپ پیغام دینا چاہیں تو دے دیں۔ میرا کم جونگ اُن کے ساتھ ایک بہترین تعلق رہا ہے۔ خیال رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ اور کم جونگ اُن کے درمیان آخری ملاقات 2019 میں غیر فوجی زون میں ہوئی تھی اور یوں صدر ٹرمپ شمالی کوریا کی سرزمین پر قدم رکھنے والے پہلے امریکی صدر بنے تھے۔ خیال رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ اس ہفتے ملائیشیا اور جاپان کے علاوہ جنوبی کوریا کے شہر بوسان بھی جائیں گے جہاں وہ ایشیا پیسیفک اکنامک کوآپریشن کے اجلاس میں شرکت کرینگے۔ اس دورے کے دوران امریکی صدر اپنے چینی ہم منصب شی جنپنگ سے بھی ملاقات کریں گے۔ دونوں رہنما امریکہ چین تجارتی کشیدگی کو کم کرنے پر تبادلہ خیال کریں گے۔ دونوں ممالک نے فی الحال ایک دوسرے کی درآمدی اشیاء پر مجوزہ سیکڑوں فیصد ٹیکس عائد کرنے کو مؤخر کر رکھا ہے۔ البتہ صدر ٹرمپ نے حال ہی میں خبردار کیا تھا کہ اگر چین نے ریئر ارتھ معدنیات کی برآمدات پر پابندیاں برقرار رکھیں تو وہ چینی مصنوعات پر 100 فیصد ٹیکس لگائیں گے۔ صدر ٹرمپ نے شمالی کوریا سے متعلق روایتی امریکی پالیسیوں کے برعکس رویہ اپنایا تھا۔ حالانکہ ابتدا میں وہ شمالی کوریا کے حکمراں کم جونگ اُن کو چھوٹا راکٹ مین کہہ کر طنز کیا کرتے تھے لیکن بعد ازاں تعلقات میں بہتری لاتے ہوئے تین تاریخی ملاقاتیں کی ہیں۔ تاہم ان ملاقاتوں میں جوہری ہتھیاروں کے خاتمے کا کوئی معاہدہ طے نہ ہو سکا تھا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے تازہ بیان میں کہا کہ میرے خیال میں شمالی کوریا کسی حد تک ایک ایٹمی طاقت ہے بلکہ میں یہ بھی کہوں گا کہ ان کے پاس کافی ایٹمی ہتھیار ہیں۔ دوسری جانب کم جونگ اُن نے بھی گزشتہ ماہ کہا تھا کہ ٹرمپ سے دوبارہ ملاقات کیلئے تیار ہوں میرے ذہن میں اب بھی صدر ٹرمپ کے ساتھ اپنی پرانی ملاقات کی خوشگوار یادیں محفوظ ہیں۔ تاہم انھوں نے یہ شرط بھی عائد کی تھی کہ امریکا کو بھی شمالی کوریا کے جوہری ہتھیار کے خاتمے کے غیر حقیقی مطالبے سے پیچھے ہٹنا ہوگا۔ اس کے بغیر کوئی ملاقات مثبت ثابت نہیں ہوگی۔

پاکستان اور افغانستان مذاکرات کا دوسرا دور استنبول میں جاری

دونوں ممالک کے اعلیٰ سطحی وفود کے درمیان دوحہ میں طے پانے والے نکات پر عمل درآمد کا جائزہ بھی لیا جائے گا

انقرہ، (ایجنسی): ترکیہ کی میزبانی میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان امن مذاکرات کا دوسرا دور استنبول میں شروع ہو گیا۔ پاکستان اور افغانستان کے وفود کے درمیان تازہ مذاکرات استنبول کے مقامی ہوٹل میں ہو رہے ہیں جس میں دوحہ میں طے پانے والے نکات پر عمل درآمد کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق استنبول میں جاری مذاکرات میں طالبان کی نمائندگی نائب وزیر داخلہ رحمت اللہ مجیب کی قیادت میں آنے والا اعلیٰ سطح کا وفد کر رہا ہے۔ افغان وفد میں قطر میں افغان سفارت خانے کے قائم مقام سربراہ، افغان وزیر داخلہ کے بھائی انس حقانی، نور احمد نور، وزارت دفاع کے عہدیدار نور الرحمان نصرت اور افغان حکومت کے وزارت خارجہ کے ترجمان بھی شامل ہیں۔ پاکستان کی جانب سے سیکیورٹی حکام پر مشتمل 7 رکنی وفد شریک ہے جو مذاکرات میں تجاویز پیش کریں گے جن میں افغانستان سے پاکستان میں حملے، ان کی مانیٹرنگ اور اس حوالے سے میکنزم کو حتمی شکل دینا شامل ہے۔ یاد رہے کہ پاک افغان امن مذاکرات کا پہلا دور قطر کی راجدھانی دوحہ میں ہوا تھا جس میں طالبان کی درخواست پر پاکستان نے جنگ بندی میں توسیع کی تھی۔ خیال رہے کہ سرحد پر کشیدگی کے باعث چمن، خیبر، جنوبی و شمالی وزیرستان اور ضلع کرم کی سرحدی راہداریاں 14 ویں روز بھی بند ہیں۔ اسی طرح باب دوستی طورخم، خرلاچی، انگور اڈہ اور غلام خان سرحد پر سیکڑوں مال بردار گاڑیاں پاکستان میں داخل ہونے کی منتظر ہیں۔

منشیات فروشی کا الزام، امریکہ نے کولمبین صدر پر پابندیاں عائد کر دیں

نیویارک، (ایجنسی): امریکہ نے منشیات کی غیر قانونی سرگرمیوں کا الزام عائد کرتے ہوئے کولمبیا کے صدر گستاؤ پیٹرو پر پابندیاں عائد کر دیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ان پابندیوں کے تحت کولمبیا کے صدر گستاؤ پیٹرو کے امریکا میں اثاثے منجمد کر دیئے گئے۔ علاوہ ازیں امریکی شہریوں کو کولمبیا کے صدر گستاؤ پیٹرو کے ساتھ کسی بھی مالی لین دین سے بھی روک دیا گیا۔ دوسری جانب امریکی حکام کا کہنا ہے کہ کولمبیا کے صدر پر پابندی کا یہ اقدام خطے میں منشیات کی اسمگلنگ اور بدعنوانی کے خلاف امریکی عزم کا حصہ ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ صدر گستاؤ پیٹرو نے اپنے ملک میں منشیات فروشوں کو حوصلہ دیا، یہاں تک کہ شمالی امریکا تک بھی ترسیل کی اجازت دی۔ صدر پیٹرو نے ان الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے منشیات فروشی کے خلاف کارروائیوں میں ریکارڈ مقدار میں منشیات ضبط کیس اور کئی جرائم پیشہ نیٹ ورکس کو ختم کیا۔ ادھر کولمبیا کی حکومت نے امریکی فیصلے پر شدید ردعمل دیتے ہوئے سیاسی نوعیت اور کولمبیا کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہیں۔

تھائی لینڈ کی سابقہ ملکہ 93 برس کی عمر میں انتقال کر گئیں

بینکاک، (ایجنسی) تھائی لینڈ کی سابق ملکہ اور موجودہ بادشاہ واجیرالونگ کارن کی والدہ سری کٹ 93 برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق تھائی

شاہی محل کی جانب سے سابقہ ملکہ سری کٹ کے انتقال کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا گیا کہ وہ ملک کے طویل ترین دورِ حکومت کرنے والے بادشاہ بھومی بول کی اہلیہ تھیں، جنہوں نے 1946 سے 2016 تک حکمرانی کی۔ یاد رہے کہ تھائی لینڈ میں شاہی خاندان کو انتہائی عقیدت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، اور ان کی سنہری فریموں میں آویزاں تصاویر ملک بھر کے عوامی مقامات اور گھروں کی زینت بنی رہتی ہیں۔ ترجمان تھائی حکومت کا کہنا ہے کہ سابقہ ملکہ کے انتقال کے باعث تھائی لینڈ کے وزیراعظم ملائیشیا میں ہونے والے آسیان سربراہی اجلاس میں شرکت نہیں کریں گے۔ 53 سالہ گھریلو ملازمہ سائیس پچھاسِت نے ہفتے کی صبح راجدھانی بینکاک میں اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سنا تھا کہ وہ کچھ عرصے سے علیل ہیں اور چونکہ ان کی عمر 90 کے قریب تھی، میں جانتی تھی کہ یہ دن آخرکار آئے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں اداس ہوں، کیونکہ وہ پورے ملک کیلئے ماں جیسی تھیں اور اب وہ نہیں رہیں، میں نے نہیں سوچا تھا کہ یہ آج ہوگا۔ شاہی محل کے بیان کے مطابق ملکہ سری کیٹ 2019 سے مختلف بیماریوں میں مبتلا تھیں اور اسپتال میں زیرِ علاج تھیں، رواں ماہ انہیں خون کے انفیکشن کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ان کی طبی حالت جمعہ کے روز مزید بگڑ گئی اور وہ اسپتال میں 93 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔

سوڈان کا بحران شدید سے شدید تر، 3 کروڑ سے زیادہ افراد کو فوری امداد کی ضرورت

96 لاکھ افراد اپنے ہی ملک میں بے گھر ہیں اور تقریباً ڈیڑھ کروڑ بچوں کو بھی مدد درکار ہے

نیویارک، (ایجنسیاں): اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ سوڈان کا بحران شدید تر ہوتا جا رہا ہے، اس سے نمٹنے کیلئے عالمی اقدامات کی سخت ضرورت ہے۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق یونیسیف اور عالمی ادارہ خوراک سمیت اقوام متحدہ کے کئی اہم اداروں نے کہا ہے کہ سوڈان اس وقت دنیا کے انتہائی سنگین ہنگامی حالات سے دوچار ممالک میں شامل ہے، جہاں 3 کروڑ سے زیادہ افراد کو فوری امداد کی ضرورت ہے، 96 لاکھ افراد اپنے ہی ملک میں بے گھر ہیں اور تقریباً ڈیڑھ کروڑ بچوں کو بھی مدد درکار ہے۔ اطلاعات کے مطابق ان اداروں کے سربراہوں نے حال ہی میں سوڈان کے دوروں کے دوران خرطوم، دارفور اور دیگر جنگ زدہ علاقوں میں تباہی کا مشاہدہ کیا تھا، جہاں قحط، بیماریاں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی وسیع پیمانے پر ہوئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق سوڈان میں تیسرے سال میں داخل ہونے والی خانہ جنگی نے صحت اور تعلیم جیسی بنیادی سہولیات کو تباہ کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں اسکول جانے والی عمر کے ملک کے ایک کروڑ ستر لاکھ بچوں میں سے ایک کروڑ 40 لاکھ بچے اسکول نہیں جا پا رہے ہیں۔ گزشتہ سال سوڈان کے بعض حصوں میں قحط کی تصدیق ہوئی تھی اور بھوک اب بھی تباہ کن سطح پر ہے، جہاں فوری خوراک اور غذائی امداد نہ ملنے کی صورت میں ہزاروں افراد کو موت کا سامنا ہے۔ دارفور اور کورڈوفان کے صوبوں میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں اور خوراک، پانی اور طبی امداد سے محروم ہو چکے ہیں۔ یونیسیف کے مطابق الفاشر میں ہیضہ، ڈینگو اور ملیریا کی وبائیں پھیل رہی ہیں اور صحت کے مراکز تباہ ہو چکے ہیں۔ واضح رہے کہ حال ہی میں اقوام متحدہ سے وابستہ جن اداروں کے سربراہوں نے سوڈان کے مختلف اداروں کا دورہ کیا تھا ان میں بین الاقوامی ادارہ برائے مہاجرت (آئی ایم او)، ہائی کمیشن برائے پناہ گزیناں (یو این ایچ سی آر)، ادارہ برائے اطفال (یونیسیف) اور عالمی ادارہ برائے خوراک شامل تھے۔

مصطفیٰ برغوثی کا غزہ اور غرب اردن میں متحدہ فلسطینی قیادت کی تشکیل کا مطالبہ

غزہ: فلسطینی قومی تحریک ''قومی اقدام'' کے سیکرٹری جنرل مصطفیٰ برغوثی نے زور دے کر کہا ہے کہ موجودہ نازک مرحلے پر فلسطینی عوام کو درپیش خطرات کا مقابلہ صرف اور صرف ایک متحدہ قومی قیادت ہی کر سکتی ہے جو غزہ اور مغربی کنارے (غرب اردن) میں جاری قابض اسرائیل کی جارحیت کے خلاف اجتماعی مزاحمت کی قیادت کرے۔

انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ قاہرہ میں جمع ہونے والی تمام فلسطینی تنظیموں کا مشترکہ مقصد یہ ہے کہ کسی بھی صورت غزہ کو مغربی کنارے سے جدا نہ ہونے دیا جائے اور قابض دشمن کے اس منصوبے کو ناکام بنایا جائے جو فلسطینی سرزمین کو تقسیم کرنے کے لیے رچایا جا رہا ہے۔

برغوثی نے واضح کیا کہ فلسطینی مؤقف غیر متزلزل ہے، اور یہ اس بات پر اٹل ہے کہ غزہ سے کسی بھی فلسطینی کا جبری انخلا قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ دو سال سے جاری قتل عام کے دوران اہالیانِ غزہ نے جو صبر، قربانی اور استقامت دکھائی ہے، وہ پوری قوم کے لیے فخر کا باعث ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ فلسطینیوں کی یہی استقامت دراصل وہ حقیقی ضامن ہے جس نے امریکہ کے رویے میں تبدیلی پیدا کی۔ آج عالمی برادری میں جو سیاسی ہلچل اور سفارتی دباؤ نظر آ رہا ہے، وہ اسی صہیونی درندگی کے مقابلے میں غزہ کے عوام کی مثالی ثابت قدمی کا نتیجہ ہے۔

قاہرہ میں مصر کی دعوت پر ہونے والے اجلاس میں شریک فلسطینی جماعتوں نے اتفاق کیا کہ جنگ بندی کے تمام نکات پر مکمل عمل درآمد یقینی بنایا جائے گا، جس میں قابض اسرائیلی فوج کا غزہ کی پٹی سے مکمل انخلا، محاصرہ ختم کرنا، تمام گذرگاہوں خصوصاً رفح کراسنگ کو کھولنا، انسانی اور طبی امداد کی فراہمی، اور غزہ کی ہمہ گیر تعمیر نو شامل ہے تاکہ تباہ شدہ شہر میں زندگی دوبارہ بحال ہو اور عوام کی مشکلات ختم ہوں۔

اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ غزہ کی انتظامی ذمہ داریاں ایک عارضی فلسطینی کمیٹی کے سپرد کی جائیں جو مقامی ماہرین اور غیر سیاسی ''ٹیکنوکریٹس'' پر مشتمل ہو۔ یہ کمیٹی عرب ممالک اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ شفاف اور جواب دہ نظام کے تحت مل کر خدمات اور عوامی ضروریات کو پورا کرے گی۔ مزید برآں، ایک بین الاقوامی کمیٹی تشکیل دینے پر بھی اتفاق کیا گیا جو غزہ کی تعمیرِ نو کے منصوبوں کی مالی نگرانی اور نفاذ کرے گی۔

شرکاء نے فلسطینی سیاسی نظام کی وحدت اور قومی خودمختاری پر زور دیتے ہوئے اس بات کی بھی تاکید کی کہ پورے غزہ میں امن و استحکام کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جائیں۔ اجلاس میں ایک ایسے عالمی فیصلے کی بھی ضرورت پر زور دیا گیا جس کے تحت جنگ بندی کی نگرانی کے لیے اقوامِ متحدہ کی عارضی امن فورس تعینات کی جائے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ تمام فلسطینی قوتوں کو فوری طور پر اکٹھا ہو کر ایک قومی حکمتِ عملی پر متفق ہونا چاہیے اور تنظیمِ آزادیِ فلسطین (پی ایل او) کو از سرِ نو فعال بنایا جائے تاکہ یہ ادارہ فلسطینی عوام کا واحد اور حقیقی نمائندہ بن کر تمام زندہ قوتوں کو اپنے دائرے میں شامل کرے۔

اجلاس کے اختتامی اعلامیے میں کہا گیا کہ ''یہ لمحہ فیصلہ کن ہے، وقت خون میں لکھا جا رہا ہے''۔ شرکاء نے عہد کیا کہ اس اجلاس کو ایک حقیقی موڑ بنایا جائے گا جو قومی وحدت، عزتِ نفس، آزادی اور فلسطینی عوام کے حقِ خودارادیت کے دفاع کی نئی بنیاد بنے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ آنے والی نسلوں کے حقوق اور وطن کی امانت کی حفاظت کے لیے تمام اختلافات کو پس پشت ڈال دیا جائے گا۔

فلسطینی وفود نے اس موقع پر جمہوریہ مصر، صدر عبدالفتاح السیسی اور مصری ثالثوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے فلسطینی عوام کی حمایت میں مسلسل اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔

صہیونی آبادکاروں کے حملے، نابلس اور الخلیل میں زیتون چننے والے کسانوں پر تشدد

غرب اردن: قابض اسرائیلی فوج کی سرپرستی میں صہیونی دہشت گرد مستوطنوں نے ہفتے کے روز مغربی کنارے کے شہروں نابلس اور الخلیل میں زیتون کے موسم کے دوران فلسطینی کسانوں پر حملے کیے اور انہیں اپنے کھیتوں میں جانے سے روک دیا۔ نابلس کے جنوب میں واقع عقربا کے نواحی علاقے وادی الجعیسی میں مستوطنوں نے زیتون چننے والے فلسطینیوں پر دھاوا بولا اور ان کے ساتھ بدسلوکی کی۔

اسی طرح قبلان قصبے میں بھی مستوطنوں کے گروہ نے زیتون کے باغات میں مصروف کسانوں پر حملہ کیا، تین فلسطینیوں کو زخمی کیا اور ان کے زرعی آلات چرا لیے۔ الخلیل میں صہیونی مستوطنوں نے وادی سعیر کے علاقے میں فلسطینی کسانوں پر حملہ کیا جبکہ قابض فوج نے بیت عوا کے نزدیک فلسطینیوں کو اپنی زمینوں تک رسائی سے روک دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے بیت عوا قصبے میں کسانوں کو زیتون چننے سے باز رکھنے کے لیے ان پر آنسو گیس کے گولے برسائے۔

گذشتہ شب رام اللہ کے شمال مشرقی علاقے المغیر میں بھی صہیونی دہشت گرد گروہوں نے گاؤں پر حملہ کیا اور تین فلسطینی گاڑیوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ تاہم نہتے شہریوں نے اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر ان حملہ آوروں کا مقابلہ کیا اور انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ اعداد و شمار کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہونے والی غزہ میں نسل کشی کی جنگ کے بعد سے اب تک صہیونی مستوطنوں نے مغربی کنارے میں فلسطینی شہریوں اور ان کی املاک پر 7154 حملے کیے ہیں جن میں 34 فلسطینی شہید ہوئے۔

اسپین کی عدالت کا قابض اسرائیل سے تعلق رکھنے والی کمپنی کے خلاف نسل کشی میں ملوث ہونے پر مقدمہ

میڈریڈ: اسپین کی قومی عدالت نے قابض اسرائیل کے ساتھ اسلحہ سازی میں تعاون کے الزام میں فولاد ساز کمپنی ''سیدینور'' کے اعلیٰ عہدیداروں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ عدالتی بیان کے مطابق کمپنی کے چیئرمین خوسے انتونیو شائنا غا اور دو دیگر اعلیٰ حکام پر انسانیت کے خلاف جرائم اور نسل کشی میں شریک ہونے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ کمپنی نے قابض اسرائیلی عسکری اداروں کو فولاد فروخت کیا جو جنگی ساز و سامان کی تیاری میں استعمال ہوا۔ عدالت کا کہنا ہے کہ کمپنی نے حکومت کی اجازت کے بغیر اور بغیر رجسٹریشن کے فولاد فروخت کیا حالانکہ اسے علم تھا کہ یہ دھات اسرائیلی ہتھیاروں میں استعمال ہوگی۔ اسپین جو قابض اسرائیل کی غزہ پر مسلط کردہ جنگ کا سخت ناقد رہا ہے، نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد اسرائیل سے اسلحہ کی لین دین بند کر دی تھی۔ حالیہ قانون کے تحت یہ پابندی باضابطہ طور پر نافذ ہو چکی ہے۔ وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے اس فیصلے کو فلسطینی عوام پر ہونے والی ''نسل کشی'' کو روکنے کے لیے ایک اہم اقدام قرار دیا۔ عدالت نے وضاحت کی کہ شکایت کمپنی کے خلاف نہیں بلکہ ان عہدیداروں کے خلاف ہے جو اس مجرمانہ سرگرمی کے ذمہ دار پائے گئے۔ تینوں مشتبہ افراد کو بارہ نومبر کو عدالت میں طلب کیا گیا ہے۔

جرمنی میں دوہری شہریت رکھنے والے صہیونی فوجی کے خلاف جنگی جرائم کا مقدمہ دائر

غزہ: انسانی حقوق کی معروف تنظیم 'ہند رجب فاؤنڈیشن' نے جرمنی کے وفاقی اٹارنی جنرل کے سامنے ایک تفصیلی فوجداری شکایت جمع کرائی ہے جس میں قابض اسرائیلی فوج کے ایک ایسے فوجی کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے جو اسرائیلی اور جرمن، دونوں شہریت رکھتا ہے اور جس نے غزہ کے محصور علاقے میں فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی میں حصہ لیا۔

ادارے کے بیان کے مطابق شمعون آوی زوکرمان قابض اسرائیلی فوج کے بریگیڈ 551 کی انجینئرنگ بٹالین 8219 میں جنگی انجینئر کے طور پر تعینات تھا اور غزہ پر جارحیت کے دوران براہِ راست کارروائیوں میں شریک رہا۔

بیان میں تصدیق کی گئی کہ زوکرمان پر جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور فلسطینی قوم کے خلاف نسل کشی جیسے سنگین الزامات لاگو ہوتے ہیں جو جرمنی کے بین الاقوامی قانون جرائم کے تحت قابلِ تعزیر ہیں۔

ہند رجب فاؤنڈیشن نے بتایا کہ زوکرمان نے خود اپنی جنگی سرگرمیوں کو انسٹاگرام پر دستاویزی شکل دی، جہاں اس نے میدانِ جنگ کی متعدد تصاویر اور ویڈیوز پوسٹ کیں جن میں وہ فلسطینی شہری تنصیبات کی تباہی پر خوشی مناتا اور فخر کے انداز میں تباہ شدہ عمارتوں کے سامنے پوز دیتا نظر آتا ہے۔

شکایت میں شامل ویڈیوز میں زوکرمان کو رہائشی عمارتوں کو دھماکے سے اڑاتے یا ان کی تباہی پر جشن مناتے دیکھا جا سکتا ہے۔ بعض پوسٹوں میں وہ اپنے ساتھی فوجیوں کے ساتھ قہقہے لگاتا، شیشہ پیتا اور عمارتیں ڈھا کوں سے ملبے میں تبدیل ہونے سے چند لمحے پہلے یا بعد میں فوٹو لیتا ہے۔

ادارے کے مطابق سب سے ہولناک مناظر ان ویڈیوز میں دیکھے جا سکتے ہیں جن میں ''نیر عوز آپریشن'' کے دوران فلسطینی قصبے خزاعہ کو مسمار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے یہ قصبہ تقریباً پانچ ہزار فلسطینیوں کا مسکن تھا۔

زوکرمان کی بٹالین نے خزاعہ کے گھروں، سکولوں، مساجد، پانی کی فراہمی کے نظام اور رہائشی عمارتوں کو مکمل طور پر کھنڈر میں بدل دیا۔ ایک ویڈیو میں زوکرمان کو دھماکوں کے دوران ہنستے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے جبکہ ایک اور ویڈیو میں وہ بغیر ہیلمٹ کے عمارتیں اڑاتا نظر آتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارروائی کسی لڑائی کی حالت میں نہیں بلکہ دانستہ تباہی کے مقصد سے کی گئی۔

ہند رجب فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر جنرل 'دیاب ابوجہجہ' نے کہا کہ ''اگر جرمنی نے اس معاملے میں کارروائی نہ کی تو یہ پیغام جائے گا کہ قانون صرف وہاں لاگو ہوتا ہے جہاں سیاسی مفاد اجازت دے۔ ایک قانون پسند ملک کو انصاف کے انتخابی اطلاق کی اجازت نہیں ہونی چاہیے''۔

یہ شکایت اس وسیع قانونی مہم کا حصہ ہے جو ہند رجب فاؤنڈیشن نے غزہ پر قابض اسرائیل کی جنگ کے دوران کیے گئے جنگی اور انسانیت کے خلاف جرائم کو بے نقاب کرنے اور ان کے مرتکبین کو عدالت کے کٹہرے میں لانے کے لیے شروع کی ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

اعلیٰ انسانی اقدار اور احترام آدمیت کا شاعر
”نیاز جے راجپوری“

• سراج زیبائی، شیموگہ انڈیا

ہماری اردو دنیا میں کئی نامی گرامی شعراء ایسے ہیں جن کا آفتاب سخن جب طلوع ہوتا ہے تو اس کی دبیز کرنیں دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔ انھیں ارباب فن کی برکتوں سے ہماری ادبی فضائیں منور ہو جاتی ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ان دنوں ہماری نئی نسلوں میں وہ ادبی شعور ناپید ہے جو کبھی ہمارے بزرگان ادب کا خاصہ تھا۔ ہماری ادبی مجلسیں آج بھی اگر فعال ہو جائیں تو ہماری نئی نسلوں میں فنی استطاعت اور خود اعتمادی پیدا ہو جائے گی۔ اور ان میں شاعری کا شستہ ذوق بھی سر چڑھ کے بولے گا۔ اچھی شاعری کے لئے مشق و مزاولت مطالعہ اور فکر و تحمل کا ہونا ضروری ہے۔ تبھی تو اعلیٰ طرز کی صاف ستھری شاعری معرض وجود میں آئے گی۔ شاعر کے لئے جب فکری اظہار کا وقت آتا ہے تو وجدان کے افق روشن ہو جاتے ہیں اور جو گہر بار خیال برسوں سے اس کے ذہن میں پل رہا تھا وہ ایک ایک کر کے شعر کے روپ میں صفحۂ قرطاس پر رقم ہونے لگتا ہے۔ جب قلم نغمہ سرائی کے لئے آمادہ ہو جائے تو حیات رقص کرنے لگتی ہے موضوع کی مناسبت سے جس طرح لفظیات کا حصار قائم کیا جاتا ہے اس سے تشخص کی ایک خوش گوار فضا تیار ہو جاتی ہے۔

یہ دور اہل قلم کی آزمائش کا دور ہے فنکار کو ہر دور میں ایسے حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ لاکھ پیچ و خم کے بعد ہی اس کا فن سنورتا اور نکھرتا ہے۔ ادب کی تاریخ ایسے ہی فنکاروں کی اعلیٰ نگارشات کی بدولت زندہ و پائندہ ہے۔

نیاز جے راج پوری اعلیٰ انسانی اقدار اور احترام آدمیت کے شاعر ہیں۔ اردو ادب کے نہایت قدآور مشاہیر نے اگر ان کی سراہنا کی ہے اور ان پر اعتبار کا اظہار کیا ہے تو وہ اس کے قابل ہیں۔ ہم ان کا کلام شمالی ہند کے تقریباً سبھی معیاری اخباروں رسالوں اور جریدوں میں مسلسل پڑھتے آ رہے ہیں۔ ان دنوں ادبی حلقوں میں موصوف کی الگ ہی شناخت بن گئی ہے۔ ان کی مقبولیت دھیرے دھیرے ہند سے ہوتے ہوئے بیرون ملکوں کے طول وارض میں پھیل گئی ہے۔

نیاز صاحب کے ترسیل و ابلاغ کی کیفیت سے بھرپور اشعار نہ صرف لائق مطالعہ ہیں بلکہ اپنے آپ میں ایک جہان معنی آباد کرتے ہیں۔ ان کی مترنم طرز نگارش اور تازہ کار اور متحرک گرم نوائی و سحر انگیزی قاری کو ہر طرح سے مسحور کر دیتی ہے۔ گو کہ نیاز صاحب ایک روایتی شاعر ہیں پھر بھی عام ڈگر سے ہٹ کر اپنا ایک الگ راستہ بنا کر چلنے کے عادی ہیں۔ لاکھ مصائب اور کٹھن گھٹنائیں ان کی راہوں میں حائل ہوئیں پھر بھی انھوں نے کاوش بدری کے اس شعر کے بموجب

مایوسی اک موت ہے پیارے پھیلا دے آنچل
تارے خود ہی ٹوٹ پڑیں گے آج نہیں تو کل

صبر و ضبط کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

دھیرے دھیرے موصوف میں شاعری کے تئیں اعتماد پیدا ہونے لگا۔ ابتدا میں انھوں نے کئی بزرگان ادب کے کلام کا گہرا مطالعہ کیا۔ اس کا فیضان یہ ہوا کہ نہایت کم عرصے میں ان کی شاعری میں حیرت انگیز تغیر آنے لگا۔ ان کی غزل گوئی میں کلاسیکی اور متصوفانہ رنگ پیدا ہوتا گیا اور فکر انگیز اشعار صفحۂ قرطاس پر نازل ہوتے گئے۔

مایوسی کے اندھیروں میں نیاز صاحب کی شاعری روشنی بن کر آتی ہے۔ کہتے ہیں

بادلو تم بجلیاں روشن یوں ہی کرتے رہو
ہے بہت گہرا اندھیرا روشنی کرتے رہو

زندگی کے نشیب و فراز کو موصوف اس طرح بیان کرتے نظر آتے ہیں

نیاز ان ذہن و دل کے کالے اندھے بہروں سے کہہ دو
دھڑکتا ہے مرے سینے میں دل ہندوستاں بن کر
جہاں یہ رینگ جاتے ہیں وہاں ہو جاتے پھوڑے ہیں
سیاست میں نیاز ایسے بھی کچھ کیڑے مکوڑے ہیں
ہم کو جینا سکھا رہا تھا نیاز
لڑ رہا تھا دیا جو آندھی سے

ہم دیکھتے ہیں کہ شاعر کے اکثر اشعار میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی کرب چھپا رہتا ہے۔ جو انسانیت کو جھنجھوڑتا رہتا ہے۔

جیسے ان اشعار میں دیکھئے انسان کو صرف دلاسے ہی دیے جاتے ہیں۔ حاصل تو کچھ نہیں ہوتا کہتے ہیں

اچھے دن کیا اسی کو کہتے ہیں
فتنے ہی فتنے کچھ مہینوں میں
ہاتھ فرقہ پرستوں نے مارے
قومی یک جہتی کے خزینوں میں
راکھ ملنے لگی ہے چہروں پر
آگ جو جل رہی ہے سینوں میں

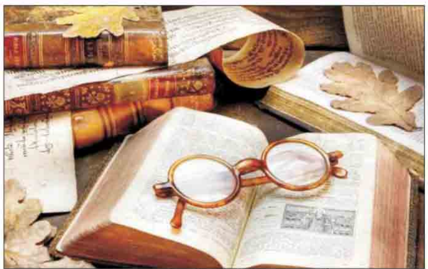

اس طرح آپ نے انسان کے گم ہوتے رشتوں اور ٹوٹتی بکھرتی تصویروں کا نقشہ الیماتی انداز میں کھینچا ہے۔ ان کے کلام کی ایک بنیادی خوبی یہ ہوتی ہے کہ نیاز صاحب شعری حسن پر اتنی ہی توجہ دیتے ہیں جتنی معنی و مفہوم کو دیتے ہیں۔

اپنی ہر دل عزیز زبان کی ستائش میں نیاز جے راجپوری نے بہت سے خوبصورت اشعار لکھے ہیں۔ آیئے چند اشعار کا حظ ہم بھی اٹھاتے ہیں۔

شہد ہے شبنم ہے اور شہنائی ہے اردو زباں
شیریں ہے شفاف ہے سکھ دائی ہے اردو زباں
ذہن و دل کو تازگی ہر بات جس کی دے گئی
ہو نہ ہو وہ شخص کوئی اردو والا ہے نیاز
ہے جہاں اردو وہاں رونق ہی رونق ہے نیاز
زیب ہے زیبا ہے اور زیبائی ہے اردو زباں

شاعری میں محض الفاظ ہی سب کچھ نہیں ہوتے۔ جان دار افکار ہی الفاظ کو شاعری کا جامۂ پرکار پہناتے ہیں۔ جیسے راقم کا ایک شعر ہے۔

لفظ فرہنگ میں بیکار پڑے تھے ہم نے
پیرہن فکر کا بخشا تو وہ شہکار بنے

اگر فنکار کی جمالیاتی حس بیدار ہو اور وہ دل و جان سے حسن پرستی کا خوگر ہو تو اس کا فن اور بھی بلند ہو جاتا ہے۔ یاد جاناں کے بغیر شاعری پھیکی پڑ جاتی ہے۔ الفاظ بجز سنگ ریزوں کے کچھ نہیں رہتے۔ کاوش بدری کہتے ہیں۔

سنگ ریزے تھے تری یاد سے پہلے الفاظ
رقص میں آئی تری یاد تو گھنگرو نکلے

اس حوالے سے موصوف کے یہ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

میرے ہونٹوں پر دعا کے پھول کھلتے ہیں نیاز
جب بھی دیکھوں آرتی کی تھالیاں اور چاندنی
تازگی ذہن و دل کو دیتا ہے
اس کا چہرہ مری غزل سا نیاز
کھل گئے پھول آئینے میں نیاز
روبرو آئینے کے جب وہ ہوا

جناب نیاز معاشرے کے تصادم کی تصویریں اپنی شاعری میں یوں پیش کرتے ہیں

چراغ جاں ہوا کی زد پہ رکھنا ہے اگر زندہ
تو پھر منزل کی خواہش میں ہمیشہ رکھ سفر زندہ

ان کے شعروں میں معنی کی گہرائی اور مشاہدے کی باریکیاں بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ سماجی معاشی معاشرتی اور تہذیبی اقدار کو اپنی شاعری میں موصوف سلیقے سے پیش کرتے ہیں۔

زندگی کی فرحتیں حکایتیں شکایتیں سبھی کچھ سلیقے سے بیان کرتے ہوئے نیاز جے راجپوری بندش مضامین کا تنوع اور الفاظ کی مینا کاری کا لحاظ رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری زندگی اور سماج کے تاریک پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ زمانے کی سفاکی ان کے اس شعر سے نمایاں ہوتی ہے۔

میں نے آگے جسے بڑھایا نیاز
راستہ میرا روکتا ہے وہی

ان کی غزلوں کی کتاب "باغ" تکنیکی نکتۂ نظر سے دور حاضر کے شعراء کے ذہنی انتشار کی آئینہ دار ہے۔ اور فکر کو اس سے جدیدیت کا نیا شعور ملتا ہے۔ ان کے اکثر غزلیہ اشعار میں ماضی کے ان لمحات کو مقید کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو نیاز صاحب کی ذات کے سمندر میں جل پریوں کی طرح تیر رہے ہیں۔ شاعری میں ان کے برتے ہوئے الفاظ جو ان کے شعور نے چنے ہیں ہر قاری کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ شاعری میں ان کا شعور اپنا وجود تو رکھتا ہے مگر دبا دبا سا۔

ان کے اس شعر میں ہماری دھرتی کی سگندھ ملتی ہے۔

ہمارے گاؤں کی دھرتی دلہن بنے گی نیاز
ہمارے گاؤں میں ساون برسنے والا ہے

اس نہج کے اشعار پڑھ کر ہم اگر ان کے کلام کا تجزیہ دیانت اور خلوص سے کرتے ہیں تو ہمیں لگتا ہے کہ ان کا فکری و تخیلاتی ذوق بہت اعلیٰ ہے۔ انھیں زبان و بیان پر خاص دسترس حاصل ہے۔ ان کی قادر الکلامی و کہنہ مشقی ان کے اشعار سے واضح ہو رہی ہے۔ مشہور و معروف اداکار اور فلم ساز منوج کمار کے ایماء پر نیاز صاحب نے دو ایک ہندی فلموں میں بھی بہت خوبصورت نغمے لکھے تھے۔ مگر جب انھیں وہاں کی فضا راس نہیں آئی تو فلم انڈسٹری کو خیر باد کہہ کر واپس اعظم گڑھ ان کے آبائی وطن کو لوٹ آنے کے بعد وہاں سے ایک ادبی رسالہ "شاندار" جاری کیا جو اپنے ادبی معیار کی وجہ سے کافی مقبول رسالہ ثابت ہوا۔ ان کی شاعری گلشن کے رنگا رنگ پھولوں سے آراستہ نظر آتی ہے کہیں ہجر کی کیفیتیں ہیں تو کہیں وصال کی لذتیں۔

اس نظر کی نظر اتاروں نیاز
میری جانب اٹھے جو جھک جھک کر
مانا کہ کل پھر ملنے تم آؤ گی
لیکن کس نے دیکھا ہے کل شہزادی
کچھ رہے نہ رہے پیار زندہ رہے
میرے اللہ سنسار زندہ رہے
کیسے آتی ہے گلستاں میں بہار
دل سے دل باہم ملا کر دیکھ لیں
داستاں میری مختصر ہی سہی
وہ سنے تو سناؤں صدیوں تک
بھروسہ مجھ پہ ہے تو آ بدل دیں دنیا کو
رکھ اپنا ہاتھ مرے ہاتھ پر سلیقے سے

افسوس اتنی خوبصورت اور دل پذیر شاعری کرنے والا ہمارا ہر دلعزیز شاعر نیاز جے راج پوری تھائیرائڈ کینسر کے موذی مرض سے نبرد آزما ہے۔ خدا کرے کہ جلد رب کریم اسے شفائے کلی عطا کرے اور اس کی سدا بہار شاعری سے ہمارا اردو ادب یوں ہی ہمیشہ مالا مال ہوتا رہے۔ آمین

☆☆☆

التجا

• توقیر احمد

اے خدا التجا ہے میری یہ
مجھ پہ اتنی ہو تیری عنایت
اے خدا التجا ہے میری یہ
مجھ پہ اتنی ہو تیری عنایت
جب سفر ہو میرا آخری تو
ساتھ ہو میرے ایماں کی دولت
روح آرام سے میری نکلے
جسم کو نہ ہو کوئی بھی زحمت
قبر کی میری منزل ہو آساں
حشر میں بھی ملے مجھکو راحت
عرش اعظم کا سایہ عطا ہو
اور عطا ہو نبی کی شفاعت
جب تلیں میرے اعمال یارب
نیکیوں کا پلڑا جھکا ہو
میں خوشی سے پھروں بھاگا بھاگا
جب عالَمِ آہ و بُکا ہو
سامنا ہو میرا جب نبی سے
فخر میرے نبی کو ہو مجھ پے
جام کوثر مجھے وہ پلا دیں
سینہ اطہر سے مجھ کو لگا لیں
آخری میں نہیں کچھ بچا ہو
تیرا دیدار جلوہ نما ہو
سجدہ شکر کر کے ادا میں
چل دوں جنت کی جانب خدا میں
خلد میں جاؤں میں ہنستا ہنستا
صاف ہو میرا ہر ایک رستہ

☆☆☆

غزل

• رفیق عثمانی، آکولہ

دور تک افسردگی کے دل پہ بادل چھا گئے
یاد جب گزرے ہوئے ہم کو زمانے آ گئے
کس قدر وحشت کی ننگی دھوپ باغِ دل میں تھی
آرزو کے پھول سارے بن کھلے مرجھا گئے
سامنے غم کا سمندر اور پیچھے دشت کرب
چلتے چلتے ہم نہ جانے کس جگہ پر آ گئے
آشیاں بھی اپنا اجڑا، خون بھی اپنا بہا
اور پھر الزام بھی اپنے ہی سر پہ آ گئے
کھیت پھر حسرت بھری نظروں سے تکتے رہ گئے
ابر، اپنے آپ کو دریاؤں پہ برسا گئے
ہم جو اہلِ کارواں تھے رہ گئے پیچھے رفیق
لوگ جو گمراہ تھے، وہ سب منازل پا گئے

☆☆☆

غزل

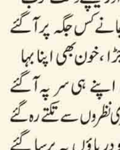

• سہیل کاکوروی

ہے یاد اسکی ایسی کبھی وہ جدا نہیں
مضبوط عشق گر ہو تو دل ٹوٹتا نہیں
ساتھ اسکے ایک شخص تھا پہچان کا مری
دیکھا تو میں نے اسکا اثر کچھ لیا نہیں
گزری جو رات اپنی وہ ایسی حسین تھی
اب نیند اسکی ایسی ہے وہ جاگتا نہیں
فطرت میں اسکی تھا متبادل کا ڈھونڈھنا
میں منفرد تھا میرا سا اسکو ملا نہیں
امواجِ حسن کی جو ہے مجھ میں شناوری
طوفان کتنا تیز ہو میں ڈوبتا نہیں
میں نے سہیل اس سے کہا یہ تو ہنس پڑا
تم کتنے بے وفا ہو تمہیں خود پتہ نہیں

☆☆☆

ڈاکٹر قاسم خورشید
ایک ہمہ جہت شخصیت کی رخصتی

• یوسف شمسی کاکوی

بعض دفعہ کچھ شخصیات اتنی باکمال ہوتی ہیں جن کا احساس ہی دل و دماغ کو منور کر دیتا ہے۔ یہ وہ نابغۂ روزگار شخصیات ہیں جن کے الفاظ روح کو چھو لیتے ہیں، اور جن کے قلم سے نکلی سطور فکر و احساس کے نئے افق روشن کرتی ہیں۔ لیکن جب یہ ستارے آسمانِ ادب سے غروب ہوتے ہیں تو ایک عجیب سی خاموشی چھا جاتی ہے، اور دلوں میں حسرت کا گہرا سناٹا چھا جاتا ہے۔ آج میں جس شخصیت کی بات کر رہا ہوں، ان سے آپ بھی واقف ہیں، شاید آپ میں سے کئی لوگ ان کے غم میں نڈھال ہوں گے، کئی آنکھیں اشک رواں ہوں گی۔ یہ شخص، ادب کی دنیا سے اچانک رخصت ہو گیا—

معروف شاعر، ادیب اور افسانہ نگار ڈاکٹر قاسم خورشید کا حال ہی میں 67 برس کی عمر میں شہر پٹنہ کے اپنے گھر پر اچانک حرکت قلب بند ہو جانا اس افسوسناک خبر نے نہ صرف ادبی حلقوں کو غمزدہ کیا بلکہ ہر اس شخص کے دل کو بھی دکھ پہنچایا جو ان کی تخلیقات اور شخصیت کا قدردان تھا۔ مرحوم کا تعلق مردم خیز بستی کاکو، ضلع جہان آباد (بہار) سے تھا۔ وہیں کی مٹی نے انہیں جنم دیا اور اسی مٹی سے ان کی شناخت ہمیشہ کے لیے جڑ گئی۔

ادبی خدمات اور تخلیقی جہات: ڈاکٹر قاسم خورشید اردو و ہندی دونوں زبانوں پر غیر معمولی دسترس رکھتے تھے۔ ان کی تحریروں میں توازن، فکری گہرائی اور فن کا حسین امتزاج جھلکتا تھا۔ ان کے افسانوں میں زندگی کی حقیقتیں نہایت سادہ مگر موثر انداز میں ابھرتی تھیں۔ موضوعات کا تنوع، کرداروں کی نفسیاتی پیچیدگی اور زبان کی لطافت ان کے فن کا نمایاں پہلو تھے۔ شاعری کے میدان میں بھی ان کا قلم رواں رہا۔ ان کے اشعار میں درد، احساس، انسان دوستی اور محبت کی خوشبو رچی بسی تھی۔ وہ روایت سے جڑے رہتے ہوئے جدید حسیت کو اپنانے کے قائل تھے، اور یہی امتزاج ان کی شاعری کو منفرد اور دلنشین پہچان دیتا تھا۔

علمی ورثہ اور کتابی سرمایہ: ڈاکٹر قاسم خورشید تقریباً 22 کتابوں کے خالق تھے، جن میں شاعری، افسانہ نگاری، تنقید اور ادبی مضامین شامل ہیں۔ ان کی تصانیف نے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونِ ملک میں بھی پذیرائی حاصل کی۔ ان کی تحریریں نئی نسل کے لیے فکری رہنمائی اور زبان و بیان کی تربیت کا ضامن ہیں۔

علمی وابستگی اور ادبی رہنمائی: ادب سے ان کی وابستگی صرف تخلیقی سطح تک محدود نہیں تھی، بلکہ وہ علمی دنیا میں بھی نمایاں مقام رکھتے تھے۔ نوجوان نسل کو مطالعے، زبان کی اہمیت اور ادبی شعور سے روشناس کرانے کے لیے وہ ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ ڈاکٹر خورشید ایک ملنسار، شفیق اور بااخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ دوستوں، شاگردوں اور ادبی حلقوں میں ان کی مقبولیت بے مثال تھی۔ ان کے جانے سے نہ صرف عظیم آباد بلکہ پورے صوبہ بہار کی ادبی دنیا ایک مخلص رہنما اور رہبر سے محروم ہو گئی۔

یادیں اور خراجِ عقیدت: ان کی وفات کے بعد مختلف ادبی تنظیموں نے یادگاری تقاریب کے ذریعے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا، اور متعدد اہلِ قلم نے اپنے مضامین کے ذریعے ان کی شخصیت اور فن پر روشنی ڈالی۔ اہلِ علم کا کہنا ہے: "ڈاکٹر قاسم خورشید جیسے صاحب مطالعہ اور باوقار قلمکار صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔"

ابتدائی زندگی اور جدوجہد: جناب قاسم خورشید کی زندگی کا آغاز مشکلات کے ساتھ ہوا۔ وہ چار سال کے تھے جب والد کا اچانک انتقال ہو گیا۔ دو چھوٹے بھائی بالترتیب ڈھائی سال اور چھ ماہ کے تھے۔ اس عمر میں ماں کا بیوہ ہونا ایک ناقابل تلافی المیہ تھا۔ والدہ نے صبر و تحمل سے کام لیا اور بچوں کے ساتھ اپنے میکے کا رخ کیا۔

سات سال کے جعفر، جو بعد میں قاسم خورشید کے نام سے ادبی دنیا میں مشہور ہوئے، اپنے ماموں مظفر الجاوید صاحب کے پاس پٹنہ آ گئے۔ وہاں سے ان کی زندگی میں جدوجہد کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا۔ انہوں نے پڑھائی جاری رکھی، دوسروں کو ٹیوشن پڑھایا، اپنی بیوہ ماں اور دو چھوٹے بھائیوں کا سہارا بنے، اور مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بعد ازاں انہوں نے پٹنہ یونیورسٹی سے اپنی پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر کے علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ SERT پٹنہ سے سبکدوش ہونے کے بعد وہ باضابطہ طور پر ادب کے میدان میں متحرک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ادب کی دنیا ہمیشہ ان کے علمی و ادبی ورثے کو یاد رکھے گی، اور ان کے افکار نسل در نسل زندہ رہیں گے۔

پھر کہاں روشنی رہے گی یہاں
ہم جو خورشید خواب ہو جائیں
(ڈاکٹر قاسم خورشید)

دستک

• قرۃ العین خرم ہاشمی۔ لاہور، پاکستان

'ابھی اور کتنا چلنا ہے امی۔۔۔ ہماری منزل اتنی دور کیوں ہے؟'

احمد جب چلتے چلتے تھک کر ہانپنے لگا تو اس نے اپنے سے چند قدم آگے چلتی ماں سے پوچھا۔

'ابھی سے تھک گئے احمد؟۔۔۔ ابھی تو سفر باقی ہے میرے بیٹے!' فاطمہ نے اس کا پسینہ پونچھتے اور اس کا سر سہلاتے ہوئے اسے تسلی دی۔

'نہیں امی! میں تھکا تو نہیں ہوں۔۔۔ اگر ہم تھک گئے تو اپنی منزل تک کیسے پہنچیں گے۔۔۔ آپ کا بیٹا بہت بہادر ہے۔۔۔ چلیئے!' احمد نے پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ نئے عزم کے ساتھ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے تمتماتے چہرے کو دیکھ کر فاطمہ کے ہونٹوں پہ پھیکی سی مسکراہٹ ابھر آئی اور اس نے محبت بھری نظروں سے اپنے لختِ جگر کی طرف دیکھا جس کے سُرخ و سفید چہرے پہ پسینے کی بوندیں یوں چمک رہی تھیں جیسے کسی گلاب کے پھول پہ تمام رات صبح کے بچھائے ہوئے شبنم کے صاف شفاف قطرے!

'ابھی تو منزل کافی دور ہے۔۔۔! تم ایسا کرو تھوڑا پانی پی لو' فاطمہ نے اس کے کندھے پہ موجود بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔ گھر سے چلتے ہوئے سات سالہ احمد نے اپنے چھوٹے سے بیگ میں کچھ چاکلیٹ، بسکٹ، پانی کی ایک بوتل کے ساتھ ساتھ اپنا چھوٹا سا ٹیڈی بیئر بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا جس کو سینے سے چمٹائے بغیر وہ کبھی سوتا نہیں تھا۔ فاطمہ کے کہنے پہ وہ سڑک کے کنارے فٹ پاتھ پہ بیٹھ کر پانی پینے لگا اور آس پاس سے تیزی سے گزرنے والوں لوگوں کے پریشان چہرے دیکھنے لگا۔ جن میں سے زیادہ تر اس کے شہر سے تھے اور کچھ دوسرے شہروں سے آئے ہوئے تھے۔ اس نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ مختلف جگہوں سے ہونے کے باوجود ان سب کا مقصد ایک ہی تھا اور اس مقصد کے حصول میں بچوں سے لے کر بڑوں تک سب شامل تھے۔۔۔ اس لیے کہ بعض مقصد تب تک حاصل نہیں ہوتے جب تک سب ایک اکائی کی صورت اختیار نہ کر لیں!

پانی پینے اور کچھ ستانے کے بعد انہوں نے دوبارہ سفر اختیار کیا۔ احمد کو سوال کرنے اور مسلسل بولنے کی عادت تھی۔ فاطمہ تیزی سے قدم اٹھاتی، محتاط نظروں سے بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ یہ ایک کشادہ اور طویل شاہراہ تھی جس کی دونوں اطراف میں فٹ پاتھ، ہرے بھرے سبزے، اونچے چناروں کی ہمراہی تھی اور مختلف سرگرمیوں میں ملوث بہت سے لوگ بھی۔ اس لئے تیز قدموں سے چلتے ہوئے احمد کا دھیان بار بار ان لوگوں اور منظروں کی طرف جا رہا تھا مگر اس کی امی بار بار اسے سفر کرتے ہوئے راستے میں نہ رکنے کی نصیحت کر رہی تھیں۔

'بیٹے۔۔۔ جو لوگ اور منظر منزل کو بھلانے یا کھونے کا موجب بنیں وہ حقیقت نہیں بلکہ راستے کے سراب ہوتے ہیں۔۔۔ منزل کو پانا ہو تو ان سرابوں سے بچنا چاہئے۔۔۔ اپنی منزل پہ پہنچنے کے لئے ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے۔۔۔ اس سے پہلے کہ زندہ انسانوں کا خون پینے والے گدھ آ جائیں چلتے رہو اور اپنا مقصد مت بھولو۔' فاطمہ نے احمد کا ہاتھ پکڑا تھا مگر احمد انہماک کے ساتھ مسلسل اردگرد دیکھے چلا جا رہا تھا۔

'امی! وہ دیکھیں کتنے اچھے لوگ ہیں۔۔۔ انگریز لگتے ہیں۔۔۔ ہمارے لوگوں لے انٹرویو کر رہے ہیں۔۔۔ سنیئے وہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ وہ انسانی حقوق کی بات کر رہے ہیں امی۔۔۔ میں ان کو اپنے دوستوں کے بارے میں بھی بتاؤں گا۔۔۔ یہ ضرور ہمارے لیئے کچھ کریں گے۔۔۔ آخر ہم بھی تو بچے ہی ہیں ناں اور سب کی طرح ہمارے بھی حقوق ہیں۔' احمد کی بات سن کر ایک طنزیہ مسکراہٹ فاطمہ کے چہرے پہ پھیل گئی مگر اس نے کچھ کہنے سے گریز کیا اور غصیلی اور طنزیہ نظروں سے فٹ پاتھ کی دوسری طرف اس بوڑھے انگریز کو دیکھا جو مائیک ہاتھ میں تھامے ہوئے کچھ لوگوں کا انٹرویو کر رہا تھا۔

'امی! ایک منٹ رکیں! میں ان نیک اور بوڑھے انکل سے آٹوگراف لے آؤں!' احمد رک کر متاثر ہوتے ہوئے کر بولا۔

'احمد! میں نے کیا سمجھایا تھا؟ یہ سب سراب ہے۔۔۔ ان کا کوئی بھی عمل اور کوشش ہمارے لئے نہیں ہے! ہمیں اپنے لیئے جو بھی کرنا ہے وہ خود کرنا ہے۔۔۔ تمہیں اپنا مقصد یاد ہے ناں؟' فاطمہ نے پیار سے ایک بار پھر اس کی سرزنش کی۔

'مجھے یاد ہے امی! اس شاہراہ کے آخر میں ایک بہت بڑا اور آسمان کو چھوتا، مضبوط آہنی دروازہ ہے۔ ہمیں ہر حال میں اس تک پہنچنا ہے اور اس پہ دستک دینی ہے۔' احمد نے عزم کے ساتھ اپنا مقصد دہرایا تھا۔

ابھی احمد کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ اچانک فضا میں خوفناک جنگی طیاروں کی آوازیں گونجنے لگیں جن کی زوردار گھن گرج نے آس پاس کے سب لوگوں میں سراسیمگی پھیلا دی اور وہ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف آگ اور تباہی ناچنے لگے اور انسانی چیخیں گونجنے لگیں۔ خوفناک بمباری ہو رہی تھی اور چاروں طرف مسلسل دھماکے ہو رہے تھے!

'بھاگو احمد بھاگو۔۔۔!' فاطمہ نے چیخ کر کہا تھا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر بھاگنے لگی۔ احمد نے بھاگتے ہوئے اردگرد دیکھا۔ آس پاس بہت سے لوگوں کو خون میں لت پت زمیں پہ گرے دیکھ کر وہ، بہت خوف زدہ ہو کر رونے لگا۔

'گھبراؤ نہیں میرے بچے۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ وہ دروازہ دور نہیں ہے۔۔۔ ہمیں وہاں پہنچنا ہے اور اپنے حصے کی دستک دینی ہے۔۔۔ اپنا حق ادا کرنا ہے!'

فاطمہ اب احمد کا ہاتھ تھامے تقریباً اسے گھسیٹتی ہوئی بھاگ رہی تھی!

اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔۔۔ کہیں بالکل پاس کوئی بم گرا تھا!

فاطمہ کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ زمین پہ گر گئی۔۔۔ احمد کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا!

ہر طرف دھواں اور بارود کی بو پھیل گئی۔۔۔ اردگرد کچھ نظر نہ آتا تھا!

گرد چھٹی تو فاطمہ کو محسوس ہوا کہ اس کے ماتھے اور جسم کے مختلف حصوں سے خون بہہ رہا تھا مگر وہ اپنے زخم بھول کر چیختی ہوئی دیوانہ وار اپنے لختِ جگر کو ڈھونڈ رہی تھی!

'احمد۔۔۔ احمد۔۔۔ کہاں ہو بیٹے۔۔۔ مجھے آواز دو۔۔۔ وہ بڑا دروازہ بالکل سامنے ہے!'

مگر احمد کہیں نہیں تھا اور ہر طرف تباہی کا راج تھا! بے شمار لوگوں کے اجسام ٹکڑوں اور لوتھڑوں میں تقسیم ہو کر ہر طرف بکھرے ہوئے تھے!

کتنی ہی دیر وہ ہمت ہارے بغیر روتی ہوئی احمد کو ڈھونڈتی رہی!

اور پھر اسے اسی بڑے دروازے کی چوکھٹ پر اوندھے منہ پڑے ہوئے اپنے احمد کی پشت نظر آ گئی!

وہ تڑپ کر اس کی طرف بھاگی۔ اس کی نیلی شرٹ کا رنگ خون کی سرخی تلے چھپ چکا تھا۔ اس کی پشت پر لگے بیگ سے تمام چیزیں باہر نکل کر آس پاس بکھری ہوئی تھی۔۔۔ جس ٹیڈی بیئر کو سینے سے لگائے بغیر وہ کبھی نہیں سوتا تھا وہ احمد کے ہی خون میں لتھڑا اس کے پاس پڑا حسرت بھری نگاہوں سے اپنے بغیر گہری نیند سوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ احمد کا ننھا سا بیجان ہاتھ دروازے پہ ایسے رکھا ہوا تھا جیسے اس پر دستک دے رہا ہو۔۔۔! فاطمہ نے پاگلوں کی طرح اس کے دل کی دھڑکن سننی کی کوشش کی اور کوئی آواز نہ پا کر اس سے لپٹ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔

فاطمہ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے اس دروازے کی طرف دیکھا جس پر جلی حروف سے 'اقوام متحدہ' لکھا ہوا تھا جس کے بند دروازے پر ایک اور ننھے فلسطینی نے اپنے حق کی صدا بلند کرتے ہوئے اس پر اپنے حصے کی بے مراد دستک دے دی تھی!!!

☆☆☆

۔۔شرح نما۔۔

ان پرندوں کو ترا پاس بہت ہے صیّاد
اذنِ پرواز بھی دے موقعِ پرواز کے ساتھ

● امیر مہدی

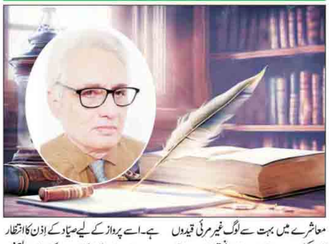

● نغمہ آمیر، برمنگھم۔ برطانیہ

"امیر مہدی میرے بابا ہیں، ممکن ہے کہ ادبی حلقوں میں یہ بات کم ہی لوگ جانتے ہوں۔ ان کی کلیات بہت جلد "آشوب" کے عنوان سے منظر عام پر آنے والی ہے، جو ان کے چار مجموعوں پہلی کرن، تزئین، سراب، اور شکستِ ساز پر مشتمل ہے۔ زیرِ تفہیم شعر ان کے مجموعے 'شکستِ ساز' سے ماخوذ ہے۔ بابا کے اصرار پر، مَیں ان کے اس شعر کی، جو غزل کا غالباً آخری شعر ہے، شرح اور تجزیہ کرنے کی جسارت کر رہی ہوں۔ یہ غزل بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع میں ہے، جس کے ارکان ہیں: فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فُعِلات۔"

بابا، امیر مہدی کا یہ مختصر مگر جامع شعر، جس میں کہا گیا ہے:

ان پرندوں کو ترا پاس بہت ہے صیّاد
اذنِ پرواز بھی دے موقعِ پرواز کے ساتھ

فوراً نظر میں ایک سادہ منظر پیش کرتا ہے، لیکن اس کے اندر چھپی معنوی گہرائی اور فلسفیانہ وسعت اسے اردو شاعری کے نمایاں اشعار کی فہرست میں رکھتی ہے۔ اس شعر میں دو مصرعے، جو بظاہر صرف پرندے اور شکاری کے تعلق کی عکاسی کرتے ہیں، دراصل انسانی نفسیات، سماجی اور سیاسی رویوں، اور آزادی کے تصورات کے بارے میں گہری بصیرت فراہم کرتے ہیں، اس شعر میں مختصر الفاظ میں ایک ایسا استعارہ پیش کیا گیا ہے جو عالمی سطح پر انسانی تجربات، محدودیت، اختیار اور ذمہ داری کی متنوع جہتوں کو سمونے کی طاقت رکھتا ہے۔

لفظی سطح پر دیکھیں تو "پرندے" کو محض پرندوں کے طور پر بھی لیا جا سکتا ہے، مگر ادبی معنوں میں یہ انسانی روح، محکوم یا محدود حالات میں رہنے والے افراد، یا وہ شخصیات ہیں جو اپنی فطرت کے مطابق پرواز کرنے کی خواہش رکھتی ہیں مگر بیرونی یا اندرونی وجوہات کی بناء پر پابند ہیں۔ "صیّاد" وہ طاقتور یا بالادست فریق ہے جو محدودیت پیدا کرتا ہے، خواہ وہ ریاست ہو، سماجی دباؤ ہو، معاشرتی توقعات ہوں یا کوئی شخصی تعلقات میں تسلط قائم کرنے والا عنصر۔ شاعر اس استعارے کے ذریعے اختیار اور قید کے درمیان تعلق کو نہایت باریک بینی سے اجاگر کرتا ہے۔

شعر کے پہلے مصرعے "ان پرندوں کو ترا پاس بہت ہے صیّاد" میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ صیّاد کے پاس پرندوں پر غالب رہنے کی قدرت اور اختیار ہے، یعنی وہ ان پر احاطہ رکھتا ہے، یا انہیں کسی حد تک کنٹرول میں رکھتا ہے۔ یہاں "پاس" کا لفظ نہ صرف قبضے کی نمائندگی کرتا ہے بلکہ ایک طرح کی ذمہ داری یا طاقت کا احساس بھی دیتا ہے۔ دوسری جانب، مصرعہ "اذنِ پرواز بھی دے موقعِ پرواز کے ساتھ" محض اجازت دینے کی سطح سے آگے بڑھ کر حقیقی آزادی کے حصول کی شرط بیان کرتا ہے۔ شاعر اصرار کرتا ہے کہ اگر واقعی اختیار رکھنے والے فرد یا طاقتور شخص کے پاس اس کا حق ہے تو وہ صرف زبانی اذن نہیں دے، بلکہ عملی مواقع فراہم کرے تاکہ آزادی حقیقی معنوں میں تجربہ کی جا سکے۔ اس چھوٹے سے شعر میں ایک ایسی بصیرت چھپی ہے جو انسانی فطرت، سماجی تعلقات، سیاسی ڈھانچوں اور نفسیاتی رویوں کے ساتھ مربوط ہے۔

یہ شعر مختلف زاویوں سے سمجھنے پر کئی سطحوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ سب سے پہلے سیاسی زاویہ دیکھا جائے تو یہ حکمران یا طاقتور افراد کے رویوں کی تنقید کرتا محسوس ہوتا ہے۔ اکثر اوقات ریاست یا معاشرتی طاقتیں افراد کو زبانی یا قانونی طور پر آزادی دینے کا دعویٰ کرتی ہیں، مگر عملی حالات یا ڈھانچے ایسے ہیں کہ وہ آزادی استعمال نہیں کر سکتے۔ آئینی حقوق، جمہوری قوانین، یا معاشرتی آزادی کے وعدے دینے کے باوجود عملی مواقع کا فقدان موجود ہوتا ہے، اور یہ شعر بالکل اسی تضاد کو اجاگر کرتا ہے۔ صرف اذن دینا کافی نہیں، بلکہ وہ ماحول یا حالات بھی پیدا کرنا ضروری ہیں جہاں انسان حقیقی معنوں میں آزاد ہو سکے۔ یہ منظر آج کے معاشروں میں بھی نہایت واضح ہے جہاں متعدد افراد یا گروہ رسمی طور پر آزاد تو ہیں مگر عملی طور پر مختلف پابندیوں، سماجی دباؤ یا خوف کی وجہ سے محدود ہیں۔

دوسرا زاویہ سماجی اور ثقافتی سطح کا ہے۔ جدید معاشرے میں بہت سے لوگ غیر مرئی قیدوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ خاندانی توقعات، سماجی رسومات، طبقاتی پابندیاں، یا سماجی دباؤ کے باعث وہ اپنی فطرت کے مطابق عمل نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ بظاہر آزاد ہیں، مگر ان کی آزادی کسی نہ کسی طور مشروط یا محدود ہے۔ شاعر نے پرندے کے تصور کو استعمال کر کے یہ عکاسی کی ہے کہ صرف دروازہ کھلا ہونا یا زبانی اجازت ہونا آزادی کی ضمانت نہیں ہے، بلکہ آزادی کے استعمال کے لیے موقع اور ماحول کی ضرورت ہے۔ اس زاویے سے یہ شعر نہ صرف سیاسی یا سماجی بلکہ نفسیاتی سطح پر بھی معنوی گہرائی رکھتا ہے۔

"نفسیاتی زاویے اور انسانی داخلی کیفیات کی بات کریں تو یہ شعر اندرونی غلامی اور اختیار کے تصورات کو واضح کرتا ہے۔ اکثر انسان اپنی آزادی کو بیرونی اجازت یا کسی اختیار کے انتظار میں محدود کر لیتا ہے۔ یہاں پرندہ، جو آزاد ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس اپنی رہائی کے لیے صرف موقع درکار نہیں ہے بلکہ اُس نے اسے اِذنِ صیّاد (شکاری کی اجازت) سے جوڑ لیا ہے، اور موقع ہونے کے باوجود پرواز کی ہمت نہیں کر پا رہا ہے۔ اسے پرواز کے لیے صیّاد کے اِذن کا انتظار ہے، یہ اس بات کا عکاس ہے کہ انسان بعض اوقات اپنی ذات کی طاقت اور فیصلہ سازی سے کتنا دور ہو سکتا ہے۔"

پروین شاکر کے شعر:

قید میں گزرے گی جو عمر بڑے کام کی تھی
پر میں کیا کرتی کہ زنجیر تیرے نام کی تھی

اس نفسیاتی اور تعلقاتی محدودیت کی عکاسی کرتا ہے جہاں ظاہری تعلق موجود ہونے کے باوجود آزادی کسی دوسرے کے اختیار سے مشروط رہتی ہے۔ یہی وہ کیفیت ہے جو امیر مہدی (بابا) کے شعر میں چھپی ہوئی ہے: پرندہ آزاد ہو سکتا ہے مگر اپنی عادت، تعلق یا خوف کی وجہ سے پرواز کو مسترد یا ملتوی کرتا ہے۔

کلاسیکی اور معاصر شعرا کے تناظر میں یہ شعر مزید روشن ہو جاتا ہے۔ غالب کے شعر میں جہاں قیدِ حیات اور محدودیت کو فلسفیانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، وہی تصور یہاں پر عملی اور استعاراتی سطح پر آتا ہے۔ غالب میں زندگی اور قید کے درمیان وجودی تضاد موجود ہے جبکہ امیر مہدی (بابا) نے اس تضاد کو انسانی نفسیات اور سماجی حالات کے ساتھ جوڑا ہے۔ فیض احمد فیض کے شعر، جس میں قید اور آزادی کے درمیان تعلق کی بات کی گئی ہے، اس شعر کے فلسفے کے ہم آہنگ ہے، خاص طور پر وہاں جہاں اظہار اور عملی آزادی کے درمیان تضاد واضح ہوتا ہے۔ ناصر کاظمی کے شعر، جو پرندے اور پنجرے کے استعارات سے انسانی یادوں اور داخلی قید کی کیفیت بیان کرتے ہیں، بھی اسی تصور کو تقویت دیتا ہے۔ پروین شاکر کے حوالے سے یہ شعر تعلقات کی سطح پر آزادی اور اختیار کی نفسیاتی پیچیدگیوں کو اجاگر کرتا ہے۔

یہ شعر جدید دور میں اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ آج کے معاشروں میں افراد کو آزادی کا اعلان تو دیا جاتا ہے، مگر عملی مواقع یا ماحول کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ آزادی محض دکھاوا رہ جاتی ہے۔ میڈیا، سوشل نیٹ ورک، جمہوری قوانین اور معاشرتی نظام میں ظاہر ہونے والی آزادی اکثر مشروط اور محدود ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ رسمی طور پر آزاد ہیں، مگر معاشرتی دباؤ، خوف، مالی یا پیشہ ورانہ پابندیوں کی وجہ سے حقیقی معنوں میں آزادانہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اس تناظر میں امیر مہدی (بابا) کا شعر نہ صرف سیاسی و سماجی حقیقت کو بے نقاب کرتا ہے بلکہ انسانی نفسیات کے داخلی تضاد کو بھی واضح کرتا ہے۔

مزید برآں، یہ شعر انسانی اختیار اور ذمہ داری کے فلسفے کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ آزادی صرف اذن دینے یا دروازہ کھولنے تک محدود نہیں، بلکہ حقیقی آزادی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب اختیار اور مواقع دونوں موجود ہوں اور فرد ان کا شعوری ادراک کرے۔ یہ شعری تصور انسانی فطرت اور سماجی تعلقات میں موجود تضاد کو نہایت باریک بینی سے بیان کرتا ہے۔ پرندے کا تصور اور صیاد کا کردار محض تشبیہ نہیں بلکہ انسانی تجربے اور اجتماعی زندگی کے پیچیدہ نظام کی نمائندگی کرتے ہیں، جس میں اختیار، پابندی اور داخلی و خارجی قیدیں باہم جڑی ہوئی ہیں۔

یہ شعر ادبی جمالیات کے اعتبار سے بھی قابلِ تحسین ہے۔ مختصر اور کم الفاظ میں شاعر نے نہ صرف ایک منظر بلکہ متعدد سطحوں پر معنی پیدا کر دیے ہیں۔ استعارہ، کنایہ، تضاد اور بلاغت کے پہلو یکجا ہو کر اس شعر کو صرف تشبیہی بیان نہیں بلکہ ایک تنقیدی اور فکری شاہکار بناتے ہیں۔ ہر لفظ، ہر ترکیب، اور ہر مصرعہ شعور اور غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ یہ نہ صرف شعر کے قارئین کو جمالیاتی لذت دیتا ہے بلکہ فکری اور فلسفیانہ غور و فکر کے لیے بھی مواد فراہم کرتا ہے۔

امیر مہدی (بابا) کا یہ شعر اردو ادب میں آزادی، اختیار، قید اور انسانی نفسیات کے تعلقات کے بارے میں ایک نادر اور گہرا مطالعہ پیش کرتا ہے۔ یہ شعر محض سیاسی یا سماجی تناظر میں نہیں بلکہ انسانی نفسیات، تعلقات، اور داخلی آزادی کے فلسفے میں بھی نمایاں اہمیت رکھتا ہے۔ مختلف کلاسیکی اور معاصر شعرا کے حوالے سے اس کی تقابلی وضاحت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شاعر نے نہایت مختصر اور سادہ زبان میں وسیع معنوی وسعت پیدا کی ہے، جو آج کے جدید دور میں بھی اپنی فکری اور ادبی اہمیت برقرار رکھتی ہے۔

☆☆

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

غزل

● ضیا تقوی لکھنؤ۔ انڈیا

طینت میں جس بشر کی شرافت کی خو نہ ہو
وہ ایسا گل ہے جس میں کوئی رنگ و بو نہ ہو
گر آدمی کے قلب میں ذوقِ نمو نہ ہو
کس کام کی حیات اگر ایسی خو نہ ہو
بے کیف ہے حیات ترے ذکر کے بغیر
سونی ہے بزم جس میں تری گفتگو نہ ہو
تیرا خیال، تیری تمنّا، تری تلاش
وہ دل ہی کیا کہ جس میں تری جستجو نہ ہو
تیرا رخِ حسین ہے یا چودھویں کا چاند
تاریک شب وہ ہوگی جو تو رو برو نہ ہو
ہم نے تو آج تک نہیں دیکھا بشر کوئی
احباب سب ہوں اس کے کوئی بھی عدو نہ ہو
بزمِ طرب میں عیش کے ساماں ہوں سب مگر
لطفِ حیات کیا ہے، جو پہلو میں تُو نہ ہو
مثلِ ملک بتائے گی دنیا تجھے ضیا
حرص و ہوس کی دل میں اگر آرزو نہ ہو

غزل

● ذاکر حسین حسینی ذاکر

وہ دل نہیں ہے جس میں تری آرزو نہ ہو
وہ گل نہیں نصیب جسے رنگ و بو نہ ہو
دل جیتنے کو یار کا جاتا ہے بزم میں
کوشش میں کامیاب خدایا عدو نہ ہو
آتا نہیں ہے شعر مرے ذہن میں کوئی
جب تک کہ وہ حسین مرے روبرو نہ ہو
دنیا پہ دل کی بات نہ کھل جائے اس لئے
نظروں سے ہو زباں سے اگر گفتگو نہ ہو
باقی شبِ فراق ہے دل ہو گیا تہی
پھر آنکھ کیسے روئے جو دل میں لہو نہ ہو
اے رب ہمارے دل میں بھی آ کر قیام کر
اوقات اس کی کیا ہے کہ جس دل میں تو نہ ہو
ذاکرؔ عمل سے بنتے ہیں انسان ذی وقار
زندہ نہیں وہ لوگ جنہیں جستجو نہ ہو

☆☆

مردانی

● راجیو پرکاش
ساحر، 20/84، رنگ روڈ اندرا نگر لکھنؤ

"تیرے ماتھے پہ یہ آنچل بہت ہی خوب ہے لیکن، تو اس آنچل سے ایک پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا"۔

مجاز کا یہ شعر نصیین نے سنا تھا یا نہیں سنا تھا، پڑھا تھا یا نہیں پڑھا تھا، یہ تو نہیں معلوم لیکن نصیین جب اپنے ارکشہ میں سواری ڈھوتی سرائے مالی خاں سے نخاس تراہے تک جانے والی سڑک پر پھیرے لگاتی تو اس کا دوپٹا ضرور پرچم کی طرح لہراتا رہتا تھا۔

نصیین رحمت میاں کے بیٹے حسن مجاور کی بیوی تھی۔ جب اس کا نکاح ہوا تھا تب اس کی عمر محض سترہ (17) سال کی تھی۔ حسن مجاور درگاہ کے احاطے میں دن رات مستی میں پڑے ہوئے گانجے کے نشے میں دھت رہتا تھا۔ رحمت میاں کا گھر ضرور مجاوروں کے علاقے میں تھا لیکن بہ ذاتہ خود رحمت میاں کا ذرائع معاش ٹیمپوں چلانا تھا۔ جب ضعیفی کا دور قریب آیا اور صحت جواب دینے لگی تب رحمت میاں نے اپنی جمع پونجی سے اور قرض لے کر ایک ارکشہ نکل وایا، اس امید سے کی شاید حسن میاں ارکشہ کی بدولت اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں۔ مگر ایسا ہو نہ سکا۔ حسن میاں نشے کی لت میں ایسا ڈوبے کی پھر ابر نہ سکے۔ رحمت میاں نے ارکشہ کوٹے پر چلوانے کی کشش کی لیکن ڈرائوروں کی بے ایمانی اور لاپرواہی کے چلتے انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ رحمت میاں نے تھک ہار کر ارکشہ گھر پر کھڑا کر دیا۔ اب ان کے یہاں کھانے کے لالے پڑنے لگے۔ ان بیحد مایوس کن حالات میں پچیس سالہ تین بچوں کی ماں نصیین میدان میں اُتری اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے میدان مار بھی لیا۔

آج کل کبھی نصیین تو کبھی اس کی سہیلی سرلا، باری باری سے یا پھر کبھی ایک ساتھ بھی، صبح سے شام تک ارکشہ چلاتی ہیں۔ چوک علاقے کے تمام ارکشہ چلانے والو نے نصیین اور سرلا کو رضیہ سلطانہ اور جھانسی کی رانی کے لقب سے نواز رکھا ہے۔ سرلا رجوں بویا کی بہو تھی۔ وہ تقریباً نصیین کی ہم عمر ہی تھی۔ دو بچوں کی ماں تھی اور اسی کشتی میں سوار تھی جس میں کی نصیین سوار تھی۔ یعنی سرلا کا پتی اوتار ایک نمبر کا جوواری، شرابی اور نکمہ آدمی تھا۔ ایک وقت تھا جب وہ سرلا کو آئے دن کوٹا کرتا تھا مگر آج کل وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ دراصل نصیین اور سرلا کی ملاقات بھی اوتار کی ہی وجہ سے ہوئی تھی۔ سرلا کی کوٹھری مالی خاں سرائے کی ایک گلی میں تھی۔ ایک روز شام کے وقت نصیین بکنگ کی سواری چھوڑ کر سرلا کی گلی سے گزر رہی تھی۔ اوتار اپنی کوٹھری کے باہر گلی میں اپنی بیوی سرلا کی بڑی بے رحمی سے دھنائی کر رہا تھا۔ سرلا روتی چلاتی مار سے بچنے کے لئے چھٹپٹا رہی تھی۔ سرلا کے بچے اپنی دادی کی گودی میں دبکے بلک بلک کر آنسو بہا رہے تھے۔ سرلا کی ساس دوہائی دے دے کر اپنے بیٹے سے سرلا کو چھوڑ دینے کی گہار لگا رہی تھی۔ محلے والے چھوٹا موٹا مجمع لگا کر تماشا دیکھ رہے تھے جس کی وجہ سے گلی جام ہو گئی تھی۔ مجبوراً نصیین کو ارکشہ روک کر اترنا پڑا۔ قریب پہنچ کر نصیین نے جب اوتار کے ظلم و ستم کا نظارہ دیکھا تو اس کا پارا ساتویں آسمان پر جا پہنچا اس نے اؤ دیکھا نہ تاؤ بس دو لاتیں جما کر اوتار کے پچھواڑے پر دے ماری اور پھر کالر پکڑ کر پٹخ دیا اسے زمین پر۔

"سرو، شرم نہیں اوت ہے جورو پر ہاتھ اُٹھاوت ہوائے ڈوب مر موئے چلو بھر پانی ما"، نصیین چیخی اور پھر چلی نصیین کی چپلیں اوتار کی کھوپڑی پر۔

۲

بس پھر کیا تھا، اوتار کا نشہ ہیرن ہو گیا اور وہ لگا نصیین کے پیروں میں گر کر معافی مانگنیں "ارے بھوجی معاف کرر غلطی بھئی"۔

ایسی دھاکڑ ہیں ہماری نصیین میڈم۔ بس اسی دن سے نصیین اور سرلا پکی سہیلی بن گئی اور جلد ہی یہ دوستی پارٹنرشپ میں تبدیل ہو گئی اور دونوں ساتھ مل کر ارکشہ چلانے لگی۔ نصیین کی سوہبت کا اثر سرلا پر یہ ہوا کی اوتار کی اب یہ ہمت نہ تھی کی وہ سرلا کو ہاتھ بھی لگا سکے۔ ایک آدھ بار اس نے حماقت کرنے کی کوشش کی بھی تو سرلا نے اسے ایسا خبردار کیا کی وہ بھیگی بلی بن کر رہ گیا۔ یوں نصیین اور سرلا کی مفلسی میں غرق زندگیوں میں پریشانیوں اور دشواریوں کی کمی تو نہیں تھی لیکن پھر بھی دونوں ایک دوسرے کا ساتھ پا کر خوش تھیں اور ان کی گزر بسر کم و بیش مزے میں ہو رہی تھی۔ سرلا نصیین کی احسان مند تھی کیونکہ نصیین نے اسے عزت کے ساتھ چار پیسے کمانے کا رستہ دکھایا تھا۔ شاید اسی لئے سرلا بھی پوری امان داری اور لگن سے نصیین کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل رہی تھی اور اپنے بچوں کی پرورش بھی کر رہی تھی۔

ظاہر ہے نصیین کی یہ دبنگئی اور خود مختاری شروع سے ہی مردانہ معشرے کے چند کوڑ مغز اور تنگ ذہن مردوں کو پھوٹی آنکھ نہیں سہاتی تھی۔ وہ رحمت میاں سے شکایت کرتے تھے،

"رحمت میاں آپ کی بہو کے یہ لچھن یہ تیور ہرگز مناسب نہیں ہیں۔ کینچی کی طرح زبان چلتی ہے نصیین کی، جس تس سے پنگہ مول لے بیٹھتی ہے"۔

رحمت میاں مسکرا کر جواب دیتے۔ "اماں میاں، حق بات پر پنگہ لیتی ہے نصیین، حق بات پر کھری کھوٹی سناتی ہے سچ بولتی ہے، ہماری بہو"۔

کہنے والے کہتے،

"سارا دن مردوں کے بیچ بے پردہ گھومتی پھرتی ہے نصیین۔ یہ حرکتیں ٹھیک نہیں ہیں، عورت گھر کی چار دواری اور حجاب میں ہی محفوظ ہے رحمت میاں"۔

رحمت میاں فخر سے جواب دیتے "گھومتی پھرتی نہیں ہے میاں، نصیین تو محنت سے حلال کی روزی روٹی کما کر میری اور بچوں کے پیٹ کی آگ بجھاتی ہے۔ گھر کا چولہا گرم رکھتی ہے۔ جس کی یہ ذمہ داری تھی، وہ بدذات بدنصیب میرا بیٹا تو نشاخوری میں برباد ہو رہا ہے۔ اور ہاں میری بہو کی فکر نہ کرو میاں، وہ تو اپنی غیرت، حوصلے اور عزم کے حجاب میں معفوظ بھی ہے اور باوقار بھی ہے۔ رکھو اپنا مشورہ اپنے پاس میاں، "چلو ہٹو بھائی رستہ چھوڑو، میری نماز کا وقت ہو گیا ہے"۔

اس دن دھوپ میں شدت بہت تھی۔ دو پہر تپ رہی تھی۔ تنگ سڑک پر بے صبروں کی بھیڑ اور شور غل ہی شور غل تھا۔ ہر طرف بھاگم بھاگ مچی ہوئی تھی اور ٹریفک رینگ رہا تھا۔ اتفاق سے اس دن دونوں ارکشہ میں ساتھ ساتھ تھیں۔ سرلا ارکشہ چلا رہی تھی اور نصیین باجو میں بیٹھی تھی۔ ارکشہ میں پیچھے سواریاں بیٹھی تھیں۔ ارکشہ خرامعہ خرامعہ بھیڑ اور ٹریفق میں رستہ بناتا چلا جا رہا تھا۔

اتنے میں ایک رئیس زادہ رنگ باج لکھنؤوا بکیت ٹائپ نوجوان جو اپنی سوپر ٹیک ہائی اسپیڈ مہنگی بائک پر سوار تھا اور شاید وہ تیزی سے آگے جانا چاہ رہا تھا نے اپنی بائک سہیلوں کے ارکشہ سے ٹکرا دی۔ ارکشہ چونکہ دھیمی رفتار سے چل رہا تھا اسی لئے شاید سرلا نے بیحد ہنر

۳

مندی سے اس پر قابو قائم رکھا اور اسے روک لیا۔ لیکن گل فام بائک سوار چونکہ گھوڑے پر سوار تھا اسی لئے توازن کھو کر بائک سمیت سڑک پر چاروں کھانے چت ہو گیا۔ حالانکہ غلطی اسی کی تھی پھر بھی وہ تمتمایا، کھسیایا اُٹھا اور لگا اول فول بکنے۔ جب سرلا نے پلٹ کر ڈپٹا تو نوجوان بدتمیزی پر اُتر آیا اور سرلا کے بال پکڑ کر اسے گھسیٹنے اور نیچے گرانے کی کوشش کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر نصیین کے تن بدن میں تو جیسے آگ لگ گئی۔ وہ بجلی کی تیزی سے ارکشہ سے اُتری اور میدان جنگ میں کود پڑی۔ پلک جھپکتے ہی اس نے کھینچ کر دو لاتے سامنے سے نوجوان کی کمر کے نیچے جڑ دی۔ وار نشانے پر پڑا۔ نوجوان شوہدے کو دن میں تارے نظر آنے لگے، وہ بلبلا اُٹھا۔ پھر تو دونوں سہیلیاں اس شوہدے پر شیرنیوں کی طرح ٹوٹ پڑی۔ نوجوان نے موقع واردات سے نو دو گیاہ ہو جانے میں ہی اپنی عافیت جانی۔ نصیین اور سرلا اپنے لبوں پر فاتح مسکان لئے سواریوں سے لدی ارکشہ کے ساتھ منزل کی جانب روانہ ہو گئیں۔ دیکھنے والے دانتوں تلے اُنگلی دبائے دیکھتے رہ گئے۔

"واہ جی واہ، کیا مردانی زنانہ ہیں صاحب"۔

نصیین اور سرلا کی سانولی رنگت اور معمولی نین نقش اعتماد کی تمکنت میں کتنے خوبصورت معلوم دے رہے تھے۔

☆☆☆

غزل

● سید عابد نذر. نظر.

صحرا نورد ہو گیا اور دربدر ہوا
شیرازۂ حیات جو زیر و زبر ہوا
اپنی شکستگی کا میں کیوں کر بیان کروں
میرا یہ جسم مثلِ شکستہ شجر ہوا
حیران تھے خلاؤں کو تسخیر کر کے لوگ
دارالاماں جو مرکزِ برق و شرر ہوا
ہم درد جو تھے ساتھ، مرا چھوڑتے گئے
جو تھا رقیب میرا، وہی چارہ گر ہوا
حالات نے کچھ ایسے مسلسل کیے ہیں وار
دل پارہ پارہ ہو گیا، ٹکڑے جگر ہوا
تقدیر لے کے آیا تھا اپنی علحدگی
قطرہ جو بطنِ سیپ میں پہنچا، گہر ہوا
موسیٰ یہ چاہتے تھے کہ دیکھیں جمال کو
اس کا مشاہدہ تو انہیں طور پر ہوا
معشوق توڑتا رہا عہدِ وفا مگر
لیکن سوال آگہیٔ عشق پر ہوا
کوئی خراش آنے نہ دی اس کے جسم پر
محبوب کے میں اس طرح سینہ سپر ہوا
کچھ لوگ آزمائے گئے زیرِ تیغ بھی
میثم کا امتحان مگر دار پر ہوا
جس نے فصیلِ وقت پہ روشن کیے چراغ
میری نظر میں شخص وہی معتبر ہوا
دستِ طلب میں تیشۂ پُرنور تھا نظر
اس واسطے دعاؤں میں میری اثر ہوا

براہ مہربانی
ادبی تصنیفات، مضامین، افسانے، شاعری، خط و کتابت وغیرہ درج ذیل ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
● امیر مہدی، برمنگھم، یوکے (میگزین انچارج)

کتاب سنیمائی چہرے: ایک فکری اور تہذیبی مطالعہ

● ابوشحمہ انصاری
سعادت گنج، بارہ بنکی

اردو سنیما اور ادب کے باہمی رشتے پر سنجیدہ تحقیق اور فکری مطالعہ آج کے زمانے میں نہایت اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ فلمی دنیا کو محض تفریح کا ذریعہ سمجھنے کے بجائے اس کے تہذیبی اور ادبی پس منظر کو جاننا ایک علمی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر منتظر قائمی کی مرتب کردہ کتاب سنیمائی چہرے [illegible]

تصویر ادھوری رہتی ہے۔ کتاب کا ہر مضمون نہ صرف سنیما کی فنی جہات کو بیان کرتا ہے بلکہ اردو ادب کی گہری روایات اور ہندوستانی سماج کے تہذیبی رشتوں کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

ابتدائی مضمون "سنیما میں تاریخ اور سنیمائی تاریخ" کتاب کے فکری زاویے کو واضح کرتا ہے۔ اس میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ فلم محض ایک تفریحی مظہر نہیں بلکہ تاریخ کے سفر کا گواہ بھی ہے۔ پردۂ اسکرین پر دکھائی دینے والے کردار، کہانیاں اور مناظر کسی نہ کسی عہد [illegible]

فلمی مکالموں میں بھی ہندوستانی سماج کی حقیقتوں کو بڑے فکری انداز میں پیش کیا۔ فلم گنگا جمنا اور دیگر تخلیقات میں ان کا قلم سماجی انصاف اور عوامی احساس کی علامت بن کر ابھرتا ہے۔

کے آصف کے حوالے سے تحریر "کے آصف کا فلمی سفر" قاری کو اس خلاق ہدایت کار کی تخلیقی جستجو سے روشناس کراتی ہے جن کی فلم مغلِ اعظم نے نہ صرف سنیما کی تاریخ بدلی بلکہ اردو زبان کی لطافت اور مکالمے کی قوت کو بھی نئی شناخت دی۔ ان کے فلمی سفر کو جس طرح [illegible]

لے جاتا ہے جہاں لفظ اور لحن مل کر ایک طلسم پیدا کرتے ہیں۔

کتاب میں شامل "راہی کے آدھا گاؤں میں معاشرتی کشمکش" میں سماج کی طبقاتی تقسیم اور انسانی رشتوں کی الجھنوں کا بیان نہایت فنی نزاکت سے کیا گیا ہے۔ یہ مضمون اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ سنیما محض کہانی سنانے کا فن نہیں بلکہ سماجی حقیقتوں کو پرکھنے کا ایک موثر وسیلہ بھی ہے۔

اسی طرح "ساحر لدھیانوی کی شاعری میں عورت" ایک ایسا [illegible]

بتاتی ہے کہ فلم کیسے کسی خطے کی ثقافت کو زندہ رکھتی ہے۔

ہندوستانی سنیما کے عالمی قد کے فلم ساز پر لکھا گیا مضمون "ستیہ جیت رے اور ان کی فلمیں" اس عظیم ہدایت کار کے فن، حقیقت پسندی اور عالمی معیار کو خراج عقیدت ہے۔ ان کی فلمیں نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں حقیقت نگاری کی نئی پہچان بنی ہیں۔

کتاب کے آخری حصے میں مضمون "تہذیب اودھ کا سفیر: مظفر علی" اور "واجد علی شاہ اور اردو ڈرامہ" قاری کو اودھ کی تہذیبی روایت، اس کی موسیقی، رقص اور ڈرامائی شان سے روشناس کراتے ہیں۔ مظفر علی کی فلمیں اودھ کے لطیف مزاج اور اردو تہذیب کا عملی اظہار ہیں جبکہ واجد علی شاہ کی ڈرامائی خدمات اردو کے اس سنہرے عہد کی یاد [illegible]

لالو یادو کے بیٹوں کا وقار داؤ پر

پٹنہ:(یو این آئی) بہار اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلے کے تحت ویشالی ضلع میں 6 نومبر کو ہونے والے انتخابات میں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سربراہ لالو یادو کے بڑے بیٹے تیج پرتاپ یادو اور چھوٹے بیٹے اور مہا گٹھ بندھن میں وزیر اعلیٰ کے امیدوار تیجسوی پرساد یادو کی ساکھ داؤ پر ہے۔ ویشالی ضلع میں آٹھ اسمبلی حلقے ہیں، جن میں راگھوپور، مہوا، ویشالی، حاجی پور، راجا پاکڑ (محفوظ)، پاتے پور (محفوظ)، مہنار اور لال گنج۔ حاجی پور، لال گنج اور پاتے پور (محفوظ) میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی)، ویشالی میں جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو)، راگھوپور، مہوا اور مہنار میں راشٹر جنتا دل (راجد)، اور راجا پاکڑ (محفوظ) پر کانگریس کا قبضہ ہے۔ بہار میں ویشالی ضلع کی ہائی پروفائل راگھوپور اسمبلی سیٹ پر راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے لیڈر تیجسوی یادو اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیڈر ستیش کمار یادو کے درمیان تیسری بار مقابلہ دیکھنے کو ملے گا۔

اس سیٹ پر تیج پرتاپ یادو نے اپنے چھوٹے بھائی تیجسوی یادو کے خلاف جن شکتی جنتا دل سے پریم کمار کو انتخابی میدان میں اتارا ہے، اس قدم سے تیجسوی یادو کی مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ سال 2015 میں تیجسوی یادو

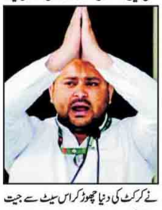

نے کرکٹ کی دنیا چھوڑ کر اس سیٹ سے جیت حاصل کی اور سیاست میں شاندار آغاز کیا تھا، اس وقت جے ڈی یو کے موجودہ رکن اسمبلی ستیش کمار یادو نے بغاوت کا اعلان کرتے ہوئے بی جے پی کا دامن تھام لیا تھا، مسٹر یادو نے سال 2015 کے انتخابات میں بی جے پی کے ستیش کمار یادو کو 22,733 ووٹوں کے فرق سے شکست دی تھی۔ سال 2020 کے اسمبلی انتخابات میں تیجسوی یادو نے دوسری بار راگھوپور سے اپنی قسمت آزمائی، ان کا مقابلہ بی جے پی کے امیدوار اور سابق رکن اسمبلی ستیش کمار یادو سے دوسری بار تھا، تیجسوی یادو نے ستیش کمار یادو کو 38,174 ووٹوں سے شکست دے کر راگھوپور سیٹ دوسری بار اپنے نام کر لی۔ راگھوپور سیٹ کو راجد کے سربراہ لالو پرساد یادو کے کنبے کی روایتی سیٹ مانا جاتا ہے، یہاں سے لالو پرساد، رابڑی دیوی اور تیجسوی یادو بھی جیت چکے ہیں۔ حسن پور کے رکن اسمبلی تیج پرتاپ یادو اس بار اسمبلی انتخابات میں ایک بار پھر مہوا اسمبلی سیٹ پر اپنا 'تیج' دکھانے کے لیے بے تاب ہیں، تیج پرتاپ یادو مہوا اسمبلی سیٹ سے دوسری بار انتخابی میدان میں ہیں۔ سال 2015 کے اسمبلی انتخابات میں تیج پرتاپ نے راجد کے ٹکٹ پر مہوا اسمبلی سیٹ سے جیت حاصل کر کے اپنے سیاسی کریئر کا شاندار آغاز کیا تھا۔ اس انتخاب میں آر جے ڈی کے امیدوار تیج پرتاپ یادو نے ہندوستانی عوام مورچہ کے امیدوار رویندر رائے کو 28,155 ووٹوں کے فرق سے شکست دی تھی، اور نتیش کمار کی قیادت میں بننے والی مہا گٹھ بندھن کی حکومت میں وزیر صحت بنے۔ سال 2020 کے انتخابات میں تیج پرتاپ یادو نے مہوا سیٹ کی بجائے سمستی پور ضلع کی حسن پور سیٹ سے

انتخاب لڑا تھا، اس انتخاب میں آر جے ڈی امیدوار تیج پرتاپ کا مقابلہ اس وقت کے رکن اسمبلی جے ڈی یو کے امیدوار راج کمار رائے سے ہوا تھا، اور تیج پرتاپ یادو نے 21,139 ووٹوں کے فرق سے راج کمار رائے کو شکست دی تھی۔ جب وزیر اعلیٰ نتیش کمار جولائی 2022 میں قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) سے الگ ہو کر مہا گٹھ بندھن میں شامل ہوئے، تو تیج پرتاپ یادو کو ماحولیات، جنگلات اور آب و ہوا کی تبدیلی کا وزیر مقرر کیا گیا۔

اس بار وہ دوبارہ مہوا سیٹ سے انتخابی میدان میں اتر کر اپنے پرانے گڑھ کو دوبارہ فتح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بار ان کے سامنے آر جے ڈی امیدوار اور رکن اسمبلی مکیش روشن کے ساتھ قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی اتحادی جماعت لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے امیدوار سنجے کمار سنگھ بھی میدان میں ہیں، اس طرح مقابلہ دلچسپ اور سخت سمجھا جا رہا ہے۔ مہوا سیٹ تیج پرتاپ یادو کے لیے خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ یہیں سے انہوں نے اپنے سیاسی کریئر کا آغاز کیا تھا، جہاں تیج پرتاپ اس انتخاب میں 'ہیٹرک' بنانے کے ارادہ رکھتے ہیں، وہیں آر جے ڈی سے الگ ہونے کے بعد اپنے آپ کو ثابت کرنے کا چیلنج بھی ہے۔ دوسری جانب سابق وزیر الیاس حسین کی بیٹی اور پیشے سے ڈاکٹر اسماء پروین آزاد امیدوار کے طور پر میدان میں اتری ہیں اور مقابلے کو سہ رخی بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس سیٹ پر 15 امیدوار انتخابی میدان میں ہیں۔

بیگوسرائے: بھیٹ پل کے پاس گزشتہ شام پولیس ٹیم پر شراب کاروباریوں نے حملہ کر دیا، جس میں پانچ اہلکار زخمی ہو گئے۔

چھٹھ کے موقع پر بہار کے لئے 12000 ٹرینیں چلانے کا مودی کا وعدہ جھوٹا نکلا: لالو یادو

پٹنہ:(یو این آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی صدر لالو پرساد یادو نے ہفتہ کو وزیر اعظم نریندر مودی پر خالی وعدے کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ چھٹھ تہوار کے دوران بہار کے لئے 12,000 ٹرینیں چلانے کا ان کا وعدہ جھوٹا نکلا۔ مسٹر یادو نے مسٹر مودی پر بہار کے لوگوں کو چھٹھ تہوار کے لئے ٹرین خدمات کے بارے میں جھوٹے وعدوں کے ساتھ دھوکہ دینے کا الزام لگایا۔ وزیر اعظم مودی کو " جھوٹ کا بے تاج بادشاہ" اور "جملوں کا ماسٹر " قرار دیتے ہوئے مسٹر یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس " پر کہا کہ مسٹر مودی کا یہ دعویٰ کہ چھٹھ تہوار کے دوران ملک میں چلنے والی 13,198 ٹرینوں میں سے 12,000 ٹرینیں بہار میں چلیں گی ایک "سراسر جھوٹ " ہے۔ آر جے ڈی صدر نے مقبول تہوار کے لیے وطن واپس آنے والے تارکین وطن کے لیے ہموار سفری

انتظامات کو یقینی بنانے میں ناکام رہنے پر حکومت پر تنقید کی۔

انہوں نے کہا کہ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) حکومت کے 20 سال کے دوران بھی مرکزی حکومت چھٹھ تہوار کے دوران نقل مکانی سے دوچار بہار کے باشندوں کی نقل و حرکت کے لیے ٹرینوں کا مناسب انتظام کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں بہار کے باشندے ٹرینوں میں غیر انسانی حالات میں سفر کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی یہ غفلت شرمناک ہے۔ مسٹر یادو نے الزام لگایا کہ ڈبل انجن والی حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے بہار کے چار کروڑ سے زیادہ لوگ کام کے لیے دوسری ریاستوں میں چلے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ ترقی پسند اتحاد (یو پی اے) حکومت کے بعد سے این ڈی اے حکومت نے بہار میں کوئی بڑی صنعتیں نہیں لگائی ہیں۔ یہ لوگ بہار مخالف ہیں۔

راجیہ سبھا الیکشن: کچھ لوگوں نے آخری مرحلے پر دھوکہ دیا: عمر عبداللہ

سری نگر:(یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ نیشنل کانفرنس نے جموں و کشمیر میں راجیہ سبھا کی چاروں سیٹیں حاصل کرنے کی مکمل کوشش کی لیکن آخری مرحلے میں کچھ جگہوں پر دھوکہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ راجیہ سبھا سیٹوں میں 3/1 پر کسی کو شکایت نہیں ہونی چاہئے۔ وزیر اعلیٰ نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: '3/1' پر کسی کو شکایت نہیں ہونی چاہئے، ہم نے چاروں سیٹیں حاصل کرنے کی مکمل کوشش کی لیکن جیسا کہ میں نے گذشتہ شام ہی اپنے ٹویٹر پوسٹ میں کہا کہ آخری مرحلے پر کچھ جگہوں سے دھوکہ ہوا'۔ ان کا کہنا تھا کہ جن لوگوں نے دھوکہ دیا ان کے نام اب لگ بھگ سب جانتے ہیں میں ان کو دہرانا نہیں

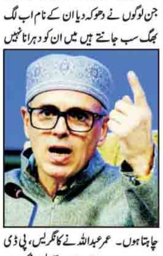

چاہتا ہوں۔ عمر عبداللہ نے کانگریس، پی ڈی پی اور دوسرے ان تمام ارکان اسمبلی کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے نیشنل کانفرنس کے حق میں ووٹ ڈالے۔ انہوں نے کہا:' میں ان تمام خاص کر کانگریس اور دوسرے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے حق میں ووٹ دئے لیکن جنہوں نے آخری مرحلے پر دھوکہ دیا اس پر مجھے افسوس ہے'۔ ان کا کہنا تھا:' مجھے اپنی جگہ تسلی ہے کہ نیشنل کانفرنس کا ایک بھی ووٹ ضائع نہیں ہوا۔ چار ارکان اسمبلی کا بی جے پی کو حمایت کرنے پر وزیر اعلیٰ نے کہا:" یہ لوگ ہماری میٹنگوں میں آتے تھے، ہمارے ساتھ کھانا کھاتے تھے، انہیں کھلے عام بی جے پی کو سپورٹ کرنا چاہئے تھا جس طرح ہندوارہ کے رکن اسمبلی نے ووٹ نہ ڈال کر کیا'۔

راجیہ سبھا انتخابات میں نیشنل کانفرنس کی شاندار کامیابی عوامی منڈیٹ کی جیت ہے: فاروق عبداللہ

سری نگر:(یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے راجیہ سبھا انتخابات میں پارٹی کی شاندار کامیابی کو عوامی فتح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ تنظیمی اتحاد، نظم و ضبط اور باہمی ربط و ضبط ہی نیشنل کانفرنس کی اصل طاقت ہے، جس کی بدولت یہ کامیابی ممکن ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ

اگر ہم اتحاد و اتفاق کے ساتھ آگے بڑھیں تو کوئی بھی چیلنج ناقابلِ عبور نہیں رہتا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ پارٹی ہیڈکوارٹر میں راجیہ سبھا انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والے پارٹی لیڈران ایڈوکیٹ چودھری محمد رمضان، سجاد احمد کچلو اور سردار شمی اوبرائے کے اعزاز میں منعقدہ ایک پُر وقار تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ یہ جیت صرف نیشنل کانفرنس کی نہیں بلکہ جموں و کشمیر کے عوام کی کامیابی ہے۔ انہوں نے اُن تمام ممبرانِ اسمبلی کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پارٹی اُمیدواروں کے حق میں ووٹ دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پارٹی کے وزراء اور اراکین اسمبلی عوام کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئیں، ان کے دکھ درد میں شریک ہوں، کیونکہ عوام ہی ہمارا اصل سرمایہ ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے نومنتخب راجیہ سبھا ممبران سے توقع ظاہر کی کہ وہ ایوان بالا میں جموں و کشمیر کی خصوصی پوزیشن کی بحالی، عوامی حقوق کے تحفظ اور تعمیر و ترقی کے ایجنڈے کو مؤثر انداز میں پیش کریں گے۔

اگر کوئی ملک ہم پر ٹیکس لگاتا ہے تو وہ لگا دے

ہم مستقبل کو ذہن میں رکھ کر فیصلے کرتے ہیں: پیوش گوئل

نئی دہلی: ہندوستان کے وزیر تجارت پیوش گوئل نے سوال کیا کہ مغربی ممالک صرف ہندوستان کو ہی کیوں نشانہ بنا رہے ہیں جبکہ یورپی ممالک خود امریکہ سے روسی تیل پر رعایتیں مانگ رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'جرمنی استثنیٰ مانگ رہا ہے، برطانیہ کو پہلے ہی چھوٹ مل چکی ہے، تو ہندوستان کو ہی کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ گوئل نے یہ تبصرہ جرمنی میں برلن گلوبل ڈائیلاگ میں کیا، جہاں انہوں نے برطانوی وزیر تجارت کیمی بیڈینوک کے ساتھ اسٹیج شیئر کیا۔ جب بیڈینوک نے کہا کہ یہ چھوٹ صرف روسی کمپنی روزنیفٹ کی ایک شاخ کے لیے ہے، گوئل نے جواب دیا، "ہمارے یہاں روزنیفٹ کی ایک شاخ بھی ہے۔" یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب امریکہ اور اس کے اتحادی ہندوستان پر روس سے سستے تیل کی خریداری کم کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ، امریکہ نے ہندوستانی اشیاء پر تقریباً 50 فیصد ٹیکس بڑھا دیا تھا، جسے ہندوستان نے غیر منصفانہ قرار دیا

ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ اگر ہندوستان روس سے تیل خریدنا بند کر دیتا ہے تو اس پر روس یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے دباؤ بڑھ جائے گا۔ یورپی یونین نے بھی تین ہندوستانی کمپنیوں پر روسی فوج سے تعلقات کا حوالہ دیتے ہوئے پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اس ہفتے امریکہ نے روس کی دو بڑی تیل کمپنیوں روزنیفٹ اور لوکوئل کو بھی نشانہ بنایا اور نئی پابندیاں عائد کیں۔ گوئل نے کہا کہ ہندوستان کوئی بھی فیصلہ جلد بازی یا دباؤ میں نہیں کرتا ہے۔ "ہم سودے اس وقت کرتے ہیں جب ہمیں لگتا ہے کہ یہ ملک کے لیے صحیح ہے۔ پیوش گائل نے کہا کہ 'اگر کوئی ہم پر ٹیکس لگاتا ہے، تو وہ لگائے۔ ہم نئے ممالک سے تجارت کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور طویل مدت میں مضبوط رہنے پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔' خبروں کے مطابق پیوش گوئل نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کی پالیسی صرف اور صرف اس کے قومی مفاد پر مبنی ہے۔ "ہندوستان کبھی بھی کسی کے کہنے پر دوستی یا تجارت کا فیصلہ نہیں کرتا۔ اگر کوئی کہے کہ یورپ یا کینیا کے ساتھ کام نہ کرو، تو یہ قابل قبول نہیں ہوگا۔

پانی پت: چوٹالہ روڈ پر گزشتہ دیر شب نامعلوم گاڑی کی زد میں آنے سے شراب ٹھیکہ انچارج کی موت ہو گئی اور ایس ایچ او سمیت دو افراد زخمی ہو گئے۔

جن عظیم مقاصد کے لئے قربانی دی گئی وہ پورے نہیں ہوئے

صدر تلنگانہ جاگرتی کے کویتا کی شہداء کے اہل خانہ سے معذرت، گن پارک پر شہیدوں کو بھرپور خراج عقیدت

صدر تلنگانہ جاگروتی کلوا کنٹلہ کویتا نے 'جاگروتی جنم باٹا' پروگرام کے آغاز سے قبل گن پارک میں تلنگانہ کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور جذباتی خطاب میں کہا کہ وہ تلنگانہ کے تمام شہیدوں اور ان کے خاندانوں سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہیں کیونکہ جن عظیم مقاصد کے لئے جانیں قربان کی گئیں وہ ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ کویتا نے کہا کہ تلنگانہ تحریک میں بارہ سو (1200) افراد شہید ہوئے، مگر افسوس کی بات ہے کہ صرف 580 خاندانوں کو ہی انصاف ملا۔ انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ حکومت ہر شہید کے خاندان کو ایک کروڑ روپے مالی امداد فراہم کرے۔ کویتا نے اعلان کیا کہ جب تک شہیدوں کے خاندانوں اور تلنگانہ کے کارکنوں کو انصاف نہیں ملتا، وہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں گی۔ کویتا نے کہا کہ تلنگانہ کے قیام کے لئے ہزاروں کارکنوں نے اپنی جوانی کے سال قربان کئے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ تحریک کے دوران اسمبلی میں بھی کہا گیا تھا کہ 1200 لوگ شہید ہوئے، مگر ان کی قربانیوں کو آج تک مناسب احترام نہیں ملا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ہر خاندان کو دس لاکھ روپے اور سرکاری ملازمت دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، مگر یہ وعدہ محض چند

خاندانوں تک محدود رہا۔ کویتا نے کہا کہ اگرچہ چند کارکنان کو سیاسی عہدے جیسے ایم ایل اے، ایم پی، زیڈ پی ٹی سی، ایم پی ٹی سی یا سرپنچ ملے، لیکن ہزاروں کارکن اب بھی انصاف سے محروم ہیں۔ بی آر ایس کے دس سالہ دور میں، اگرچہ وہ وزیر نہیں رہیں، لیکن بطور ایم پی اور ایم ایل سی خدمات انجام دیتی رہیں۔ انہوں نے متعدد مواقع پر اندرونی فورمز میں یہ تجویز رکھی کہ شہیدوں کے خاندانوں کی مالی مدد کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں، مگر اس پر عمل نہیں ہوا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کارکنوں کو پنشن ملنے تک وہ بغیر وقفے کے تحریک جاری رکھیں گی۔ کویتا نے کہا کہ وہ جلد ہی 33 اضلاع اور 119 اسمبلی حلقوں میں جاگروتی جنم باٹا کے نام سے عوامی رابطہ مہم شروع کر رہی ہیں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ بھی اس جدوجہد میں شریک ہوں۔ انہوں نے پرزور انداز میں کہا کہ جب تک ہر شخص خوشحال نہیں ہوگا، تب تک سماجی تلنگانہ ممکن نہیں۔ کویتا نے کہا کہ ہر طبقے کو سیاسی اور معاشی مواقع مساوی طور پر ملنے چاہئیں۔ کویتا نے موجودہ حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس حکومت میں تلنگانہ کی اصل روح باقی نہیں رہی۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ تلی کے ہاتھ سے بتکماں چھین لینا ہمارے دل چیر دینے والا ہے۔ جب تک بتکماں دوبارہ تلنگانہ تلی کے ہاتھوں میں نہیں آئے گا، ہم جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت ریاست کے کئی علاقوں کو نظر انداز کر رہی ہے۔

فضائیہ کے سربراہ نے مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے تربیت پر زور دیا

نئی دہلی:(یو این آئی) فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے فضائیہ کو کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے قابل بنانے کے لیے کمانڈروں کو آپریشن پر مبنی تربیت پر زور دینے کی ہدایت دی ہے۔ فضائیہ نے ہفتے کے روز ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں بتایا کہ فضائیہ کی ٹریننگ کمانڈ کے کمانڈروں کا دو روزہ اجلاس جمعہ کے روز بنگلورو میں واقع تربیتی کمانڈ میں اختتام پذیر ہوا۔ فضائیہ کے سربراہ نے اجلاس کی صدارت کی اور تربیتی کمانڈوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ ایئر چیف مارشل سنگھ نے کمانڈروں پر زور دیا کہ فضائیہ کی مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ہر طرح کی صورتحال سے نمٹنے کے لیے آپریشن پر مبنی تربیت کو اہمیت دی جائے۔ انہوں نے فضائیہ کے اہلکاروں کو اعلیٰ درجے کی تربیت فراہم کرنے پر تربیتی اداروں کی تعریف کی۔ اس موقع پر انہوں نے فضائیہ اکیڈمی کو "پرائیڈ آف ٹریننگ کمانڈ " کے اعزاز سے نوازا۔ اجلاس میں بدلتے وقت کے تقاضوں کے مطابق تربیت میں اصلاحات اور انفراسٹرکچر کی جدید کاری پر خاص طور پر غور کیا گیا۔

امرتسر میں دہشت گرد گرفتار، آر ڈی ایکس والے دو آئی ای ڈی برآمد

امرتسر:(یو این آئی) پنجاب میں ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے ریاستی اسپیشل آپریشن سیل (ایس ایس او سی) امرتسر نے دہشت گرد نیٹ ورک کے رکن منپریت سنگھ عرف ٹڈی کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے ایک جدید ترین 30 بور پستول اور کارتوس برآمد کیا۔ ڈائرکٹر جنرل آف پولیس گورو یادو نے ہفتہ کو بتایا کہ ٹڈی کی معلومات کی بنیاد پر کوٹلہ ترخانہ گاؤں کے علاقے سے تقریباً 2.5 کلوگرام وزنی دو دیسی ساختہ دھماکہ خیز آلات (آئی ای ڈی)، جس میں ہائی گریڈ آر ڈی ایکس اور دھماکہ کرنے کے لیے ایک ٹائمر بھی شامل تھا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ملزم آرمینیا، برطانیہ اور جرمنی میں مقیم اپنے ہینڈلرز کی ہدایات پر کام کر رہا تھا، جنہیں پاکستان میں مقیم ایک کالعدم دہشت گرد تنظیم کے ماسٹر مائنڈ سے ہدایات مل رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ایس ایس او سی پولیس اسٹیشن امرتسر میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ملزمان کے رابطوں کی نشاندہی کرنے اور پورے نیٹ ورک کو ختم کرنے کے لیے مزید تفتیش جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب پولیس دہشت گردوں کے نیٹ ورکس کے خاتمے اور پنجاب میں امن و سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے اپنے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کرتی ہے۔

مدھیہ پردیش میں خطرناک 'کاربائیڈ گن' پر پابندی

بھوپال: مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال اور ضلع گوالیار میں کیلشیم کاربائیڈ سے بننے والی خطرناک 'کاربائیڈ گن' پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ ان واقعات کے بعد لیا گیا، جن میں ان 'کھلونوں' کے دھماکے سے کئی بچوں اور نوجوانوں کی آنکھیں متاثر ہوئیں۔ انتظامیہ نے اس پابندی کو فوری اثر سے نافذ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے خلاف ورزی کرنیوالوں کے خلاف سخت کارروائی کی وارننگ دی ہے۔ بھوپال کے کلکٹر کوشلیندر وکرم سنگھ نے جاری کردہ حکم نامے میں کہا ہے کہ کوئی بھی شخص دھماکہ خیز مواد یا پٹاخوں کا استعمال کرتے ہوئے ایسی کاربائیڈ گن تیار، اکٹھی یا فروخت نہیں کرے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ لوہے، اسٹیل یا پی وی سی پائپ میں دھماکہ خیز مادہ بھر کر تیز آواز پیدا کرنیوالے یہ آلات غیر قانونی ہیں اور ان سے انسانی جان و صحت کو

سنگین خطرہ لاحق ہے۔ اسی طرح، گوالیار کی کلکٹر روچیکا چوہان نے بھی اپنے حکم میں کہا ہے کہ کاربائیڈ گن میں استعمال ہونے والا کیمیکل، یعنی کیلشیم کاربائیڈ جب پانی سے ملتا ہے تو ایسیٹیلین گیس پیدا ہوتی ہے، جو نہ صرف آنکھوں بلکہ دماغ اور اعصابی نظام کے لیے بھی مضر اثرات رکھتی ہے۔ ان کے مطابق، یہ عمل بچوں کے لیے خطرناک تفریح بن چکا ہے، جس کے نتائج کئی بار مستقل جسمانی نقص کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ حکم نامہ جاری ہونے کے فوراً بعد بھوپال اور گوالیار میں پولیس و ضلعی انتظامیہ کی ٹیموں نے کارروائی شروع کر دی ہے۔

نئی دہلی: مہرولی اور نانگ لوئی میں علی الصبح پولیس مڈبھیڑ میں چار بدمعاشوں کو گولی لگی، جنہیں گرفتار کر لیا گیا۔

بہار اسمبلی انتخابات: امت شاہ کے دورے کے باعث آر جے ڈی کی کھگڑیا ریلی منسوخ، تیجسوی نے اسے تاناشاہی رویہ قرار دیا

پٹنہ: بہار میں انتخابی ماحول تیزی سے گرماتا جا رہا ہے لیکن اسی دوران راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے لیڈر تیجسوی یادو کو کھگڑیا میں اپنی مجوزہ ریلی منسوخ کرنی پڑی۔ انتظامیہ نے اس پروگرام کے لیے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ وزیر داخلہ امت شاہ کے مجوزہ دورے کے پیش نظر یہ فیصلہ لیا گیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق 25 اکتوبر 2025 کو کھگڑیا کے سنسارپور کھیل میدان میں تیجسوی یادو کی ریلی طے تھی لیکن انتظامیہ کی جانب سے 24 اکتوبر کو جاری حکم نامے کے تحت اس ریلی کی اجازت مسترد کر دی گئی۔ خط نمبر 36 کے مطابق، آر جے ڈی نمائندوں ابھیشیک ورما اور چندن کمار نے 23 اکتوبر کو ریلی کے لیے درخواست جمع کرائی تھی۔ اس کے بعد متعلقہ تھانہ انچارج اور سرکل آفیسر نے اپنی رپورٹیں پیش کیں، جن کی بنیاد پر انتخابی افسر نے اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا۔ آرڈر میں صاف طور پر کہا گیا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کے دورے اور علاقے میں امن و امان کی حساس صورتحال کو دیکھتے ہوئے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ ریلی کی منسوخی کے بعد تیجسوی یادو نے سخت ردعمل دیا۔ انہوں نے کہا، "یہ تاناشاہی ہے اور ہم اس کے خلاف لڑائی جاری رکھیں گے۔" ان کے مطابق، یہ عوامی آواز کو دبانے کی کوشش ہے۔ تیجسوی یادو کی یہ ریلی کھگڑیا کے پارلیمانی اور اسمبلی حلقے میں انتخابی مہم کا ایک اہم حصہ تھی۔

بی جے پی نے بدعنوانی میں اجودھیا اور بنارس کو بھی نہیں بخشا: اکھلیش

لکھنؤ: (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کے لوگوں نے اپنی بدعنوانی اور لوٹ مار میں مقدس شہروں اجودھیا اور بنارس کو بھی نہیں بخشا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجودھیا میں ہر پروجیکٹ زمین کی خرید و فروخت سے لے کر تعمیرات اور ٹینڈر تک گھوٹالے سے بھرا ہوا ہے۔ اس گھوٹالے میں ملوث تمام لوگ بی جے پی کے اراکین ہیں۔ یہی ان کا اصل کردار ہے۔ چترکوٹ کے خزانے میں پنشن گھوٹالے میں بڑے پیمانے پر لوٹ مار شامل ہے۔ فوت شدہ پنشن یافتگان کے ناموں پر کروڑوں روپے نکال کر ان میں تقسیم کیے گئے۔ یہ فراڈ کافی وسیع پیمانے پر ہوا ہے۔ تعمیراتی منصوبوں اور سڑکوں کی تعمیر میں کمیشن لینے اور لوٹ مار کا سلسلہ جاری ہے۔ بی جے پی حکومت کا بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس کا دعویٰ بے سود ثابت ہوا ہے۔ ایکسپریس وے کے منصوبوں میں

بدعنوانی پہلے ہی بے نقاب ہو چکی ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ گورکھپور لنک ایکسپریس وے پر بدعنوانی اور حکومت کے جھوٹ کی وجہ سے لوگ حادثات کا شکار ہو رہے ہیں۔ حکومت اپنے 9 سالہ دور میں سڑکوں کے گڈھے بھرنے میں ناکام رہی ہے۔ گڈھوں سے پاک سڑکوں کے نام پر بجٹ کے ہزاروں کروڑ روپے لوٹ لئے گئے ہیں۔ سڑکوں پر گڈھوں کی وجہ سے آئے روز حادثات ہو رہے ہیں۔ لوگ جان کی بازی ہار رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہو رہا ہے۔ ہر سال لاکھوں کروڑوں روپے کے بجٹ کا پیسہ کہاں جاتا ہے یہ معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے عوام، کسان، نوجوان اور خواتین بی جے پی کی بدعنوانی کی مار جھیل رہے ہیں۔ ریاست کے عوام 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو اقتدار سے ہٹا کر اس کی بدعنوانی کا خاتمہ کریں گے۔

سونبھدر سڑک حادثہ میں 16 زخمی

سونبھدر: (یو این آئی) اتر پردیش میں سون بھدر ضلع کے جوگل تھانہ علاقے میں جمعہ کی دیر رات عقیدت مندوں کو لے جا رہا ایک پک اپ ٹرک بے قابو ہو کر کھائی میں جا گرا۔ حادثے میں تین بچوں سمیت سولہ افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس سرکل آفیسر اوبرا، ہرش پانڈے نے بتایا کہ جمواں گاؤں کے رہنے والے تیج بالی وشوکرما کا خاندان جمعہ کو ایک پک اپ ٹرک میں جیرٹھی دیوی مندر درشن کرنے گیا تھا۔ درشن اور پوجا کے بعد خاندان گھر واپس لوٹ رہا تھا کہ گاڑی بے قابو ہو کر کھائی میں گر گئی۔ حادثے میں تین بچوں سمیت سولہ افراد زخمی ہو گئے۔

لکھنؤ: چھٹھ پوجا کے لئے لکشمن میلہ میدان پر وزیر اعلیٰ کی آمد کی تیاریوں کا جائزہ لیتی ہوئی سکیورٹی ٹیم

یوگی نے کیا نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے تعمیراتی کاموں کا معائنہ

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ ہفتے کے روز نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچے، جہاں انہوں نے حکام کے ساتھ ایئرپورٹ کے تعمیراتی کاموں کا جائزہ لیا۔ ذرائع کے مطابق معائنہ مکمل ہونے کے بعد افتتاح کی تاریخ کو حتمی منظوری دی جائے گی۔ بتایا جا رہا ہے کہ 30 دسمبر کو ایئرپورٹ کا افتتاح کیا جا سکتا ہے۔ ایئرپورٹ کے پہلے مرحلے کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور ابتدائی طور پر سالانہ 50 لاکھ مسافروں کی آمد کا

اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے مجوزہ دورے کے پیش نظر نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ ایئرپورٹ پر حفاظتی انتظامات کو سخت کیا جا رہا ہے، جس کے تحت سی آئی ایس ایف اور دیگر سکیورٹی ایجنسیاں تعینات کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ایئرپورٹ کے رن وے، ٹرمینل بلڈنگ اور پارکنگ ایریا کی تیاری بھی آخری مرحلے میں ہے۔ دو روز قبل ہی مسافروں کی آمد اور فضائی خدمات کے آغاز کا کامیاب ٹرائل کیا گیا تھا۔ افسران کا کہنا ہے کہ ہفتے کے روز بھی ایک اور ٹرائل کیا جائے گا۔

مولانا کلب جواد پر حملہ کے خلاف کربلا عباس باغ میں انجمنہائے ماتمی کا احتجاجی جلسہ آج: صارم مہدی

لکھنؤ: صارم مہدی ٹرسٹی امام زمانہ ٹرسٹ نے اپنے اخباری بیان کے ذریعہ یہ اطلاع دی ہے کہ 13 اکتوبر کو مولانا کلب جواد پر کربلا عباس باغ میں اس وقت حملہ ہوا جب وہ ناجائز تعمیر کو دیکھنے عباس باغ گئے تھے اس وقت بھو مافیاؤں نے پلان بنا کے پولیس کی موجودگی میں حملہ کیا۔ مقامی پولیس نے مولانا کلب جواد کو بچاتے ہوئے گاڑی باہر نکلوائی۔ صارم مہدی نے یہ بھی بتایا کہ میرے اوپر بھی حملہ کرنے کے لئے آوازیں آئی تھیں یہی صارم مہدی ہیں جو بار بار پولیس بھیج کر کام بند کرواتے ہیں۔ مارو مارو جانے نہ دو مجھ کو بھی پولیس نے بچایا۔ آج 7 بجے شب کربلا عباس باغ میں انجمنہائے ماتمی کی جانب سے احتجاجی جلسہ ہوگا جس میں ہمارے سنی بھائی و ہندو بھائی بڑی تعداد میں شرکت کریں گے۔ بڑی تعداد میں مومنین و خواتین سے شرکت کی گذارش ہے۔

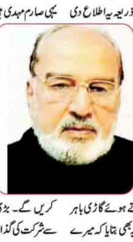

سنگھ بزرگوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ھے
کاکوری میں پیش آنے والا واقعہ اس کی ذہنیت: اجے رائے

بنارس: (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے ہفتہ کے روز کہا کہ پہلے لوگ تہواروں پر سونا خریدتے تھے، لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دور حکومت میں لوگ اب تہوار منانے کے لیے سونا فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ لہوراببیر میں واقع اپنے دفتر میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، انہوں نے لکھنؤ کے کاکوری میں ایک معمر شخص کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور بی جے پی کی ذہنیت ظاہر ہوتی ہے۔ پورے ملک نے دیکھا ہے کہ آر ایس ایس کے لوگ بزرگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ معاشرے کو تقسیم کر کے سیاست کرنے کی ان کی دیرینہ پالیسی ہے۔ مسٹر اجے رائے نے بہار کے حالات پر بھی

تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں مکمل جنگل راج ہے۔ حکومت نے شراب بندی نافذ کی ہے لیکن آج شراب کسی بھی ہوٹل میں آسانی سے دستیاب ہے۔ این ڈی اے حکومت بہار میں شراب کی اسمگلنگ کو فروغ دے رہی ہے۔ بہار کو دیا جانے والا واحد روزگار شراب کی اسمگلنگ ہے۔ حکومت اور پولس دونوں شراب کی فروخت میں ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج سے چھٹھ کے تہوار کا آغاز ہو گیا ہے۔ بنارس میں گٹر کا پانی گنگا میں ڈالا جا رہا ہے۔ چھٹھ کے لیے گھاٹوں پر کیا بندوبست کیے گئے ہیں، یہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کو صرف انتخابات کے دوران دراندازنظر آتے ہیں۔ بہار میں این ڈی اے حکومت اقتدار کھو رہی ہے، اور اس بار عوام تبدیلی کے موڈ میں ہے۔

میرٹھ میں 35 سال پرانے تجارتی کمپلیکس پر بلڈوزر چلا

میرٹھ: (یو این آئی) اتر پردیش میں میرٹھ کے شاستری نگر میں واقع تقریباً 35 سال پرانے سینٹرل مارکیٹ (کمرشل کمپلیکس) کو سپریم کورٹ کے حکم پر ہفتہ کے روز بلڈوزر کے ذریعے منہدم کر دیا گیا۔ انہدامی کارروائی کے دوران، بہت سے دکاندار اپنے پرانے کاروبار کو تباہ ہوتے دیکھ کر رو پڑے۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے علاقے میں پولس کی بھاری نفری تعینات کی گئی اور ڈرون کے ذریعے پورے علاقے کی نگرانی کی گئی۔

واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے 17 دسمبر 2024 کو حکم جاری کیا تھا کہ سینٹرل مارکیٹ میں رہائشی پلاٹ پر بنائے گئے کمرشل کمپلیکس کو تین ماہ کے اندر خالی کرنے کے بعد دو ہفتوں کے اندر گرا دیا جائے۔ تاہم یہ کارروائی مقررہ وقت سے تقریباً دس ماہ بعد مکمل ہوئی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق کمپلیکس کے 22 دکانداروں کو گزشتہ جمعہ کی رات اپنی دکانیں خالی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ یہ زمین 1986 میں رہائشی مقاصد کے لیے الاٹ کی گئی تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ غیر قانونی کمرشل تعمیرات ہونے لگیں۔ ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ بورڈ نے 1990 میں نوٹس جاری کر کے اسے گرانے کا حکم دیا تھا، لیکن طویل قانونی کارروائی کی وجہ سے یہ کام برسوں تک تاخیر کا شکار رہا۔

بالآخر، آج، کمپلیکس کو مکمل طور پر مسمار کر دیا گیا۔ سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود بیشتر تاجروں نے اپنی دکانوں سے سامان نہیں ہٹایا تھا۔ میرٹھ کے سماجی کارکن اور عرضی گزار لوکیش کھورانہ نے توہین عدالت کی درخواست دائر کی تھی۔ اس درخواست کی سماعت کرتے ہوئے، 6 اکتوبر کو، سپریم کورٹ نے ہوم سکریٹری، ہاؤسنگ کمشنر، ضلع مجسٹریٹ، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ بورڈ کے حکام، اور نو تاجروں کو نوٹس جاری کر کے دو ہفتوں کے اندر جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس معاملے میں اگلی سماعت 27 اکتوبر کو ہونے والی ہے، جب کہ آج 25 اکتوبر کو عدالت کے حکم کے مطابق انہدام کا عمل مکمل کیا گیا۔

بریلی میں 40 پریواروں کو مزید سات دن کی مہلت

بریلی: (پی این ایس) یہاں کے ڈیلا پیر اور مہیش پور ٹھاکورن میں تالاب کی زمین پر غیر قانونی طور پر مکانات بنائے گئے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن نے 10 اکتوبر کو ناجائز قابضین کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 15 دن کے اندر خالی کرنے کا حکم دیا۔ تاہم کسی نے بھی زمین خالی نہیں کی۔ صرف ایک شخص سنیل نے جمعہ کو اپنا گھر خالی کیا۔ بقیہ 39 افراد نے اپنی جائیدادیں خالی نہیں کیں۔ ان لوگوں کو مزید سات دن کا وقت دیا گیا ہے۔ میونسپل کمشنر سنجیو کمار موریہ نے ہفتہ کو کہا کہ تمام غیر قانونی قابضین کو بے دخل کیا جائے گا، لیکن ایسا کرنے سے پہلے سپریم کورٹ کے رہنما خطوط پر عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ نوٹس میں دی گئی 15 دن کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ کسی نے کوئی اپلیکیشن نہیں دیا اور نہ ہی کوئی جواب داخل کیا۔ میونسپل کمشنر نے بتایا کہ قابضین کو مزید سات دن کی مہلت دی گئی ہے۔ اگر یہ لوگ اس مدت کے اندر اپنی زمین خالی نہیں کراتے ہیں تو میونسپل کارپوریشن ضلع انتظامیہ کے ذریعے ایک مجسٹریٹ کا تقرر کرے گی اور پھر پولیس فورس کے ساتھ تمام غیر قانونی قبضوں کو مجسٹریٹ کے سامنے بے دخل کر دیا جائے گا۔ کچھ ناجائز تجاوزات کرنے والوں نے لکھنؤ سے گورکھپور کا سفر کیا ہے۔ وہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے اپنی شکایات کا اظہار کرنا چاہتے تھے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ برسوں سے زمین پر قابض ہیں اور انتہائی غریب ہیں، اس لیے انہیں بے دخل نہیں کیا جانا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ سے نہیں مل سکے ہیں، لیکن اپنی درخواست حکومت کو پیش کر دی ہے۔ انہیں کچھ راحت ملنے کی امید ہے۔

لکھنؤ: سول اسپتال کی او پی ڈی میں مریضوں کا ہجوم

بہرائچ میں نوجوان کا گلا کاٹ کر قتل

بہرائچ: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بہرائچ کے خیری گھاٹ علاقے کے علی نگر کلاں گاؤں میں ہفتہ کی صبح ایک شخص کا گلا کاٹ کر قتل کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق صبح تقریباً چھ بجے علی نگر کلاں کے رہائشی ذاکر علی (35) کی خون میں لت پت لاش ان کے اپنے ہی برآمدے میں پڑی ملی۔ اس وقت گھر کے دیگر افراد اندر سو رہے تھے۔ مقامی لوگوں نے شبہ ظاہر کیا کہ ذاکر علی کا قتل کہیں اور کیا گیا اور بعد میں لاش کو گھر کے برآمدے میں پھینک دیا گیا۔ مرحوم اپنے پیچھے بیوی حسینہ، دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دیا۔ تھانہ انچارج راشد علی خان نے بتایا کہ ابتدائی تفتیش سے معاملہ گلا کاٹ کر قتل کا لگتا ہے۔ پولیس واقعے کی گہرائی سے تحقیقات کر رہی ہے۔

تین منزلہ مکان اور گودام میں لگی زبردست آگ

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے علی گنج علاقے میں جمعہ کی شام اس وقت خوف و ہراس پھیل گیا جب عثمان پور سیکٹر-کے میں ایک تین منزلہ مکان میں زبردست آگ لگ گئی۔ آگ نے تیزی سے قریبی فوٹو فریم گودام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ کے شعلے اتنے شدید تھے کہ تینوں منزلوں سے نکل رہے تھے جس سے لوگوں کی بڑی تعداد میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اطلاع ملتے ہی بی کے ٹی، اندرا نگر اور حضرت گنج فائر اسٹیشنوں سے آٹھ فائر انجن جائے وقوعہ پر پہنچے۔ فائر فائٹنگ اور ریسکیو آپریشن کے دوران ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ گودام کی بالکونی اچانک گر گئی جس سے پانچ فائر فائٹرز زخمی ہو گئے۔ تمام زخمیوں کو فوری طور پر علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا۔ زخمیوں میں سے دو کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ چیف فائر آفیسر (سی ایف او) انکش متل ذاتی طور پر جائے وقوعہ پر پہنچے اور ریسکیو آپریشن کی ذمہ داری سنبھالی۔ انہوں نے بتایا کہ آگ لگنے کی اطلاع شام 6:30 بجے کے قریب ملی۔ فائر فائٹرز نے تقریباً دو گھنٹے کی محنت کے بعد بالآخر آگ پر قابو پا لیا۔ سی ایف او نے تصدیق کی کہ ٹیم نے گھر اور گودام کی ہر منزل کی تلاشی لی تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی بھی اندر نہ پھنس جائے۔ خوش قسمتی سے اندر پھنسے کچھ لوگوں کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا، اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ابتدائی جانچ کے مطابق آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ یا فوٹو فریم بنانے میں استعمال ہونے والا آتش گیر مواد تھا۔ لکڑی کے فریموں، پلاسٹک کی چادروں اور گودام میں رکھے کیمیکل نے آگ کے تیزی سے پھیلنے میں اہم کردار ادا کیا۔ احتیاط کے طور پر قریبی مکانات کو خالی کرا لیا گیا۔ فائر بریگیڈ نے واٹر کینن اور فوم ٹینکرز کا استعمال کیا اور آگ پر قابو پانے کے بعد کولنگ آپریشن شروع کیا۔

ندی میں پلٹ گئی کشتی، نوجوان کی موت

گورکھپور: (پی این ایس) اتر پردیش کے گورکھپور میں ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ ہفتہ کی سہ پہر جھنگھا تھانے علاقے میں کرہی گھاٹ کے مقام پر حرا ندی (گورا) میں مسافروں سے بھری کشتی پلٹنے سے ایک نوجوان کی موت ہو گئی، جبکہ دیگر کی تلاش جاری ہے۔ کشتی میں آٹھ افراد اور کچھ بائک سوار تھے، جو راجدھانی گاؤں سے کرہی جا رہے تھے۔ تیز دھار اور بھاری بوجھ کے باعث کشتی ندی کے بیچوں بیچ پلٹ گئی۔ حادثے سے افراتفری مچ گئی۔ کشتی میں سوار بہت سے لوگ تیر کر محفوظ مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے، جبکہ راجدھانی گاؤں کا 9 ویں جماعت کا طالب علم کرشنا کمار چترویدی (15) گہرے پانی میں ڈوب گیا۔ سب سے دل دہلا دینے والا منظر اس وقت پیش آیا جب ان کے والد متنیش چترویدی بھی کشتی پر سوار تھے۔ اس نے اپنے بیٹے کرشنا کو بچانے کی پوری کوشش کی لیکن اس کے بھتیجے اوم کا ہاتھ اسے پکڑ لیا اور وہ اسے باہر نکالنے میں کامیاب رہے۔ جب تک اس نے کرشنا کو دوبارہ تلاش کیا، وہ پہلے ہی ڈوب چکا تھا۔ اطلاع ملنے پر جھنگا پولیس اور محکمہ ریونیو کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی۔ مقامی غوطہ خوروں نے ندی میں تلاش شروع کر دی۔ نوجوان کی لاش تقریباً دو گھنٹے بعد نکالی گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ اس حادثے میں کئی بائک بھی ڈوب گئیں، جن کی تلاش جاری ہے۔ گاؤں والوں نے بتایا کہ کشتی ہی ندی کو عبور کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ وہ برسوں سے پل کی تعمیر کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کے مطالبات پر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ حادثے کے بعد گاؤں میں سوگ کی لہر ہے۔

لکھنؤ: ٹیچر بھرتی میں ریزروکوٹے کے امیدواروں نے 6800 سیٹوں پر تقرری کے مطالبہ پر وزیر تعلیم سندیپ سنگھ کے بنگلے پر مظاہرہ کیا

ٹیچر بھرتی امیدواروں نے وزیر تعلیم کی رہائش گاہ کا کیا گھیراؤ

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ میں 69,000 اساتذہ کی بھرتی کے لئے احتجاج کرنے والے ہزاروں امیدواروں نے جمعہ کو بیسک تعلیم کے وزیر سندیپ سنگھ کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کرتے ہوئے زبردست احتجاج کیا "یوگی بابا، انصاف کرو" اور "سپریم کورٹ میں عرضی" جیسے نعرے لگاتے ہوئے مظاہرین نے وزیر تعلیم سے ملاقات کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین کو ہٹانے کے دوران پولیس اور امیدواروں کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی۔ پولیس کو خواتین امیدواروں کو گھسیٹ کر گاڑیوں میں ڈالنا پڑا، جس کے بعد انہیں ایکو گارڈن لے جایا گیا۔ احتجاج کرنے والے امیدواروں کا بنیادی الزام یہ ہے کہ سپریم کورٹ میں حکومت کی ناقص وکالت کی وجہ سے ان کی تقرریوں کو روکا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ گزشتہ پانچ سالوں سے روزگار کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں اور اب انہیں فوری طور پر نوکریاں دی جائیں۔ احتجاج میں ریاست بھر سے مرد اور خواتین امیدواروں نے حصہ لیا۔ ایک جذباتی مظاہرین نے کہا کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ہم نے 100 سے زائد مرتبہ وزیر کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کیا ہے۔ ہر بار ہمیں صرف یقین دہانیاں ملتی ہیں۔ ہم بے روزگار ہیں، پھر بھی ہم مختلف اضلاع سے سفر کرتے ہیں، آمد و رفت کی ادائیگی کرتے ہیں، لیکن ہر بار ہمیں مایوس ہی لوٹنا پڑتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب تک انہیں پختہ یقین دہانی نہیں مل جاتی وہ واپس نہیں آئیں گے۔ دیوریا سے امیدوار دھننجے نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "ہم ٹیچر ہیں، اسکول میں ہماری جگہ ہے، لیکن ہمیں بار بار لکھنؤ آنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ گزشتہ 22 تاریخوں پر حکومت کا وکیل پیش نہیں ہوا ہے۔" وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا، "وزیر اعلیٰ یوگی بہار جاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یوپی میں رام راجیہ ہے۔ یہ کیسا رام راجیہ ہے، جہاں پسماندہ اور دلتوں کو ان کی ذات کی بنیاد پر انصاف دیا جاتا ہے؟" دھننجے نے کیشو پرساد موریہ، اوم پرکاش راج بھر، اور انوپریہ پٹیل جیسے پسماندہ طبقے کے لیڈروں پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ لیڈران محض ان کے نام پر کاروبار اور سیاست کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، اگر انہیں ہم سے کوئی ہمدردی ہے تو اوم پرکاش راج بھر اور کیشو پرساد موریہ کو استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ ایسے لوگوں پر شرم آتی ہے جو محض ہمارا استحصال کر رہے ہیں اور پیسہ کما رہے ہیں۔

صحافی کے جسم پر ملے چاقو کے 18 زخم پوسٹ مارٹم رپورٹ میں انکشاف

پریاگ راج: (پی این ایس) یہاں کے سول لائنز علاقے میں ہرش ہوٹل کے قریب دھومن گنج کے شکنتلا کنج کالونی کے رہائشی لکشمی نارائن سنگھ (48) کے قتل کے بعد، ڈاکٹروں کے ایک پینل نے جمعہ کی شام ان کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا۔ ذرائع کے مطابق پوسٹ مارٹم کے دوران ان کے جسم پر چاقو کے 18 زخم ملے ہیں جس سے قتل کی بربریت کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے ہاتھ، پیٹ، سینے اور کمر کے زخم اتنے وحشیانہ تھے کہ اس کی آنتیں بھی باہر نکل آئیں۔ حملے کے بعد، لکشمی نارائن تقریباً 20 منٹ تک سڑک پر خون میں لت پت درد سے کراہتے رہے۔ جائے وقوعہ پر موجود راہگیر تصاویر لینے میں مصروف تھے۔ کسی نے اسے ہسپتال پہنچانے کی زحمت نہیں کی۔ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور اسے اپنی گاڑی میں ایس آر این اسپتال پہنچایا، جہاں تقریباً دو گھنٹے بعد ان کی موت ہو گئی۔ میڈیا اہلکار ایل این سنگھ کے قتل کے بعد جمعہ کو جائے وقوعہ کے قریب رہنے والوں میں خوف پھیل گیا۔ انہوں نے چیخ و پکار سنائی دینے کی اطلاع دی اور جمعرات کی رات ایک خوفناک منظر دیکھنے کیلئے اپنے گھروں سے نکلے۔ ایل این سنگھ لڑکھڑا کر فٹ پاتھ پر گر گئے۔ اس کے پیٹ، ہاتھ اور پیر سے خون بہہ رہا تھا اور وہ درد سے کراہ رہے تھے۔ اس پر کئی بار وحشیانہ وار کیا گیا تھا۔ علاقے کے ایک نوجوان نے بتایا کہ ملزم پر جیسے بھوت سوار ہو۔ وہ ایل این سنگھ کے پیچھے بھاگا، اسے بار بار چاقو مارتا رہا۔ کسی نے جان بچانے کی کوشش نہیں کی۔ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور اسے لے گئی، وہ ابھی تک زخمی ہے۔ پورا فٹ پاتھ اس کے خون سے لال ہو چکا تھا۔

ہجوم کا تھانے پر حملہ، 10 پولیس اہلکار زخمی، لاٹھی چارج کر کے بھگایا

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے سوشانت گولف سٹی تھانہ علاقے میں صفائی کارکن کی موت کے معاملے میں حراست میں لیے گئے ایک ملزم کی مبینہ رہائی کے بعد زبردست ہنگامہ مچ گیا۔ مشتعل ہجوم نے تھانے کا گھیراؤ کر لیا اور جب پولیس نے انہیں منانے کی کوشش کی تو لوگوں نے ان پر جان لیوا حملہ کر دیا۔ ہجوم کے حملے میں تقریباً 10 پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ اس کے بعد پولیس نے حالات پر قابو پانے کے لیے لاٹھی چارج کیا۔ پولیس نے بھی ہجوم کا پیچھا کیا اور دوڑا کر مارا جس سے کئی خواتین زخمی ہوئیں۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے قریبی پولیس اسٹیشنوں سے اضافی فورسز اور اعلیٰ افسران کو جائے وقوعہ پر بلایا گیا ہے۔ صفائی کارکن کے بھائی کی بیوی رنجنا راوت نے الزام لگایا کہ وہ سوشانت گولف سٹی تھانے میں انصاف کے حصول کے لیے آئی تھیں کیونکہ پولیس نے ملزم کو چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے کہا، پولیس نے ہمیں لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے مارا، انہوں نے مردوں کو مارا اور ہمیں بند کر دیا۔" عینی شاہد سن دیوی نے کہا، ہم یہاں دھرنا دیکر احتجاج کرنے آئے تھے۔ لاٹھیوں سے لیس کچھ لوگوں نے ہم پر حملہ کیا۔ انہوں نے کسی کا سر توڑ دیا، کسی کا پیر توڑ دیا۔ انہوں نے ایک کار میں لولو مال تک ہمارا پیچھا کیا اور ہمیں مارا پیٹا۔ انہوں نے سب کو مارا، لیکن کسی کو نہیں بخشا گیا۔" واقعے سے متعلق ویڈیوز بھی منظر عام پر آگئی ہیں۔ ایک ویڈیو میں پولیس اور نوجوانوں کے درمیان تصادم دکھایا گیا ہے، جب ایک ہجوم پولیس کے ہاتھوں گرفتار نوجوانوں کو چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایک اور ویڈیو میں خواتین کو پولیس پر حملہ کرتے اور دو نوجوانوں کو آزاد کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

خاتون ڈاکٹر کی خودکشی کا معاملہ
ریاست بھر کے بیشتر ریزیڈنٹ ڈاکٹروں کا احتجاج

’کے ای ایم‘ اسپتال کے ریزیڈنٹ ڈاکٹروں نے بھی سیاہ پٹیاں باندھ کر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا، کلیدی ملزم کو جلد سے جلد گرفتار کرنے اور ایس آئی ٹی کے ذریعہ کیس کی مکمل تحقیقات کرانے کا مطالبہ

ممبئی: ممبئی کے ’کے ای ایم‘ اسپتال کے ریزیڈنٹ ڈاکٹروں نے ستارہ ضلع میں ایک 28 سالہ خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری اور خودکشی کے الزام پر آج سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاج کیا۔ بیڑ ضلع سے تعلق رکھنے والی اور سرکاری اسپتال میں تعینات ڈاکٹر جمعرات کی رات ستارہ ضلع کے پھلٹن میں ایک ہوٹل کے کمرے میں لٹکی ہوئی پائی گئی۔ متاثرہ کی ہتھیلی پر لکھے گئے خودکشی نوٹ میں، اس نے الزام لگایا تھا کہ سب انسپکٹر گوپال بدانے نے کئی مواقع پر اس کی عصمت دری کی، جبکہ ایک سافٹ ویئر انجینئر پرشانت بنکر اسے ذہنی طور پر ہراساں کرتا تھا۔ اس واقعہ کو گھناؤنا فعل قرار دیتے ہوئے ایک ریزیڈنٹ ڈاکٹر نے ذرائع کو بتایا کہ فی الحال کسی بھی قسم کی او پی ڈی یا ایمرجنسی خدمات کو بند نہیں کیا گیا ہے، لیکن اگر ہمارے مطالبات نہیں مانے گئے تو ہم اپنے احتجاج کو بڑھا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر سمیر نے کہا کہ ملزمین فرار ہو گئے ہیں، انہیں جلد از جلد گرفتار کیا جانا چاہیے، ہم اس کے خلاف احتجاج کے لیے یہاں بلیک ربن احتجاج کر رہے ہیں۔

پہلے سال کی ریزیڈنٹ ڈاکٹر سامیہ نے کہا کہ اگرچہ POSH ایکٹ 2013 میں نافذ کیا گیا تھا، لیکن اس کا نفاذ ابھی تک کمزور ہے اور مناسب نفاذ کی کمی موجودہ صورتحال کا باعث بنی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں جلد از جلد کارروائی کی جائے تاکہ انصاف کی جلد فراہمی ہو۔ فی الحال، ہم آگاہی پھیلانے کے لیے احتجاج کر رہے ہیں؛ ہماری تمام او پی ڈی اور ایمرجنسی سروسز کام کر رہی ہیں، تاہم، اگر ہمارے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے، تو ہم اپنے احتجاج کو بڑھا دیں گے۔ ایک اور ریزیڈنٹ ڈاکٹر نے سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاج کیا، انہوں نے کہا کہ ہم نے واقعے کے جواب میں کچھ مطالبات کیے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ وہ جلد از جلد پورے کیے جائیں گے۔

ذرائع کے مطابق ریاست بھر میں 8000 سے زیادہ ریزیڈنٹ ڈاکٹروں نے احتجاج میں حصہ لیا، انصاف اور سی آئی ڈی یا اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) کے ذریعہ کیس کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے ان دو آدمیوں میں سے ایک جن کا نام ڈاکٹر نے اپنی ہتھیلی پر لکھے خودکشی نوٹ میں لیا تھا، پرشانت بنکر کو حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس کے مطابق سب انسپکٹر بدانے کو تحقیقات کے دوران نام سامنے آنے کے بعد ملازمت سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اپنے خط میں، اس نے لکھا کہ بدانے اور دیگر پولیس اہلکاروں نے بار بار اس پر دباؤ ڈالا کہ وہ مجرمانہ مقدمات میں ملوث ملزمین کے لیے جعلی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کریں، جن میں سے اکثر کا کبھی طبی معائنہ نہیں کیا گیا۔ صرف یہی نہیں، ایک خاص طور پر پریشان کن مثال میں، اس نے کہا کہ ایک رکن پارلیمنٹ کے دو پرسنل اسسٹنٹ ان کے اسپتال میں گھس گئے، انہیں فون پر رکن پارلیمنٹ سے بات کرنے پر مجبور کیا اور جب اس نے بات کرنے سے انکار کیا تو اسے دھمکیاں بھی دی گئیں۔ خط میں الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ملزمین کو دیکھے بغیر مجھ سے سرٹیفکیٹ پر دستخط کرواتے تھے۔ جب میں نے انکار کیا تو انہوں نے میری ملازمت اور حفاظت کو خطرہ بنایا۔ ڈاکٹر، جو اپنی لازمی دیہی بانڈ سروس کے خاتمے کے قریب تھی اور پوسٹ گریجویشن کرنے کا ارادہ رکھتی تھی، اس نے پولیس کے اعلیٰ حکام بشمول سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے بھی شکایت کی تھی، تاہم، اس کے اہل خانہ نے دعویٰ کیا کہ متعدد شکایات کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

مہاراشٹر میں خواتین محفوظ نہیں: سنجے راوت کا الزام

ممبئی: شیوسینا یو بی ٹی کے رہنما اور رکن پارلیمان سنجے راوت نے ستارا میں 26 سالہ خاتون ڈاکٹر کی مبینہ عصمت دری اور خودکشی کے بعد مہاراشٹر حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ریاست میں خواتین کی سلامتی مکمل طور پر بحران کا شکار ہو چکی ہے۔ راوت نے کہا کہ متوفیہ ڈاکٹر کے چار صفحات پر مشتمل خودکشی کے خط میں نہ صرف جنسی استحصال بلکہ ایک پولیس افسر اور ایک موجودہ رکن پارلیمان کی مبینہ بدعنوانی کے سنسنی خیز انکشافات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مہاراشٹر جو کبھی خواتین کے لیے محفوظ ترین ریاست سمجھا جاتا تھا، آج اس کے حالات انتہائی تشویش ناک ہیں۔ اگر یہ واقعہ کسی دوسری ریاست مثلاً مغربی بنگال، کیرل یا کرناٹک میں پیش آتا تو بی جے پی پورے ملک میں شور مچاتی۔ راوت نے کہا کہ ستارا میں ایک خاتون ڈاکٹر کو خودکشی پر مجبور کیا گیا، لیکن حکومت اور وزارت داخلہ خاموش ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آخر خواتین کے تحفظ کے نام پر حکومت کی پالیسیاں کہاں گئیں؟ ادھر پولیس نے اس واقعے کے سلسلے میں سب انسپکٹر بدنے اور متاثرہ کے مالک مکان پرشانت بنکر کے خلاف عصمت دری اور خودکشی پر اکسانے کے الزامات میں مقدمہ درج کیا ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس (کولہاپور رینج) سنیل پھلاری نے بتایا کہ بدنے کو معطل کر دیا گیا ہے۔

ستارہ خودکشی معاملے پر سیاست کرنا انتہائی غیر حساس

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اپوزیشن پر سخت حملہ کیا

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے 25 اکتوبر کو اپوزیشن پر سخت حملہ کیا اور انہیں ستارہ میں ایک 26 سالہ خاتون ڈاکٹر کی مبینہ عصمت دری اور خودکشی جیسے حساس معاملے پر سیاست کرنے کے لیے غیر حساس قرار دیا۔ بیڑ ضلع کی رہنے والی اور سرکاری اسپتال میں تعینات خاتون ڈاکٹر جمعرات کی رات ستارہ ضلع کے پھلٹن میں ایک ہوٹل کے کمرے میں خودکشی کر لی تھی۔

اسے انتہائی سنگین معاملہ قرار دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسی کو بھی بخشا نہیں جائے گا اور سخت کارروائی کی جائے گی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ایک نوجوان ڈاکٹر نے خودکشی کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ پر ایک سوسائڈ نوٹ لکھا، یہ انتہائی افسوس ناک ہے، اور حکومت نے فوری ایکشن لیتے ہوئے متعلقہ پولیس افسران کو معطل کیا ہے، اور گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ ایسے حساس معاملے پر سیاست کرنا انتہائی غیر حساس ہے۔ ڈاکٹر کے چار صفحات پر مشتمل خودکشی خط میں جنسی استحصال اور نظامی بدعنوانی کی چونکا دینے والی تفصیلات سامنے آئی ہیں جس میں ایک پولیس افسر اور ایک موجودہ رکن پارلیمنٹ شامل ہیں۔

واڈا میں 18 لاکھ روپے کی ممنوعہ تمباکو ضبط، ایک گرفتار

انوار الحق خان

تھانے: ممنوعہ تمباکو و نشیلی ادویات کے خلاف کارروائی مہم کے دوران واڈا پولیس نے ایک مشتبہ گاڑی پر کارروائی کرتے ہوئے 33 لاکھ روپے کا ممنوعہ تمباکو ضبط کیا ہے۔ ساتھ ہی ایک گاڑی سمیت اس کے ڈرائیور کو گرفتار کیا ہے۔

ذرائع کے مطابق واڈا پولیس اسٹیشن کی ایک ٹیم کھنڈیشوری ناکہ کے علاقے میں گشت کر رہی تھی اور گاڑیوں کی چیکنگ کر رہی تھی۔ جب مشکوک گاڑی کے ڈرائیور سے، جس کا رجسٹریشن نمبر MH11-AL-1428 تھا، اس کا نام اور پتہ پوچھا گیا تو اس نے اپنا نام محمد ناصر الدین انصاری، عمر 37، ساکن امردتہ، تل ڈمری، ضلع گرڈیہ، ریاست جھارکھنڈ بتایا۔ گاڑی کی جانچ پر اس سے 18 لاکھ روپے مالیت کی تمباکو مصنوعات برآمد ہوئیں، جن پر مہاراشٹر میں پابندی ہے۔ نتیجے کے طور پر 33 لاکھ روپے کا سامان، بشمول گاڑی، ملزمان سے ضبط کر لی گئی۔ ملزم کے خلاف واڈا پولیس اسٹیشن میں تعزیرات ہند کی دفعہ 123، 223، اور 275 اور فوڈ سیفٹی اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی دفعہ 26(2)، 23، 27، 26(2)(IV) اور (A)، 30(2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اور ملزم کو گرفتار کر کے مزید تفتیش کی جا رہی ہے۔

ودھان بھون کے باہر درخت پر چڑھ کر ٹیکسی ڈرائیور کا احتجاج

ممبئی: ٹریفک پولیس کے جرمانے کے بعد ہفتہ کی صبح ایک 32 سالہ ٹیکسی ڈرائیور نے ودھان بھون کے باہر درخت پر چڑھ کر انوکھا احتجاج کیا۔ احتجاج دو گھنٹے تک جاری رہا اس سے پہلے کہ کف پریڈ پولیس اسے نیچے اتارنے میں کامیاب ہو گئی۔ پولیس کے مطابق اس شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ جرمانے کے بعد ’اپنی جان بچانے‘ کے لیے درخت پر چڑھ گیا۔ کف پریڈ تھانے کے سینئر پولیس انسپکٹر ستیش گائیکواڑ نے آخر کار اسے نیچے آنے کے لیے منایا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہ نشے کی حالت میں دکھائی دے رہا تھا اور بکواس کر رہا تھا۔ مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ واقعہ صبح 10 بجے کے قریب اس وقت شروع ہوا جب ایک شخص کو درخت پر بیٹھا اور چھلانگ لگانے کی دھمکی دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ تماشائیوں کا ایک ہجوم تیزی سے جمع ہو گیا۔ مقامی پولیس اور فائر ڈپارٹمنٹ کے اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچے لیکن انہیں قابو کرنے کی کوشش کی گئی۔ جب بھی پولیس اہلکار اس کے پاس جانے کی کوشش کرتے تو وہ چھلانگ لگانے کی دھمکی دیتا، جس سے حالات کشیدہ ہو جاتے۔ جب اسے منانے کی بار بار کوششیں ناکام ہوئیں تو سینئر پولیس انسپکٹر ستیش گائیکواڑ درخت پر چڑھ گئے اور اس شخص سے سکون سے بات کی۔ انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ ان کے خدشات کو دور کیا جائے گا اور انہیں پرسکون کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس شخص کے بیانات بے ترتیب تھے، بعض اوقات ٹریفک پولیس کی طرف سے تعزیری کارروائی کا حوالہ دیتے تو بعض اوقات یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ مراٹھی لوگوں کو دکانیں قائم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

مہاراشٹر میں بی جے پی کی اتحادی پارٹیوں کو ختم کرنے کی سازش

اپنی پارٹی کو بچانے کے لیے ایکناتھ شندے پہنچے دہلی، ہرش وردھن سپکال نے خاتون ڈاکٹر کی خودکشی کے بعد فڑنویس کی خاموشی پر سوال اٹھایا

ممبئی: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا ہے کہ بی جے پی ایسی ’ڈائن‘ ہے جو دوسری سیاسی پارٹیوں کو نگل کر ہی زندہ رہتی ہے۔ بی جے پی نے پہلے مخالف پارٹیوں کو ختم کیا، اب اپنے اتحادیوں شندے سینا اور اجیت پوار کی این سی پی کو سیاسی طور پر مٹا دینے کی حکمت عملی تیار کر لی ہے۔ آنے والے بلدیاتی انتخابات میں بی جے پی اپنے اتحادیوں کو اکیلے لڑنے پر مجبور کرے گی تاکہ انہیں کمزور کیا جا سکے۔ یہی خطرہ محسوس کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اپنی پارٹی اور سیاسی مستقبل کو بچانے کے لیے دہلی روانہ ہوئے ہیں۔

سپکال نے کہا کہ موجودہ ’ٹرپل انجن حکومت‘ (بی جے پی، شندے سینا اور اجیت پوار کی این سی پی) بظاہر مضبوط دکھائی دیتی ہے، مگر اندرونی طور پر شدید اختلافات اور کھینچا تانی کا شکار ہے۔ ایسے حالات میں یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ حکومت پورے پانچ سال مکمل کر پائے گی یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا اتحادی پارٹیوں کے ساتھ رویہ تاریخی طور پر خطرناک رہا ہے، اس لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ دہلی یاترا کے بعد شندے کو کوئی ریلیف ملے گا۔

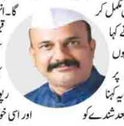

پھلٹن کی ایک خاتون ڈاکٹر کی خودکشی کے واقعے پر حکومت کی خاموشی پر تنقید کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ واقعے کو 24 گھنٹے گزر چکے ہیں، لیکن وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس نے ایک لفظ بھی نہیں بولے ہیں۔ مہاراشٹر کو اس سے زیادہ غیر حساس اور ناکارہ وزیر داخلہ کبھی نہیں ملا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پورے معاملے کو دبا دیا جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ خودکشی سے قبل خاتون ڈاکٹر نے شکایت درج کرائی تھی، لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ تبدیل کرنے کا دباؤ ڈالا گیا اور اسی خوف سے انہوں نے اپنا آخری پیغام ہاتھ پر ہی لکھ کر چھوڑا۔ بی جے پی کے ایم ایل اے سنجے گائیکواڑ کے الزامات پر تبصرہ کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ حکومت انہی کی ہے، اس لیے اگر سچائی ہے تو ماتر بھومی فاؤنڈیشن کے معاملے کی اعلیٰ سطحی یا ایس آئی ٹی کے ذریعے تفتیش ہونی چاہیے اور الزام درست ثابت ہوں تو سخت کارروائی کی جائے۔ لیکن اگر یہ سب محض تماشہ ہے تو گائیکواڑ کو سیاست سے سنیاس لے لینا چاہیے۔ اجیت پوار پر طنز کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ ان کی این سی پی نے اپنے انتخابی منشور میں واضح طور پر کسانوں کی قرض معافی کا وعدہ کیا تھا، لیکن اب وہ اس سے انکار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بھی جب پوار نے اس وعدے سے انکار کیا تھا تو انہی کو ان کا منشور دکھانا پڑا تھا، اور اب دوبارہ وہی جھوٹ دہرایا جا رہا ہے۔ سپکال نے کہا کہ جھوٹ بولو مگر زور سے بول یہ بی جے پی کا اصول اب اجیت پوار نے بھی اپنا لیا ہے۔ بی جے پی کی معیت میں انہیں جھوٹ بولنے کی عادت پڑ گئی ہے۔

ایلفنسٹن پل میں تبدیلی
ڈبل ڈیکر پل کی تعمیر کا کام شروع

ممبئی: 125 سال پرانے ایلفنسٹن پل کو تبدیل کرتے ہوئے ڈبل ڈیکر پل کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پل کے دونوں جانب اپروچ سڑکیں 60 فیصد مکمل ہو چکی ہیں۔ ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) نے ستمبر 2026 تک کام مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ تعمیر کے آغاز نے سیوڑی-ورلی کنیکٹر کی ایک بڑی رکاوٹ کو ہٹا دیا ہے۔ پروجیکٹ کی تکمیل سے اٹل سیتو کو باندرہ-ورلی سی لنک سے جوڑنے کے حکومتی منصوبے کو بھی پورا کیا جائے گا۔

عیاں رہے کہ ایلفنسٹن ریلوے پل پر 500 میٹر لمبا پل بنایا جا رہا ہے۔ اس میں 132.2 میٹر لمبا ریلوے پل اور 12.1 میٹر چوڑا پل ہوگا۔ ایم ایم آر ڈی اے کمشنر ڈاکٹر سنجے مکھرجی نے جمعہ کو جاری تعمیراتی کام کا دورہ کیا۔ 4.5 کلومیٹر طویل شیوڑی-ورلی کنیکٹر 65 فیصد سے زیادہ مکمل ہو چکا ہے۔ تاہم شیوڑی-ورلی کنیکٹر پروجیکٹ پل کی نامکمل تعمیر کی وجہ سے رک گیا تھا جو کنیکٹر کے راستے میں تھا۔ اب ایلفنسٹن پل کی جگہ نئے پل کی تعمیر شروع ہونے سے 2026 تک کنیکٹر کو مسافروں کے لیے کھولنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ اٹل سیتو سے ورلی آنے والی گاڑیوں کے لیے تیز رفتار رسائی کو یقینی بنانے کے لیے شیوڑی-ورلی کنیکٹر کی تعمیر جاری ہے۔ اس پروجیکٹ کے ذریعے انتظامیہ نے اٹل سیتو، ورلی-باندرا سی لنک اور کوسٹل روڈ کو جوڑنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ کنیکٹر سے اٹل سیتو کے 15 فیصد ٹریفک کو لے جانے کی امید ہے۔ اس سے گاڑیاں نئی ممبئی سے مضافاتی علاقوں تک بغیر ٹریفک جام کے سفر کر سکیں گی۔

لاڈکی بہن یوجنا میں 164 کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا ہے

سیاسی حمایت کے بغیر گھوٹالے نہیں ہو سکتے: آدتیہ ٹھاکرے کا الزام

ممبئی: مہایوتی حکومت کی طرف سے شروع کی گئی لاڈکی بہن یوجنا کئی وجوہات سے خبروں میں ہے۔ اب، چونکا دینے والی معلومات سامنے آئی ہیں کہ لاڈکی بہن یوجنا میں 164 کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا ہے۔ ادھو ٹھاکرے کے دھڑے سے تعلق رکھنے والے شیوسینا کے ایم ایل اے آدتیہ ٹھاکرے نے اس اسکیم پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کا گھوٹالہ حکومت کے آشیرواد کے بغیر ناممکن ہے۔

آدتیہ ٹھاکرے نے اس بارے میں ٹویٹ کیا۔ اپنی پوسٹ میں انہوں نے لکھا کہ حکومت کی لاڈکی بہن یوجنا کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فرضی فائدہ اٹھانے والوں کے 164 کروڑ روپے کے گھوٹالہ کی خبر دیوالی سے عین قبل منظر عام پر آئی ہے۔ کیا یہ سرکاری مشینری اور سیاسی آشیرواد کے استعمال کے بغیر ممکن ہے؟ اسکیموں کے نام پر عوام کا پیسہ برباد کرنا اور سرکاری خزانے کو خالی کرنا ممبئی میونسپل کارپوریشن میں بی جے پی کا پرانا حربہ ہے۔

آدتیہ ٹھاکرے نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ دوسری طرف، دیوالی کے اس سیزن میں، ہمارے کسان بھائی، ہمارے بلی راجا، بغیر مدد کے اندھیرے میں رہ گئے ہیں۔ ہمیں صرف جھوٹی یقین دہانیاں ملی تھیں کہ شدید بارشوں سے متاثر کسانوں کو دیوالی سے پہلے راحت مل جائے گی، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا، لیکن حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ عوام سب کچھ دیکھ رہی ہے اور یاد کر رہی ہے۔

مہاراشٹر حکومت کی لاڈلی بہن یوجنا کے تحت 12 ہزار 431 مردوں کو ہر ایک کو 1500 روپے 13 ماہ کے لیے دیئے گئے۔ یہ چونکا دینے والی معلومات رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ کے ذریعے سامنے آئی۔ فی الحال اسکیم کے استفادہ کنندگان کی تصدیق جاری ہے۔ یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ ان 12 ہزار بھائیوں نے فراڈ کیا ہے۔ ویمن اینڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے حکام نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ دھوکہ دہی سے فوائد حاصل کرنے والی 77 ہزار 980 خواتین کو نااہل قرار دیا گیا ہے، جبکہ ان 12 ہزار فرضی مرد فائدہ اٹھانے والوں کے کھاتوں میں 24 کروڑ اور روپے اور نااہل خواتین کے کھاتوں میں 140 کروڑ روپے منتقل کیے گئے ہیں۔

پونے-ممبئی اور دیگر شاہراہوں پر شدید ٹریفک جام

دیوالی کی تعطیلات کے بعد لوگوں کے واپس لوٹنے پر ٹریفک میں اضافہ

پونے: دیوالی کی تعطیلات ختم ہونے کے ساتھ ہی پونے اور ممبئی کی طرف نقل مکانی کرنے والوں کا ایک سلسلہ ان شہروں کو مہاراشٹر اور ہندوستان کے دیگر حصوں سے جوڑنے والی بڑی قومی اور ریاستی شاہراہوں پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ویک اینڈ قریب آنے اور پیر کو لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہونے کے ساتھ ہی لوگ شہر کو لوٹنے لگے ہیں۔ اس میں گھر واپس آنے سے پہلے مشہور سیاحتی مقامات جیسے مہابلیشور، لوناوالا، سنہہ گڑھ اور بھیما شنکر کے چند راستے شامل ہیں۔

ممبئی-پونے ایکسپریس وے، پونے-بنگلور نیشنل ہائی وے، پونے-ناسک ہائی وے، سولاپور روڈ، نگر روڈ، اور ہندو ہردئے سمراٹ بالا صاحب ٹھاکرے مہاراشٹر اسمردھی مہامارگ پر ہفتہ کی صبح سے گاڑیوں کی لائنیں لگ گئیں۔ رہائشیوں نے بتایا کہ کچھ بڑے روڈ بلاکس کو عبور کرنے میں ایک گھنٹے سے زیادہ کا وقت لگا۔ خاص طور پر پونے سے بنگلورو تک نیشنل ہائی وے نمبر 4 ترقیاتی پروجیکٹوں سے بھری ہوئی ہے، اور ایشور پور، کراڈ، اور ستارہ جیسے بڑے شہروں کے قریب موڑ شامل کیا گیا ہے۔ یہ موڑ ایک عام پانچ گھنٹے کے سفر کو سات یا آٹھ گھنٹے میں بڑھا سکتے ہیں۔

جنوبی ممبئی میں نیول افسران کی لکشری موٹر سائیکلیں چوری

فوجی اہلکار لاتور سے گرفتار، چوری کی وارداتوں نے کف پریڈ میں واقع حساس فوجی کمپلیکس کی سیکیورٹی کے حوالے سے شدید خدشات کو جنم دیا

ممبئی: کف پریڈ پولیس نے فوج کے ایک حاضر سروس اہلکار کو جنوبی ممبئی میں ایک انتہائی محدود بحریہ کے رہائشی کمپلیکس کے اندر سے دو اعلیٰ درجے کی موٹر سائیکلیں چوری کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ اس واقعے نے حساس فوجی کمپلیکس کی سیکیورٹی کے حوالے سے شدید خدشات کو جنم دیا ہے۔ کف پریڈ کے علاقے میں تعینات ایک 31 سالہ سپاہی ملزم کو وسیع تفتیش کے بعد 21 اکتوبر کو اس کے آبائی شہر لاتور سے ٹریس کر کے گرفتار کیا گیا۔ یہ گرفتاری بحریہ کے ایک سینئر افسر کی شکایت کے بعد کی گئی جس کی ہارلے ڈیوڈسن X400 موٹر سائیکل سرکاری نیول کوارٹرز سے لاپتہ ہو گئی تھی۔ اس کے فوراً بعد ایک اور سینئر افسر نے اپنی رائل انفیلڈ انٹرسیپٹر 650 موٹر سائیکل کی چوری کی اطلاع بھی اسی محفوظ کمپاؤنڈ سے دی۔

ہائی سیکیورٹی نیول زون سے دو لگژری بائک کی چوری نے حکام کو بحری سیکیورٹی کے ساتھ مل کر تفصیلی تفتیش شروع کرنے پر مجبور کیا۔ تفتیش کاروں نے ملزم کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے کے لیے جدید تکنیکی تجزیہ کا استعمال کیا اور بالآخر لاتور میں اس کی رہائش گاہ سے چوری شدہ دونوں موٹر سائیکلیں برآمد کر لیں۔ پولیس ذرائع نے انکشاف کیا کہ ملزم بحریہ کے رہائشی احاطے تک رسائی کا کوئی مجاز نہیں تھا۔ اس نے آن لائن ٹیوٹوریلز کے ذریعے لگژری بائیکس کے اگنیشن سسٹم کو بائی پاس کرنے کی تکنیک سیکھی تھی اور ان کا استعمال اندھیرے کی آڑ میں گاڑیاں چوری کرنے کے لیے کیا تھا۔ وہ ڈیوٹی سے چھٹی لیتا تھا اور رات کے 10 سے ساڑھے 10 بجے کے درمیان دیر سے احاطے میں داخل ہوتا تھا، اس نے آسان اوزاروں کا استعمال کرتے ہوئے تالے توڑ دیے اور لاتور تک لے جایا گیا، تفتیش میں شامل ایک پولیس افسر نے اس کی جانکاری دی۔ ملزم کو مقامی عدالت میں پیش کر کے پیر تک پولیس کی تحویل میں دے دیا گیا۔

دریں اثنا، تفتیش کار اس بات کی جانچ کر رہے ہیں کہ آیا وہ حالیہ مہینوں میں بحریہ کے علاقے سے رپورٹ کی گئی پریمیم موٹر سائیکلوں کی اسی طرح کی دیگر چوریوں سے منسلک ہے۔

2013 سے زیر التوا کیس میں نیا موڑ، شوہر کو ملی ضمانت

ممبئی: ایک سیشن کورٹ نے چمبور کے رہنے والے اس شخص کو ضمانت دے دی ہے، جسے تلک نگر پولیس نے اعلامیہ حکم کی بنیاد پر گرفتار کیا تھا، جب وہ 2013 میں اپنی بیوی کی طرف سے فسادات کی شکایت کے بعد عدالت میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ عدالت نے اس کی بیوی کے طرز عمل پر غور کیا، 2014 سے کارروائی میں تاخیر کی۔ ابھے کملاکر ساکھلے کے خلاف تلک نگر پولیس نے 2013 میں کیس درج کیا تھا اور اسے جون 2023 میں دی گئی تاریخ پر وکھرولی کی میٹروپولیٹن مجسٹریٹ عدالت میں حاضر نہ ہونے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ ساکھلے کے وکیل نے یہ دعویٰ کرتے ہوئے ضمانت کی درخواست کی تھی کہ اس کی بیوی اور اس کا وکیل اسے، اس کی 82 سالہ ماں اور اس کی دو چھوٹی بہنوں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ ساکھلے نے دعویٰ کیا کہ اس کی بیوی نے اس کے خلاف متعدد جھوٹے کیس درج کرائے ہیں، اور اس معاملے کو یا تو نئی درخواستوں یا اس کے وکیل کے خلاف جھوٹے الزامات کے ساتھ ملتوی کر کے کارروائی میں تاخیر کی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس کی بیوی نے اس کے والد کی نام کی پلیٹ ہٹا دی اور اس جگہ اپنی پلیٹ چسپاں کر دی، دروازے پر تالا لگا دیا اور اس کی ماں کو گھر سے نکال دیا۔ ایک حکم کی بنیاد پر وہ اپنی ماں اور بہن کے ساتھ رہنے کے قابل نہیں تھا اور ’ایک بھکاری کی طرح زندگی گزار رہا تھا‘، اس نے دعویٰ کیا، انہوں نے مزید کہا کہ گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا گیا تھا حالانکہ اس نے اپنی بیوی کو باقاعدہ کفالت ادا کی تھی۔ بیوی نے دعویٰ کیا کہ اسے ذہنی اور جسمانی طور پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا، اور یہ کہ ساکھلے نے عدالت سے حقائق کو دبایا، جس میں اس کا اصل پتہ ظاہر کرنے والی کوئی دستاویزات نہیں تھیں۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس کی رضامندی کے بعد وکھرولی پولیس میں درج کیس میں اسے ضمانت دی گئی تھی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ وہ ایک بدنام زمانہ مجرم ہے اور سات پولیس اسٹیشن کی پولیس اسے تلاش کر رہی ہے۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ ٹرائل شروع نہیں ہوا اور استغاثہ نے کسی ایک گواہ سے بھی جرح نہیں کی۔ اس نے یہ بھی نوٹ کیا کہ بیوی عملے، پولیس، جیل حکام کے خلاف درخواستیں دائر کرتی رہی ہے، اس کے علاوہ وہ عدالتی افسران کے خلاف بھی الزامات لگاتے ہوئے معاملہ کو ایک سے دوسری عدالت میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ ان برسوں میں 16-17 وکلاء نے آدمی کا مقدمہ چھوڑ دیا۔

’ہر کسی کے موبائل فون کو ٹریک کیا جا رہا ہے‘

مہاراشٹر کے وزیر محصول چندر شیکھر باونکولے کے بیان نے سیاسی ہلچل مچا دی

ممبئی: مہاراشٹر میں آنے والے بلدیاتی انتخابات سے پہلے ریاست کے وزیر محصول اور بی جے پی کے سابق ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے نے ایک بیان سے ہلچل مچا دی ہے۔ 23 اکتوبر کو بی جے پی کے ایک پروگرام میں انہوں نے کہا کہ ہر کسی کے موبائل فون اور واٹس ایپ اکاؤنٹس پر نظر رکھی جا رہی ہے۔

اس بیان نے اپوزیشن خاص طور پر شیو سینا (ادھو ٹھاکرے کی زیر قیادت) ایم پی سنجے راوت کو ناراض کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ باونکولے کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ تنازعہ کے بعد باونکولے نے جمعہ کو واضح کیا کہ ان کے بیان کو غلط سمجھا گیا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ بی جے پی کے ایک لاکھ واٹس ایپ گروپس پارٹی کے وار روم سے منسلک ہیں، جہاں انتخابی مہم کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے پارٹی کارکنوں کی سرگرمیوں اور رابطے کی نگرانی کی جاتی ہے۔ باونکولے نے کہا کہ ہمارے کارکنوں کے کام، ان کے تبصروں اور ردعمل کی پارٹی کے وار روم میں نگرانی کی جاتی ہے۔ اس سے یہ معلوم کرنے میں مدد ملتی ہے کہ سرکاری اسکیموں کی تاثیر اور وہ کس طرح لوگوں تک پہنچ رہی ہیں۔ بی جے پی لیڈر نے مزید کہا کہ پارٹی اپنے گروپوں کے ماحول کا جائزہ لیتی ہے اور اس کی بنیاد پر فیصلے کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی منفی تبصرے کرتا ہے تو اسے ہٹا دیا جاتا ہے اور ایک مثبت ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ ہمارے تنظیمی کام کا حصہ ہے۔ پارٹی میں ہم کیا کرتے ہیں اس کا فیصلہ کرنے والا راوت کون ہے؟

مقامی اور میونسپل انتخابات پر بات کرتے ہوئے، باونکولے نے دعویٰ کیا کہ مہایوتی (بی جے پی، شیوسینا، این سی پی) اتحاد 51 فیصد ووٹ حاصل کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مہا وکاس اگھاڑی چاہے کتنی ہی متحد کیوں نہ ہو، وہ ایک بھی ضلع پریشد یا نگر پریشد سیٹ نہیں جیت پائے گی۔

انہوں نے واضح کیا کہ ٹکٹوں کی تقسیم پر کسی قسم کے تنازعات سے بچنے کے لیے ہر ضلع میں تین رہنماؤں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اندرونی اختلافات سے گریز کریں اور اپوزیشن کو حقیقی تعاون دیں۔

ممبئی میں بارش جاری، آئی ایم ڈی نے جاری کیا الرٹ

ممبئی: ممبئی اور اس کے پڑوسی تھانے ضلع میں وقفے وقفے سے ہلکی بارش آج ہفتہ کو بھی جاری رہی، ہندوستان کے محکمہ موسمیات نے شہر کے لیے زرد الرٹ جاری کرتے ہوئے منگل کی صبح تک مزید بارش کا امکان ظاہر کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق اس دوران ہلکی اور کہیں تیز بارش ہو سکتی ہے۔ عیاں رہے کہ جمعہ کی رات کو ایک گھنٹہ کے وقفے میں جزیرہ سٹی ڈویژن میں 50 ملی میٹر سے زیادہ کی بارش ہوئی، اس کے بعد ممبئی اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ہفتہ کو بادل چھائے رہے اور ہلکی بارش بھی ہوئی۔ تھانے، نوی ممبئی اور مغربی مضافاتی علاقوں کے کچھ علاقوں میں دن کے وقت ہلکی سے درمیانی بارش ہوئی۔

جوگیشوری آتشزدگی: عمارت کے خلاف نوٹس جاری کیا جائے گا

ممبئی: جوگیشوری میں جے ایم ایس کمرشل بلڈنگ میں آگ لگنے کے ایک دن بعد ممبئی فائر بریگیڈ کے عہدیداروں نے کہا کہ وہ عمارت کے انتظام کو نوٹس جاری کریں گے اور عمارت کی بجلی اور سیوریج لائنوں کو بھی منقطع کریں گے۔

ممبئی کے چیف فائر آفیسر (سی ایف او) رویندر امبولگیکر نے بتایا کہ اس عمارت کے پاس نہ تو قبضے کا سرٹیفکیٹ (او سی) تھا اور نہ ہی فائر بریگیڈ کی طرف سے این او سی، جو ان کے لیے لازمی تھا کیونکہ عمارت کے اندر کئی دفاتر ہیں، اس لیے ہم انہیں نوٹس بھیجیں گے جس میں غلطیوں کی وضاحت طلب کی جائے گی اور اس وقت بجلی منقطع ہو جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عمارت میں کئی غیر قانونی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

قابض اسرائیلی بحریہ کی ظالمانہ کارروائی، غزہ کے ساحل پر دو کشتیاں تباہ، تین ماہی گیر گرفتار

غزہ: قابض اسرائیلی بحریہ نے ہفتے کی صبح غزہ کے ساحل پر فلسطینی ماہی گیروں پر حملہ کر کے دو کشتیاں تباہ کر دیں اور تین ماہی گیروں کو گرفتار کر لیا۔ ماہی گیروں کی کمیٹی کے زکریا بکر نے بتایا کہ قابض بحریہ نے غزہ کے ساحل پر محمد نافذ الھبیل، فؤاد نافذ الھبیل اور احمد عمر الھبیل کو حراست میں لیا۔ اسی دوران صہیونی جنگی کشتیاں مسلسل گولیاں برسا رہی تھیں۔ ادھر قابض فوج نے جبالیا کیمپ کے مشرقی علاقے پر فائرنگ اور توپ خانے سے گولہ باری کی، جبکہ دیر البلح کے مشرقی علاقے پر بھی شدید گولہ باری کی گئی۔ صبح کے وقت قابض فوج نے مشرقی غزہ کے الشجاعیہ محلے میں متعدد گھروں کو دھماکوں سے اڑا دیا۔

مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی فوج کے چھاپے، فائرنگ اور گرفتاریاں

غرب اردن: مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں جمعہ کے روز قابض اسرائیلی فوج کے چھاپوں اور شہریوں کے خلاف فائرنگ سے کئی فلسطینی زخمی اور متعدد گرفتار ہو گئے۔ الخلیل میں بیت امر قصبے میں قابض فوج کی گیس بمباری سے درجنوں شہری دم گھٹنے سے متاثر ہوئے۔ قابض فوج نے البرج گاؤں میں بھی صوتی بم پھینکے اور گھروں پر دھاوا بولا۔ رام اللہ کی البیرہ شہر میں قابض فوج کے گیس بم حملے سے ایک تجارتی عمارت میں آگ بھڑک اٹھی۔ اس دوران قابض فوج نے ایک نوجوان کو گرفتار کر لیا جبکہ سلواد میں دو مزید نوجوانوں کو دکانداروں سمیت حراست میں لے لیا۔ طوباس میں قابض فوج نے فلسطین ریسٹورنٹ کے قریب ایک نوجوان کو گرفتار کر لیا جبکہ شہر پر دھاوا بول کر مظاہرین پر گولیاں چلائیں۔ یہ تمام واقعات مغربی کنارے کے شہریوں کے خلاف قابض اسرائیل کی روزانہ کی جانے والی منظم درندگی کی تازہ مثال ہیں۔

غزہ میں تعلیم کا نظام تباہ، ایک پوری نسل ضائع ہونے کے خطرے میں ہے: یونیسیف کا انتباہ

غزہ: اقوام متحدہ کے بچوں کے ادارے 'یونیسیف' کے مشرقِ وسطیٰ وشمالی افریقہ کے علاقائی ڈائریکٹر ایڈورڈ بیگ بیدیر نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں تعلیم کا نظام تباہ ہونے کے باعث ایک پوری نسل ضائع ہونے کے دہانے پر ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ تیسرا سال ہے جب بچے اسکول نہیں جا پا رہے۔ اگر فروری تک تعلیمی نظام بحال نہ کیا گیا تو ہم ایک کھوئی ہوئی نسل کے سامنے ہوں گے۔ ان کے مطابق قابض اسرائیلی جارحیت سے غزہ میں 85 فیصد تعلیمی ادارے تباہ ہو چکے ہیں اور باقی بیشتر کو بے گھر شہریوں کے پناہ مراکز کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت اساتذہ خود اپنے گھروں کے لیے پانی اور خوراک کی فراہمی میں مصروف ہیں، ایسے میں تعلیم جاری رکھنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ بیگ بیدیر نے افسوس ظاہر کیا کہ 80 فیصد غزہ اب ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ وزارتِ تعلیم کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک 19 ہزار 910 طلبہ شہید اور 30 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں جبکہ مغربی کنارے میں 148 طلبہ شہید ہوئے۔

غزہ: قابض اسرائیلیوں کا القدس اور وادی اردن اراضی پر قبضہ

غرب اردن: مرکز اطلاعات فلسطین کو موصول ہونے والی ایک تازہ رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیل نے فلسطینی سرزمین پر قبضے اور نوآبادیاتی توسیع کے اپنے گھناؤنے منصوبوں کو مزید تیز کر دیا ہے۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ صہیونی حکومت بالخصوص وادی اردن اور القدس کے گرد ونواح میں زمینوں پر قبضے کی نئی لہر چلا رہی ہے، جس کا مقصد مغربی کنارے میں ایک نیا استعماری حقیقت مسلط کرنا ہے۔

قومی دفتر برائے دفاع اراضی ومزاحمتِ آبادکاری کی ہفتہ وار رپورٹ میں بتایا گیا کہ گذشتہ ہفتے قابض اسرائیل نے مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں 248 نئی نوآبادیاتی یونٹس کی تعمیر کے منصوبے پر غور کیا۔ یہ منصوبے چھ مختلف نوآبادیاتی خاکوں پر مشتمل ہیں، جن پر چار بستیوں میں تیزی سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ ان میں سب سے نمایاں روتیم نوآبادی ہے جو شمالی وادی اردن میں واقع ہے جہاں 102 یونٹس تعمیر کیے جا رہے ہیں، جبکہ ایلی بستی میں 138 یونٹس اور گیوعات زئیف اور شیلو میں بھی اضافی یونٹس کی منظوری دی گئی ہے۔

قابض اسرائیلی فوج نے نابلس گورنری کے دیہات قریوت، مشرقی اللبن اور الساویہ کی 70 دونم سے زائد زمین پر فوجی احکامات کے ذریعے قبضے کا اعلان کیا ہے، تاکہ ایلی نوآبادی کے اردگرد ایک نام نہاد "حفاظتی زون" قائم کیا جا سکے۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ قابض اسرائیل کے ماتحت سول انتظامیہ کا نام نہاد "اعلیٰ منصوبہ بندی کونسل" نومبر سنہ 2024ء سے مسلسل ہفتہ وار اجلاس منعقد کر رہی ہے، جس میں نئی نوآبادیاتی تعمیرات کی منظوری دی جاتی ہے تاکہ توسیع کی رفتار کو معمول کی حیثیت دی جا سکے اور عالمی سطح پر توجہ کم کی جا سکے۔

رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیل نے رواں سال کے آغاز سے اب تک 26 ہزار سے زیادہ نوآبادیاتی یونٹس کی منظوری دی ہے، جو نوآبادیاتی پھیلاؤ کی تاریخ میں ایک نیا ریکارڈ ہے۔

اسی ضمن میں قابض اسرائیلی حکومت نے القدس کے شمال میں واقع فلسطینی گاؤں قلندیہ کی سینکڑوں دونم اراضی پر پرانے قبضے کے فیصلے دوبارہ نافذ کیے ہیں، تاکہ ان زمینوں کو منظم انداز میں فلسطینیوں سے چھین کر اردگرد کی صہیونی بستیوں میں شامل کیا جا سکے۔

رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ وادی اردن کے شمالی علاقوں میں قابض آبادکاروں نے چار ہزار سے زیادہ دونم زرعی زمینوں کو باڑ لگا کر گھیر لیا ہے، جو چالیس سے زائد فلسطینی خاندانوں کی ملکیت ہیں۔ یہ اقدام اس وقت کیا گیا جب دنیا کی توجہ غزہ پر جاری اسرائیلی جنگی درندگی پر مرکوز ہے اور علاقے میں سخت فوجی محاصرہ نافذ ہے۔

دفتر نے ان اقدامات کو فلسطینی زمینوں پر منظم صہیونی ڈکیتی قرار دیا ہے جو فلسطینیوں کو ان کے روزگار سے محروم کر کے ان کے وجود کو مٹانے کی صریح کوشش ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جو فلسطین کی زرعی اور تزویراتی اہمیت کے لحاظ سے نہایت حساس ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وادی اردن کے شمالی حصے میں آبادکاروں کے حملوں میں خطرناک اضافہ ہو چکا ہے۔ یہ حملے مقامی آبادی پر گھروں میں گھسنے، چرواہوں پر حملے کرنے، کھیت تباہ کرنے اور مویشی چوری کرنے کی شکل میں جاری ہیں۔ اسی طرح الخلیل گورنری میں بھی ایسی ہی درندگی دیکھنے میں آئی، جہاں قابض فوج اور آبادکاروں نے بیت امر، بیر عرکہ اور ام الخیر کے علاقوں میں فلسطینیوں کی زرعی زمینیں اجاڑ دیں اور تقریباً 70 دونم اراضی تباہ کر دی جو مقامی خاندانوں کی ملکیت تھی۔

زیتون کی فصل کے موسم میں قابض آبادکاروں نے اپنی درندگی میں مزید اضافہ کیا اور مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں فلسطینی کسانوں اور مزدوروں پر گولیاں چلائیں، تشدد کیا، ان کی فصلیں اور آلات لوٹ لیے، جبکہ قابض فوج ان حملوں کی مکمل سرپرستی کرتی رہی۔

اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور (اوچا) نے صرف ایک ہفتے کے دوران 71 حملوں کی تصدیق کی ہے، جن میں سے 27 دیہات متاثر ہوئے، اور ان میں سے نصف کا تعلق زیتون کے موسم سے تھا۔

14 تا 22 اکتوبر کے دوران کم از کم 78 نئے حملے ریکارڈ کیے گئے جن میں زرعی زمینوں پر قبضے، کھیتوں کی تباہی، گاڑیوں کو جلانا، گھروں اور تجارتی وزرعی تنصیبات کو منہدم کرنا شامل ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ تمام واقعات ایک منظم اسرائیلی پالیسی کا حصہ ہیں جس کا مقصد مغربی کنارے کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے اسے فعلاً قابض اسرائیل میں ضم کرنا ہے، جبکہ عالمی برادری کی طرف سے کوئی حقیقی قانونی جوابدہی یا مؤثر روک تھام دیکھنے میں نہیں آ رہی۔

امریکی فوج غزہ پر ڈرونز کے ذریعے جنگ بندی کی نگرانی شروع کر دی

غزہ: امریکی فوج نے گذشتہ چند دنوں کے دوران غزہ پر ڈرون طیارے روانہ کیے ہیں تاکہ وہ جنگ بندی کے معاہدے کی تعمیل کی نگرانی کر سکیں، جو 10 اکتوبر 2025ء سے نافذ العمل ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے جمعہ کے روز نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر قابض اسرائیل اور امریکی فوجی حکام کے حوالے سے رپورٹ دی کہ یہ ڈرون طیارے غزہ میں میدان میں ہونے والی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں اور ان کا مقصد امریکہ کی طرف سے قائم کردہ نئے سول وفوجی رابطہ مرکز کی مدد کرنا ہے، جسے پچھلے ہفتے جنوبی اسرائیل میں قیادتِ مرکزی امریکی نے جنگ بندی کے معاہدے کی عمل داری کی نگرانی کے لیے قائم کیا۔

رپورٹ کے مطابق امریکی جاسوسی کے یہ عمل واشنگٹن کی اس خواہش کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ غزہ میں ہونے والے حالات کی آزادانہ جانچ پڑتال کر سکے، اسرائیل کی بیانیہ سے ہٹ کر حالانکہ دونوں کے درمیان تعاون موجود ہے۔

امریکی فوج نے جنگ کے ابتدائی مراحل میں MQ-9 ریپر طیارے بھی استعمال کیے تھے تاکہ اسرائیلی قیدیوں کے مقامات معلوم کیے جا سکیں، اور ان معلومات کو اسرائیلی فوج کے ساتھ شیئر کیا گیا۔ اخبار نے بتایا کہ امریکی وزارت خارجہ، جو جنگ بندی کی نگرانی کی کوششوں کی سربراہی کرتی ہے، نے ڈرون طیاروں کے بارے میں سوالات کے جواب نہیں دیے، اور اسرائیلی فوج نے بھی اس معاملے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

اسی سلسلے میں امریکی وزارت خارجہ نے جمعہ کے روز اعلان کیا کہ یمن میں امریکی سفیر اسٹیفن فاجن کو جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ اور غزہ میں انسانی امداد کی فراہمی کے لیے ایک نئے سول مرکز کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔

یہ اعلان امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے جنوبی اسرائیل میں کریات گات فوجی اڈے میں واقع سول وفوجی رابطہ مرکز کے دورے کے بعد کیا گیا، جہاں انہوں نے مزید امریکی سفارت کاروں کے شمولیت کی یقین دہانی کرائی، جو وہاں تقریباً 200 امریکی فوجیوں کے ساتھ کام کریں گے۔

انروا کا مصر اور اردن میں موجود امدادی سامان کی غزہ میں سپلائی کا مطالبہ

غزہ: اقوام متحدہ کی ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین 'انروا' نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں سردیوں کے لیے پناہ گاہ اور ضروری سامان کی شدید اور فوری ضرورت ہے۔

انروا نے آج ہفتے کو ایک پوسٹ میں بتایا کہ موسم سرما کے قریب آنے کے ساتھ غزہ کے باشندوں کے لیے پناہ اور گرمی فراہم کرنا ہر گزرتے دن کے ساتھ ایک بڑھتی ہوئی ضرورت بن چکی ہے۔

ایجنسی نے واضح کیا کہ یہ وسائل جو بنیادی طور پر بے گھر خاندانوں کے لیے مختص ہیں اردن اور مصر میں انروا کے گوداموں میں موجود ہیں لیکن غزہ میں داخل ہونے سے روک دیے گئے ہیں۔

انروا نے زور دیا کہ غزہ میں انسانی امداد کی ترسیل کے لیے اس کی اجازت فوری طور پر بحال کی جائے، خاص طور پر اس وقت جب 10 اکتوبر 2025ء سے جنگ بندی کے معاہدے کا پہلا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔

گذشتہ جمعرات کو، اسرائیلی نشریاتی ادارے نے ایک نامعلوم حکومتی اہلکار کے حوالے سے بتایا کہ قابض اسرائیل کی انتظامیہ انروا کو غزہ میں کام دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دینے کا ارادہ نہیں رکھتی، حالانکہ بین الاقوامی عدالت کے فیصلے نے تل ابیب کو پابند کیا تھا کہ ایجنسی کو غزہ میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔

گذشتہ بدھ کو بین الاقوامی عدالت انصاف نے کہا کہ غزہ کے فلسطینی "کافی امداد نہیں حاصل کر سکے" اور قابض اسرائیل کو پابند کیا کہ امداد کی ترسیل کو آسان بنائے اور جنگ میں بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا بند کرے۔

یہ قانونی رائے، جو باضابطہ پابند نہیں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے درخواست پر دسمبر 2024ء میں جاری کی گئی، اور قابض اسرائیل کی غزہ اور مغربی کنارے میں ذمہ داریوں سے متعلق ہے۔

گذشتہ دو سالوں میں، قابض اسرائیل نے غزہ میں ایک نسل کشی کا ارتکاب کیا، جس کے نتیجے میں 68,280 شہید اور 170,375 زخمی ہوئے، جبکہ شہری بنیادی ڈھانچے کا تقریباً 90 فیصد تباہ ہو گیا۔

قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں اجتماعی قتل عام کے شواہد مٹانے کی منظم کوششیں

غزہ: یورومیڈیٹری ہیومن رائٹس مانیٹر کے مشاہدے نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل ایک منظم اور ادارہ جاتی پالیسی کے تحت غزہ میں اپنے دو سالہ فوجی حملوں کے دوران کیے گئے اجتماعی قتل عام، جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے شواہد کو مٹانے میں مصروف ہے۔ یہ سلسلہ زمین پر اور انتظامی اقدامات کے ذریعے جاری ہے، جس میں بین الاقوامی صحافیوں اور آزاد تحقیقاتی کمیٹیوں کو داخلے سے روکنا شامل ہے، تاکہ کسی بھی قانونی یا میدانی تحقیق کو روک کر اسرائیل کی مجرمانہ ذمہ داری چھپائی جا سکے۔ یورومیڈیٹری کے بیان کے مطابق قابض اسرائیل کی سپریم کورٹ نے حال ہی میں حکومت کو مزید وقت دیا ہے تاکہ آزاد صحافیوں کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے، جو اسرائیلی ریاست کے اندرونی ادارہ جاتی یکجہتی اور مجرمانہ اقدامات کی حفاظت کو ظاہر کرتا ہے۔ عدالت اس پالیسی کو قانونی تحفظ فراہم کرتی ہے، تاکہ شفافیت کو روکا جا سکے اور غزہ میں کیے گئے جرائم کے شواہد مٹائے جا سکیں۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ بین الاقوامی صحافیوں اور تحقیق کاروں کی داخلے کی پابندی قابض اسرائیل کی ایک مستقل اور مربوط پالیسی کا حصہ ہے، جس کے ذریعے قابض فوج، سکیورٹی اور عدلیہ مل کر جرائم کو عالمی نگرانی سے باہر رکھتے ہیں اور کسی بھی آزاد تحقیق یا جوابدہی کو روک دیتے ہیں۔

اس پابندی کی بدولت دنیا حقیقت تک رسائی سے محروم رہتی ہے کہ غزہ میں کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے۔ قابض اسرائیل نے مکمل میڈیا محاصرہ نافذ کر رکھا ہے تاکہ ہر قسم کی آزاد رپورٹنگ یا توثیق کو روکا جا سکے۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ 10 اکتوبر سے جنگ بندی کے بعد بھی قابض اسرائیل نے بین الاقوامی صحافیوں کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کیا، سوائے چند محدود دوروں کے جو فوجی نگرانی میں منعقد کیے گئے۔ اس طرح دکھائی جانے والی تمام مناظر فوجی کنٹرول میں ہیں اور آزاد بین الاقوامی صحافت کے معیارات سے خالی ہیں۔

یورومیڈیٹری نے کہا کہ 254 فلسطینی صحافیوں کے قتل اور بین الاقوامی صحافیوں کو داخلے سے روکنا ایک منظم اسرائیلی پالیسی ہے، جس کا مقصد حقیقت چھپانا اور میڈیا پر کنٹرول قائم کرنا ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف معلومات کو محدود کیا جا رہا ہے بلکہ متاثرہ افراد کو بھی اپنی کہانی دنیا تک پہنچانے سے محروم کیا جا رہا ہے، اور فلسطینی المیے کو مجرم کے زاویے سے ایک واحد داستان میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔

قابض اسرائیل کی پالیسی میں بین الاقوامی تحقیقاتی کمیٹیوں، بین الاقوامی جرائم کی تحقیقات، اور عدالتِ بین الاقوامی کی ٹیموں کو داخلے سے روکنا شامل ہے، تاکہ شواہد کو جان بوجھ کر تباہ کیا جائے اور عالمی انصاف کی راہ میں رکاوٹ پیدا کی جائے۔

اسرائیلی حکام فرانزک اور انسانیاتی ماہرین کو بھی داخلے سے روک رہے ہیں تاکہ قتل عام کے مناظر، انسانی باقیات اور حیاتیاتی وعدالتی شواہد کی جانچ نہ ہو سکے۔ اس پابندی سے نہ صرف شواہد کو ضائع کیا جا رہا ہے بلکہ متاثرین کو اپنے رشتہ داروں کی قسمت معلوم کرنے کا حق بھی نہیں دیا جا رہا۔ یورومیڈیٹری کے مطابق قابض اسرائیل نے سیکڑوں لاشوں کی شناخت اور دفن کی معلومات دینے سے انکار کر رکھا ہے۔ تقریباً 195 لاشیں اسرائیل کی جانب سے فراہم کی گئی ہیں لیکن کسی کی شناخت یا موت کے حالات معلوم نہیں، جن پر تشدد اور قتل کے واضح نشان ہیں، جو قانون کے باہر اعدام اور غیر انسانی سلوک کو ظاہر کرتے ہیں، خاص طور پر فلسطینی اسیران کے ساتھ۔ یہ پابندی فلسطینی خاندانوں کے لیے اجتماعی سزا کی ایک شکل ہے، جو انہیں اپنے پیاروں کے حق میں انسانی حقوق سے محروم کرتی ہے اور دفن کرنے کا حق چھین لیتی ہے۔

قابض اسرائیل نے متعدد شہروں، دیہات، کیمپوں اور رہائشی بلاکس کو مکمل طور پر مٹا دیا ہے جہاں بڑے پیمانے پر قتل عام ہوئے، زمین کی اوپری سطح ہٹا کر ملبہ تباہ کیا اور اسے غیر معلوم مقامات پر منتقل کیا، تاکہ ممکنہ شواہد مٹائے جائیں۔ اسرائیل غزہ کے تقریباً 50 فیصد علاقے پر غیر قانونی فوجی کنٹرول رکھتا ہے، زمین کی شکل وصورت بدل رہا ہے، بمباری، دھماکہ اور تخریب کے ذریعے نئے فوجی مراکز قائم کر رہا ہے، اور اس عمل کے ذریعے جرائم کے شواہد مٹائے جا رہے ہیں۔

فوجی تعیناتیاں اور خطرناک علاقوں کی نشاندہی کے بہانے نصف غزہ کو ایک ممنوعہ زون میں تبدیل کر دیا گیا ہے، جس سے صحافیوں، تحقیق کاروں اور انسانی امدادی ٹیموں کی رسائی ناممکن ہے اور قتل عام و وسیع تباہی کی آزادانہ دستاویزی رپورٹنگ روکی جا رہی ہے۔ یورومیڈیٹری نے کہا کہ یہ عمل بین الاقوامی انسانی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے، جو جرائم کے مقامات کو محفوظ رکھنے اور آزاد تحقیقات مکمل ہونے تک شواہد کی حفاظت کا تقاضا کرتا ہے، اور یہ عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کے بھی منافی ہے، جو اسرائیل کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ شواہد کو محفوظ کرے اور نسل کشی کو روکنے کے اقدامات کرے۔

قابض اسرائیل سیکڑوں، ممکنہ طور پر ہزاروں لاشوں کو زیر حراست رکھے ہوئے ہے، جس میں اسیران اور گرفتار فلسطینی شامل ہیں، جس سے موت کی وجوہات کی فرانزک تحقیق ناممکن ہے، اور یہ جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی ہے۔ یورومیڈیٹری نے زور دیا کہ متاثرین کو انصاف سے محروم کرنا اور دنیا کو حقیقت سے محروم کرنا محض اضافی ظلم نہیں، بلکہ نسل کشی کی جاری کارروائی کا حصہ ہے۔ اسرائیل اس کے ذریعے شواہد مٹاتا اور فلسطینیوں کے تاریخی اور انسانی وجود کو منسوخ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

یورومیڈیٹری نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ فوری طور پر بین الاقوامی صحافیوں کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دیں تاکہ شفافیت اور حقائق سامنے آئیں، اور فرانزک ٹیمیں شواہد جمع کر سکیں، تاکہ تحقیقات موثر اور بین الاقوامی جوابدہی ممکن ہو۔ یہ بھی کہا گیا کہ غزہ میں ملبہ ہٹانے اور دوبارہ تعمیر کے دوران شواہد کی حفاظت لازمی ہے، ورنہ یہ عمل حقیقت مٹانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ مشاہدے میں مزید کہا گیا کہ بین الاقوامی ادارے فوری طور پر غائب افراد، لاشوں اور مقامات دفن کی معلومات حاصل کریں، متاثرہ خاندانوں کو لاشیں واپس دیں، اور ذمہ داران کو بین الاقوامی عدالت میں جوابدہ ٹھہرایا جائے تاکہ انصاف اور معاوضہ ممکن ہو۔

غزہ بارود کا کھلا میدان بن چکا۔ لاکھوں ٹن ناکارہ بم انسانی زندگی کے لیے مستقل خطرہ

غزہ: قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کے خلاف جاری نسل کشی کی جنگ صرف شہداء، زخمیوں اور ملبے کے ڈھیروں تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے انسانی زندگی اور زمین دونوں پر تباہ کن اثرات چھوڑے ہیں۔ غزہ آج ایک ایسے کھلے میدان کی صورت اختیار کر چکا ہے جو لاکھوں ٹن ناکارہ گولہ بارود سے بھرا ہوا ہے، جو ہر لمحہ پھٹنے اور مزید تباہی پھیلانے کے لیے تیار ہے۔ اگر عالمی برادری نے فوری اور مؤثر اقدام نہ کیا تو یہ بارودی خطرہ آنے والی کئی دہائیوں تک اہلِ غزہ کا تعاقب کرتا رہے گا۔

71 ہزار ٹن اسرائیلی بم غزہ میں باقی

مرکز برائے انسانی حقوق غزہ نے انتباہ کیا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے پھینکے گئے لاکھوں گولوں، میزائلوں اور بموں میں سے ہزاروں ابھی تک نہیں پھٹے۔ یہ ناکارہ باقیات روزانہ شہریوں اور امدادی کارکنوں کے لیے جان لیوا خطرہ بنی ہوئی ہیں۔ ملبہ ہٹانے، امدادی کارروائیوں اور معمولاتِ زندگی کی بحالی کی تمام کوششیں انہی بموں کے باعث مسلسل خطرے میں ہیں۔ مرکز نے اپنے بیان میں بتایا کہ ابتدائی اندازوں کے مطابق قابض فوج کے دو سالہ وحشیانہ حملوں کے دوران پھینکے گئے تقریباً بیس ہزار دھماکہ خیز اجسام ابھی تک ناکارہ حالت میں پڑے ہیں۔ اکتوبر سنہ 2025ء کے وسط تک ہونے والے تخمینوں کے مطابق غزہ میں تباہ شدہ عمارتوں، بنیادی ڈھانچے اور رہائشی علاقوں سے تقریباً ستر ملین ٹن ملبہ جمع ہو چکا ہے، جس کے درمیان تقریباً 71 ہزار ٹن خطرناک دھماکہ خیز مواد دفن ہے، جو کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔

مرکز نے متنبہ کیا کہ ان نہ پھٹنے والے ہتھیاروں کے باعث غزہ انسانی تاریخ کی بدترین تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ یہ دھماکہ خیز باقیات نہ صرف بے گھر فلسطینیوں کی واپسی میں رکاوٹ ہیں بلکہ ان کے لیے موت کا جال بُن رہی ہیں۔

امدادی کارروائیاں موت سے کھیلنے کے مترادف: غزہ کے محکمہ دفاعِ مدنی کے ترجمان محمود بصل نے بتایا کہ امدادی عملہ روزانہ موت کے دہانے پر کام کر رہا ہے۔ "ہر ملبے کے ڈھیر میں بم یا راکٹ کے ہونے کا خدشہ ہے، کوئی بھی غلط حرکت ہمارے اہلکاروں یا عام شہریوں کو موت کے منہ میں دھکیل سکتی ہے۔"

انہوں نے کہا کہ کئی نہ پھٹنے والے بم رہائشی عمارتوں، گلیوں اور کھیتوں میں پائے گئے ہیں، اس لیے ہر صفائی یا کھدائی کا عمل ایک نئی آزمائش بن جاتا ہے۔ مرکز برائے انسانی حقوق کے مطابق گذشتہ چند ماہ میں ایسے متعدد واقعات پیش آئے جن میں ناکارہ بم اچانک پھٹ گئے۔ غزہ شہر کے الزیتون محلے میں ایک زیرِ زمین گولہ پھٹنے سے تین شہری شہید ہوئے جو اپنے گھر کا ملبہ صاف کر رہے تھے۔ اسی طرح النصیرات کیمپ میں چار مزدور زخمی ہوئے، جبکہ خانیونس کی القرارہ بستی میں بھی اسی نوعیت کا دھماکہ ہوا۔

بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی: مرکز نے کہا کہ ناکارہ بموں کی باقیات بین الاقوامی انسانی قانون، خصوصاً جنیوا کنونشنز کی کھلی خلاف ورزی ہیں، جن کے تحت قابض طاقت پر لازم ہے کہ وہ شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنائے، جنگی باقیات کو ختم کرے اور ان کے مقامات سے دنیا کو آگاہ کرے۔

مرکز برائے انسانی حقوق نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ کی سرپرستی میں ایک بین الاقوامی کمیٹی فوری طور پر تشکیل دی جائے جو پورے غزہ میں غیر منفجر ہتھیاروں کا سروے کرے اور ان کے خاتمے کے لیے ہنگامی منصوبہ بنائے۔

غزہ کو صاف کرنے میں 30 سال لگ سکتے ہیں: بین الاقوامی امدادی تنظیم "ہیومینیٹی اینڈ انکلوژن" کے ایک سینئر عہدیدار نِک اور کے مطابق، غزہ سے تمام ناکارہ بارودی مواد ہٹانے میں 20 سے 30 سال لگ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "یہ زمین بارود سے بھرا ایک کھلا قبرستان بن چکی ہے۔ ان تمام بموں کو نکالنا ناممکن تو نہیں مگر نسلوں کا کام ہے۔"

انہوں نے اس صورتحال کو دوسری عالمی جنگ کے بعد برطانیہ کے شہروں سے تشبیہ دی جہاں برسوں تک لوگ زیرِ زمین موجود بموں سے خوفزدہ زندگی گزارتے رہے۔

قابض اسرائیلی پابندیاں انسانی المیے کو بڑھا رہی ہیں: اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسدادِ بارودی خطرات نے بتایا کہ گذشتہ دو برس کے دوران قابض اسرائیلی حکومت کی سخت پابندیوں کے باعث غزہ میں کسی بڑے پیمانے کی بارودی جانچ ممکن نہیں ہو سکی۔

ادارے کے مطابق انہیں آج تک اس تباہی کی مکمل تصویر میسر نہیں جسے قابض اسرائیل کے دھماکہ خیز مواد نے جنم دیا ہے۔

رواں سال جنوری میں ادارے نے بتایا تھا کہ غزہ پر داغے گئے بموں میں سے تقریباً 5 سے 10 فیصد پھٹنے سے رہ گئے ہیں یعنی ہر دس میں سے ایک بم اب بھی زمین کے نیچے موت کی صورت میں موجود ہے۔ پابندیوں، ملبے اور ناکارہ بموں کے سائے میں غزہ کی زندگی مسلسل خطرے میں ہے، مگر فلسطینی عوام اپنے نصب العین، آزادی اور بقا کے عزم سے پیچھے نہیں ہٹے۔

آبادکاروں کے حملے فلسطینی کسانوں کی زمینوں پر منظم دہشت گردی ہیں: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے رہنما عبد الرحمن شدید نے کہا ہے کہ نابلس، الخلیل، رام اللہ اور دیگر گورنریوں میں آبادکاروں کی جانب سے کی جانے والی وحشیانہ کارروائیاں، جو زیتون کی فصل کے موسم میں فلسطینی کسانوں کی زمینوں کو نشانہ بناتی ہیں، ایک منظم دہشت گردی کی پالیسی ہے جس کا ہدف نہ صرف زمین بلکہ انسان اور مغربی کنارے کی تمام زندگی کے اجزاء ہیں۔ عبد الرحمن شدید نے آج ہفتے کو واضح کیا کہ یہ حملے غزہ میں نسل کشی کی جنگ کے بعد سے فلسطینی عوام پر جاری مکمل جارحیت کے سلسلے میں ہو رہے ہیں۔ ان کا مقصد نوآبادیاتی پھیلاؤ کو بڑھانا، مقامی لوگوں کو خوفزدہ کرنا اور انہیں اپنی زمینیں چھوڑنے پر مجبور کرنا ہے، جو قابض اسرائیل کی فاشسٹ حکومت کی سرپرستی میں بنائے گئے الحاق اور بے دخلی کے منصوبے کا حصہ ہیں۔ انہوں نے مظلوم فلسطینی کسانوں اور شہریوں کو خراج تحسین پیش کیا، جنہوں نے آبادکاروں کے حملوں کا مقابلہ اپنی ننگی چھاتیوں سے کیا اور زور دیا کہ مقامی کمیٹیوں کو فعال کیا جائے دیہات اور قصبوں کی حفاظت کی جائے اور زمینوں اور کسانوں پر حملوں کو روکنے کے لیے مؤثر روک تھام قائم کی جائے۔ عبد الرحمن شدید نے بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں پر بھی زور دیا کہ وہ آبادکاروں کے جرائم کو دستاویزی شکل دیں اور قابض اسرائیل کو ان سنگین خلاف ورزیوں کے لیے جوابدہ ٹھہرا کر ان جرائم کی نوعیت کو جنگی جرائم کے دائرے میں لائیں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی عوام اپنی زمین پر ثابت قدمی جاری رکھیں گے اور ہمارا زیتون جو کسانوں کی محنت اور شہداء کے خون سے سیراب ہوتا ہے، ہمیشہ زمین سے وابستگی، آزادی اور وطن سے محبت کا ایک روشن نشان رہے گا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر وگروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔